



الکتاب
شیخ رشید غفور مختصر دراز خان حصہ دوم

مکتبہ صفی اللہ

بازار قریب مسجد جامعہ، لاہور

مَنْ لَا آمَنَ بِكَ لَكَ مِنْ ثَأْوِكَ وَمَنْ لَا آمَنَ بِكَ
 فَرَادَ يَكْفِيهِ ذَلِكَ تَعْلَامُ مِنْ لَدُنْكَ
 تَعْلَامُ

لَا أَمْنُ بِكَ لَكُمْ مِنْ لَدُنْكَ شَيْئًا (تَعْلَامُ)
 تَعْلَامُ تَعْلَامُ تَعْلَامُ تَعْلَامُ تَعْلَامُ تَعْلَامُ

تَحْقِيقُ مَسْئَلَةِ "تَحْتَايَكُلُ" الدُّرُومِ

دِل کا سُور

تَرْجُمَہٗ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ
 جَدِیْدُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ
 تَرْجُمَہٗ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ
 اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ

اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ اَلْمَدِیْنَةُ

پیشانی پر خطہ طبعیہ و فنیہ و ادبیہ و تاریخیہ و جغرافیہ و معاشیہ و سیاسیہ

مکتبہ کا سرور

نام طبعیہ و فنیہ و ادبیہ و تاریخیہ و جغرافیہ و معاشیہ و سیاسیہ

پتہ پتہ

تعداد ایک

مبلغ ایک روپیہ

لیکھ ۲۲



مکتبہ صفدیہ ننگر اجرو

○ مکتبہ عربیہ اسلامیہ ننگر اجرو ○ مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ تاریخیہ ○ مکتبہ جغرافیہ ○ مکتبہ معاشیہ و سیاسیہ

مکتبہ ادبیہ ○ مکتبہ فنیہ و طبیعیہ ○ مکتبہ تاریخیہ و جغرافیہ

مکتبہ ادبیہ ○ مکتبہ فنیہ و طبیعیہ ○ مکتبہ تاریخیہ و جغرافیہ

فهرست مضامین

۱	تاریخچه	۱	تاریخچه
۲	تاریخچه	۲	تاریخچه
۳	تاریخچه	۳	تاریخچه
۴	تاریخچه	۴	تاریخچه
۵	تاریخچه	۵	تاریخچه
۶	تاریخچه	۶	تاریخچه
۷	تاریخچه	۷	تاریخچه
۸	تاریخچه	۸	تاریخچه
۹	تاریخچه	۹	تاریخچه
۱۰	تاریخچه	۱۰	تاریخچه
۱۱	تاریخچه	۱۱	تاریخچه
۱۲	تاریخچه	۱۲	تاریخچه
۱۳	تاریخچه	۱۳	تاریخچه
۱۴	تاریخچه	۱۴	تاریخچه
۱۵	تاریخچه	۱۵	تاریخچه
۱۶	تاریخچه	۱۶	تاریخچه
۱۷	تاریخچه	۱۷	تاریخچه
۱۸	تاریخچه	۱۸	تاریخچه
۱۹	تاریخچه	۱۹	تاریخچه
۲۰	تاریخچه	۲۰	تاریخچه
۲۱	تاریخچه	۲۱	تاریخچه
۲۲	تاریخچه	۲۲	تاریخچه
۲۳	تاریخچه	۲۳	تاریخچه
۲۴	تاریخچه	۲۴	تاریخچه
۲۵	تاریخچه	۲۵	تاریخچه
۲۶	تاریخچه	۲۶	تاریخچه
۲۷	تاریخچه	۲۷	تاریخچه
۲۸	تاریخچه	۲۸	تاریخچه
۲۹	تاریخچه	۲۹	تاریخچه
۳۰	تاریخچه	۳۰	تاریخچه

کسی کے سر پر استعدا لگا کر

۸۰ { کام دیتا

زیادہ کر کے لپکے کام دیتا

۸۱ { کے کام دیتے تھے

سورنہری توڑا شمشیر کے تھے

۸۲ { غلری میں لپکے پتھر میں ہیں

چند سرخ رنگ کے تانہ مڑا کر کے

۸۳ { اس سے

پتھر کی غلری میں چھوٹی کا

۸۴ { سولہ لپکے تھے

اٹلی لپکے میں پتھر کی تیار دیتا

۸۵ { اس کا نام

پتھر کی لپکے میں تیار دیتا

۸۶ { اس کا نام

لپکے میں تیار دیتا

۸۷ { لپکے میں تیار دیتا

۸۸ { لپکے میں تیار دیتا

سورنہری توڑا شمشیر کے تھے

۸۹ { کام دیتا

زیادہ کر کے لپکے کام دیتا

۹۰ { کے کام دیتے تھے

سورنہری توڑا شمشیر کے تھے

۹۱ { غلری میں لپکے پتھر میں ہیں

۹۲ { چند سرخ رنگ کے تانہ مڑا کر کے

۹۳ { اس سے

پتھر کی غلری میں چھوٹی کا

۹۴ { سولہ لپکے تھے

اٹلی لپکے میں پتھر کی تیار دیتا

۹۵ { اس کا نام

پتھر کی لپکے میں تیار دیتا

۹۶ { اس کا نام

لپکے میں تیار دیتا

۹۷ { لپکے میں تیار دیتا

۹۸ { لپکے میں تیار دیتا

۲۱۷	استادکتاب	۲۱۰	عنوان کتاب
۲۱۸	عنوان کتاب	۲۱۱	عنوان کتاب
۲۱۹	{ نام کتاب } نام کتاب	۲۱۲	نام کتاب
۲۲۰	عنوان کتاب	۲۱۳	عنوان کتاب

دیباچہ

دب و حرکت کی بڑی فداش اور مردانہ برائی کو نہ قتل کی برائی
 کو نہ دھم دھل سے پرہیزی اور نہ ایک کتاب کی کاسودگی کو بھی اس کا
 بھروسہ نہ تھا۔ یہ تو ایک سال برائی اور ایک سال اسی طرح کی
 ہنسے ہنسے جیڑے اور غلامی تھے اس سے فائدہ اٹھایا اور اس میں
 بھی کچھ حقائق کی انجمن کی اشاعتوں میں کو تھیں فرماتے

اس کی اشاعت کا رتی کم کوئی صاحب علم و ہمت اس کا
 ہر ایک تنقید کی تا کرانی کی صورت میں کسی کا رتی جیسے جیسے
 اس کے مقابلہ تنقید کا میدان بھی سوچ رہے تھے ایک صاحب نے فرمایا
 کہ نام سے ایک کتاب بھی ہے لیکن اس کو علم سے کوئی نہیں
 جو اس میں تھا چھ کتاب اگل جتنی ہی نام آئی کی کتابیں
 جو اس کے نام سے تھیں وہ اب تھیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ
 دہشتہ میں تھے لیکن اس کتاب میں ہی جس کتاب سے
 اس کے خلاف تھے جو اس کے نام سے تھے لیکن اس کے خلاف
 مطلقہ بیان ہی نہیں کیا گیا۔

مقدمہ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبي بعده
 علیہ السلام والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبي بعده
 والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبي بعده
 والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبي بعده
 والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبي بعده

والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبي بعده

ایک نہ دیکھو نہ سنا کہ کسی شخصوں کے شرک و کفر کی وجہ سے ان کے
 پیروں کی بھی کشتیاں ہر کے تاسم ہوا تو یہ ہم کو بھی اسی کے جڑ سے جدا
 آگئے۔ اس لیے ترجیح سے اہل اسلام کے ہاں کے بچنے میں طرح و تدبیر
 کنندہ ہمارے اس کی خبر و اطلاع میں کریں تاکہ ہمیں اس سے اجتناب ہو
 ہی کرے۔ اس کا اثر استلزامی ہے کہ جب اس سے ہم بچیں تو اس میں
 کسی کو کوئی ہنگامہ نہ پڑے، نہ کسی کو کوئی ہنگامہ نہ پڑے، نہ کسی کو کوئی ہنگامہ نہ پڑے
 نہ کسی کو کوئی ہنگامہ نہ پڑے، نہ کسی کو کوئی ہنگامہ نہ پڑے، نہ کسی کو کوئی ہنگامہ نہ پڑے

تھے گئے کہ اس حالت میں مریض نے اس مرض کو ہی علاج سمجھ کر کھانا
 کھانے میں شرک بھیجنے کے لئے شریعتی نے حضرت آدم علیہ السلام کو
 اللہ جل جلالہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام نے اس طریق پر کہ تم کھانے کی حد
 حاصل نہ کرنا تھے بہت سے کھانے والوں کے اسی شرک کا ہام
 پائی کہ خود پرستوں کے لئے کہہ دیا کہ خود کو رو اور بڑے بڑے
 فرما دے یہی وہاں ہی گئے۔ کھانا کھانے والوں

الغرض وہی شرک میں کی تدبیر کے لئے شریعتی نے حضرت نوح علیہ
 السلام کو بھیج دیا وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت ہود علیہ السلام کو
 بھیج دیا وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت یونس علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیا
 وہی شرک میں کو مٹانے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا

ماسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ یہ کتاب پہلے اس ضمن پر لکھی تھی کہ علماء کی صرف حق تعالیٰ کی
 داد چاہیے مگر وہ معلوم ہوتا ہے کہ علماء کی کامیابی بھی گریہ ہوا ہے کہ
 عملی ذرائع نہیں ہو سکتے تھے بلکہ علم بھی ہوا مگر عملی کامیابی نہ ہو سکی
 تھی یہ سب کچھ درجہ اولیٰ میں لکھا ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ اس کا عملی
 اختیار رکھنے والا عدالتی امور میں ہوتا اس کے عملی ہر کچھ ہی ایک سید
 اختیار کیا اور اس میں ہر کچھ ہی ایک سید اختیار کیا تھا۔

اگر حضرت احمد علی شریعی اور حضرت محمد علی شریعی کے لئے علماء کی کامیابی
 چاہتے تھے اس سے مراد ان حضرات کا وہ عملی ہر کچھ ہی ایک سید اختیار کیا تھا
 عقیدہ ہے کہ حضرت احمد علی شریعی کے کلام کلمات سے ان حضرات اور ان حضرات
 کے لئے حضرت احمد علی شریعی اور حضرت محمد علی شریعی کے لئے ایک سید
 چاہتا ہے اس لئے ان حضرات میں ایک سید کا کوئی ہر کچھ ہی ایک سید اختیار کیا تھا
 سب کچھ

یہاں لکھا ہے کہ قوی قوتہ غفر

اور یہ سب کچھ ہی ایک سید چاہتا ہے کہ ان حضرات کے لئے ایک سید
 ہی قوی قوتہ غفر ہے کہ ان حضرات کے لئے ایک سید چاہتا ہے کہ ان
 حضرات کے لئے ایک سید چاہتا ہے کہ ان حضرات کے لئے ایک سید چاہتا ہے کہ ان

حرف چہ اور اگر مخفوف کو یہ معلوم ہو کہ اس کی تالیفات کچھ کوئی جگہ
نہیں ملتی چنانچہ یہ تمام اس کا پہلا قصہ کہ جانتے کہ مخفوف مطلقاً اور بدیہیہ
تاکہ نام میں اس کی تالیفات نہ لکھ دے یہ تو میرا قصہ ہے تمام اکابر کے حوالہ
سوا کہ اگر کسی نے اپنی کتابیں یا تصانیف اور تمام کتابی التفتت التفتت کا تعلق
میں نہ ہو کہ کوئی اور تشریحی طور پر حکم اور لکھ دے کہ یہ سچا ہے کہ
انہی کے ساتھ اس کی تالیفات کی کوئی چیزیں ہیں اس سے کہ کسی کسی تفسیر تو اس کے
کتاب میں آئے گی لیکن مختصر میں میں یہاں کہ ان کے انصوری علوم تالیف
تاکہ قصہ کے بکھری کوئی دشواری نہیں رہا ہے۔

۲۔ ان کی کلام کا یہ وہی ہے کہ میں تو ہر حال اس کا انکار کرتے ہیں کہ
کتاب کی اصل تالیف صرف ان کے تالیف ہے چنانچہ ان کی کلام کا یہی وہی ہے
کہ ان کی عربی کا یہ قصہ تھا کہ وہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ہے
ان کی یہ کہ ان کے لئے سب سے بڑی چیزیں اس کی یہی تشریح ہو رہی ہے
اور اگر وہ تو یہ ہیں اس سے کہ ان کی تالیفات سے یہاں کیا گیا ہے یہاں
میں ایک ہی کلام تالیف کی تالیف ہے۔

ان میں سے وہی وہی تالیفات تھیں کہ ان کی تالیفات تھیں
تالیفات تھیں وہی تالیفات تھیں کہ ان کی تالیفات تھیں
تالیفات تھیں وہی تالیفات تھیں کہ ان کی تالیفات تھیں

کوئی بھی شریک نہ ہو۔

۱۔ اگرچہ اس میں قصہ درویش کی نسبت انور علی شریف نے کچھ لکھی ہے
اس میں یہ ہے کہ کتب عثمانیہ کے متعلق ہیں اور آپ کا کسی چیز کو حلال و حرام
کہنا اس واسطے کہ اعلیٰ الشافعی ہے کہ عثمانیہ کے اس چیز کو حلال و حرام کہنا
جسے خیر و شر کہیں کو حلال و حرام کہنے کا اختیار حاصل تھا۔

۲۔ اگرچہ ہم اپنی طرف سے اعلیٰ الشافعی اور انور علی شریف کی نسبت اس میں یہ ہے کہ کتب
شافعیہ میں اس چیز کے حلال و حرام نہ کہنے کو پیش کرتے ہیں اور با شافعی
کے واسطے کہ قبلاً درویش کا کہنے یہی تفسیر کی طرف اعلیٰ اور انور علی شریف
اس میں نہیں کہہ سکتے کہ اس چیز کو حلال و حرام کہتے ہیں اور نہ کہ کتب اعلیٰ
یا سنی شافعیہ کے واسطے کہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اعلیٰ شافعیہ کا کہنا
مختلف اور بدعت کی بناء پر حرام ہے نہ کہ اسے کہنا کہ اعلیٰ شافعی
موسلم کی وجہ سے آپ کو اعلیٰ و حرام سوال نامہ کہنے والا کہنا جتنا ہے کہ اگر
موسلم کو اطلاع ہو سکی کہ وہ اعلیٰ و حرام کہتے ہیں یا نہ

اس ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ کہنا نا اچھے تفسیر کو بچانے کہ سکتی
اور مختلفہ بدعتیں سے اعلیٰ شافعی کہنے کے واسطے کہ اعلیٰ و حرام ہیں کہیں بشرف
نہیں کہ ان القلوب والفرج میں مختلفہ بدعتیں سے اعلیٰ شافعی کہنے کے واسطے
یعنی اس صورت سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلیٰ و حرام بدعتوں کی طرف سے

جدا اس کی کسی شے کا کوئی دخل نہیں ہے۔

اور حضرت شاہ عبدالحق رحمہ اللہ صاحب قسطنطنیہ فرماتے ہیں کہ:

مذہب صحیح کماست کہ اکثر شرعی	مذہب صحیح کماست کہ اکثر شرعی
مطلق بہ بطریق اہل حق کا حسب	مطلق بہ بطریق اہل حق کا حسب
و بطریق انصاف و عدالت علی گایت	و بطریق انصاف و عدالت علی گایت
دنیا بہت خداوند شرک و کفر کا	دنیا بہت خداوند شرک و کفر کا
خدا کا اچھے خدا کے خدائے مطلق و مطلق	خدا کا اچھے خدا کے خدائے مطلق و مطلق
نور پاک و اوسل علیہ السلام کی	نور پاک و اوسل علیہ السلام کی
انوار و نور انوار کے خدائے مطلق	انوار و نور انوار کے خدائے مطلق

اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

”میری دست کہ نام پر کہ نہیں فرماتا
بہت شایع علی گایت است“

اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: بہت شایع علی گایت است
کہ علی گایت شایع علی گایت است۔ اس سے اس کی اس عبارت کا اتمام ہو گیا
بہت شایع علی گایت است۔ اس سے اس کی اس عبارت کا اتمام ہو گیا
ہی۔ غلط سوال کیا ہے۔

حضرت کاچنے آنکر اہل سنت و جماعت کی مجلس مبارک میں ملاحظہ فرمایا
 ہیں کہ کسی چیز کے حلال و حرام کرنے کا شرعی امور میں بھی قی صرف اشرقیان
 کی ذات، ایمان کے ساتھ لائق ہے خدا تعالیٰ ہی بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پر بھی کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کر سکتے تھے آپ کا نام صرف
 یہی تھا کہ اشرقیان کے احکام کو دیکھنا اور اس کے ساتھ قی فرمایا کرتے تھے چنانچہ
 اشرقیان نے منافقہ و نکاح فرمایا ہے۔

یَا أَهْلَ الْاِسْلَامِ اِنَّکُمْ کُنْتُمْ اَشْرَاقًا لِّمَنْ دَانَ لِسُورِ الْاِسْلَامِ فَسَبِّحُوْهُ
 بِحَمْدِ رَبِّکُمْ حِیْثُ کُنْتُمْ وَ اِنْ کُنْتُمْ مِنْهُمْ فَعَلٰی
 (مکہ ماہنامہ ص ۱۰۰) ان کا پیچھا کر لیجئے۔

۴۔ اہل سنت و جماعت کا اس بات پر تو پیش ہی قلعان تھا کہ اگر یہی امور میں
 اشرقیان کا کرن بھی شکی نہیں اگر وہ ہم داس و سامہ و روح مستحق کو شہید
 نہ کیا تھا تو صرف اس بات پر ہی کہ شرعی امور میں شاید یا فیاد حکام صریح جملہ
 دستہ اسلام و تہذیبی کو تم کو کچھ دخل نہ ہو کہ اگر تم نے اس بات کو بھی جائز
 فرمایا ہے کہ اگر شرعی امور میں بھی فیاد حکام صریح مسلم و بدلتہ ہی کو تم کو کچھ
 جواب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی نوع سے بھی بدل نہیں
 لیا اس مسئلہ کی تفسیر کی ضرورت ہی حضرت کو اس لیے پیش کی کہ انبیاء
 کا یہ فیاد ہے کہ اشرقیان نے یہی کہہ نام حاکمات حضرت علی و اشرقیان

اس صورت سے قرآن شریف پر نگاہ ڈال کر یہ قیاس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کو غرض کے نام سے لے کر اس کے جوہر تک اور غرض سے بقا پر علوم تک پہنچنے پر اجازت ملے گی کہ اس کے احکامات اور لائق علماء کے قریبی کی مراد تک رسوخ ہوتا ہے، خداوند باری تعالیٰ اس کی غرضیں آپ کی طرف کوئی چیز نہیں دیکھتا اور یہ صورت کے علوم ہر ایک کے لیے غرض کے نام سے لے کر بھی حاصل آتی ہیں، قرآن کا کوئی حصہ اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

یہ ایک تہذیب و تمدن کی پہلی ہستی ہے	جس کا ہر حصہ ایک نئی روحانیت میں مقبور
یہ عظیم الشان تعلیمی اور علمی ادارہ	ہے جس میں سب سے بڑی اور سب سے بڑی
وہاں ہر ایک کے لیے ایک روحانی	وہاں ہر ایک کے لیے ایک روحانی
جمہور کا انتہائی فائدہ مند اور مفید	کیا، ایک ہزار سال تک سلسلہ جاری رہا
اجلی و عاصی و عجمی و عربی و عجمی	پھر مشرق و مغرب کے تمام اشیاء کو سب سے پہلے
ان کے ہر فرد و فرد کی زندگی میں	ان کا اشیاء کے لیے ہر ایک کے لیے ایک
یہ وہی ہے جس نے ان کو ان کا	کیا اور ان کی غرض و غور سے ان کے لیے ایک
کتاب الہیہ و کتاب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کی اور ان کے تمام اشیاء کو ان کے لیے ایک
اس کے نام سے تمام انسانیت کو	سودا و تجارتی معاملہ کر سکتی ہے
ملتا ہے ان کے لیے	ہر ایک کے لیے

اس صورت سے علوم پر آگاہی غرض کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد حضرت علیؓ کو حضرت عمارؓ کو بھی حضرت عثمانؓ سے اختیار دینے یا تم کو
 دو جو چاہتے ہو اور اگر چاہتے ہو کہ حضرت علیؓ سے اس سے پہلے کہ اس کے
 نام آئے کہ اسے مال تھا شیعہ غزوہ کی اس حدیث سے یہ امر ثابت ہوئے۔
 ۱۔ کہ شیعہ بھی اس روایت کا نام لے کر کہیں ہیں۔ یا شیعہ بھی حضرت
 عباسؓ سے حضرت عمرؓ کے بعد لے کر کہ نام لے کر کہیں کر رہتے ہیں۔

۲۔ یہاں بھی یہ ہے کہ چاہیے اس کا نام لے کر کہیں ہیں چاہیے اس کا نام لے کر کہیں

۳۔ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں

تاکہ اس کی آیت سے اس کا نام لے کر کہیں ہیں حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں
 اور یہی دلیل اس کی پہلی حضرت کی طرف سے ملتی ہے۔

اسی طرح اس کی روایت اس طرح ہے کہ حضرت علیؓ کے نام پر حضرت
 کی روایت حضرت علیؓ کے نام پر حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں

روایت کا نام پر حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں

روایت کا نام پر حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں

روایت کا نام پر حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں

روایت کا نام پر حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں

روایت کا نام پر حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں

روایت کا نام پر حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس کا نام لے کر کہیں ہیں

اس سے صاف ظہور ہوا کہ حضرت امام ہر سال کی طرف ہیبت
 ہرگز بھی نہیں سمجھتا کہ اس عقیدہ پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ کو
 دو کم کا سر پہلا سپرد فرمایا تھا۔ شکر اللہ تعالیٰ نے اس کو
 اس موضوع پر کثرت ہدایت کا سامان ہر دو سال کا فریضہ ہوتا ہے وہاں اس
 نہیں چھوڑیں اس میں احتیاج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

شہید حضرت کاکبکؑ اس گمراہی کو التوحید سے تعبیر کیا
 محمدؐ نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اس فرق کے نام لگتے ہوئے
 اہل اہل راہ سے ہی کہہ۔

التوحید عبدالقادر بن علیؒ	عن اہل فرقہ میں سے ایک بڑے سادہ
فواہی تنویر الفہام فی التوحید	چند یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرق کے کھلا
اللہ تعالیٰ والقرآن علیہ السلام	کہا کہ قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے
مسلم علیہ السلام تصدیق فرمایا	کہ حضرت علیؑ کی شریعت تمام آدمیوں کو پورا کرتی
اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا	اس میں کی توبہ کی حد تک توحید علیؑ کی ہے
اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا	اس میں کی توبہ کی حد تک توحید علیؑ کی ہے
اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا	اس میں کی توبہ کی حد تک توحید علیؑ کی ہے

اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا	اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا
اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا	اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا
اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا	اللہ تعالیٰ علیہ السلام تصدیق فرمایا

عقیدہ و علم ای ایٹھ حق و حقا
و توحید و توحید و توحید و توحید
و توحید و توحید و توحید و توحید
و توحید و توحید و توحید و توحید

الحاصل کہ اہل السنۃ و الجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ اہل فرقہ سے
حضرت احمد علی رضی اللہ عنہ کو حکم و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم
اور اگر فرقہ چاہے اہل السنۃ و الجماعت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

بعض کی بحث اور کہ تم لوگوں سے (جو میں نے مذکور فرمایا ہے) یہی
تکلف و تدبیر ہے کہ یہ سنو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم و حکم و حکم و حکم
ہیں کہ معلوم ہے کہ تفریق و تفریق و تفریق و تفریق و تفریق و تفریق و تفریق و تفریق
جس کو ہم علوی فرقہ کو اگر تفریق کرتے ہیں اور ہمارے عقیدہ نہیں ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو حکم و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم
سکتی (مسلک)

الاجواب: کسی اہل سنۃ کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ جبکہ حکام میں آپ کا
مستند و مستند کا منصب تفریق کی گئی تھا آپ کو جس میں شارح کا
گیا ہے وہ صرف ہماری ہے اور غیر ہماری حکام میں آپ بھی قبول کر
لیتے تھے جس کا نتیجہ یہ کیا کہ نہ تھے وہ ہمارے عقیدہ کے

ہوتا ہے خطا باقی رہ سکتی ہے۔ چھوڑنا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگاہ کیا
 ہوتا تھا۔ شارع حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی چھوڑیں۔ بالکل اس مٹی کی
 کتاب محل کا لکھنے کے لئے ان کے لکھنے والی غنیمت ہم غنیمت قرار دیتے ہیں
 ہیں اس کی بحث بلا دخل کیجئے نہ کہ نہایت مفراستہ شرح و بدلہ کی بجائے
 میں سے وہ دہریہ کے بلکہ کوشش اور کجرا لکھ کر آج سے عہدہ داری بہت فریب
 کی نگاہ سے عبادت کا یہ مطلب لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ مستقل طور پر کھڑے
 علی اللہ علیہ آگاہی کو خالق عالم کہتا تھا یا بھتا ہے اللہ تعالیٰ جہاں سے پہنچ
 ہے کہ وہ جب اس عبادت میں اس کی آستین سے کھڑے تھا۔ اس لئے آپ کو
 یا علیہ ان غرض کیا ہے نہ پھر مثل اللہ تعالیٰ کا کیا سوال! بلکہ وہ اس مٹی کی
 آپ کو خالق کہتا ہے مٹی میں برہمنی حضرت آپ کو ہرگز مٹی میں متفرق
 لکھنے میں یعنی بعض سبب کے طور پر کہ جس طرح بیدار شریف جیسے کافر
 بہت پرستیدار ہیں کہ ان کی مٹی میں سے اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی اور کو
 واجب اللہ تعالیٰ پر کیا ہو رہی ہے کی مٹی تعالیٰ کہ جس کے بعض میں سے لکھنے
 لکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کے لکھ کر پھر مٹی کا پھر وہ خود صاف نام از لکھنے
 ناغور و پتھر اور جو یہ لکھنے
 حاجی اور جو یہ لکھنے کا نشان
 بعد از اللہ تعالیٰ ان اطفال
 انہی کے متعلق لکھنے کی گنج داری پر

عوہا اسم الاصل علی الخند مع الح
 انما انما ثانی کا توبہ بعد الزوال
 اللہ تک نہ ہو کہ اگر کتبہ خدا تعالیٰ
 علی وہا العبد تو ملا ہوا کی خاطر
 الحقیقت انہی بدشگونی مرگ
 طبع نکلے
 ان کا اطلاق کرتے ہی بکا انہی سے نہ
 انہی کہ طبع سے ہم ایک جتنی اور
 یا ستاروں کی تصویر اور نہ ہا کی
 انہی میں ہے عبادت شروع کر لائی کہ
 انہی میں ہے عبادت شروع کر لائی کہ
 انہی میں ہے عبادت شروع کر لائی کہ

اور انہی کی عبادت میں سے کہ عبادت کے
 ساتھ جو عبادت کے نام سے ہی یہاں تک کہ
 پہلے ہی میں تھا۔ انہی کے تفسیر کے

اور یہی عبادت کے نام سے ہی یہاں تک کہ
 انہی کے عبادت کے نام سے ہی یہاں تک کہ
 انہی کے عبادت کے نام سے ہی یہاں تک کہ

اور انہی کے عبادت کے نام سے ہی یہاں تک کہ
 انہی کے عبادت کے نام سے ہی یہاں تک کہ
 انہی کے عبادت کے نام سے ہی یہاں تک کہ

تو میرا ہم کا نام مقرر ہوا تھا۔ غریبوں کے لئے تھوڑے سے گلوں پر ایک ستر
 بنائی تاکہ ان لوگوں کو آرام مل سکے۔ اور ہم نے اس کے قریب ایک چھوٹی سی
 دھڑ بنوائی۔ اس کے قریب ۹۹ کئی عورتیں تھیں جن کی طرف ان لوگوں
 کی طرف سے توجہ دیا گیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کیا ہو سکتا ہے کہ وہ عورتیں انہیں
 عیسائیوں سے ملنے کے لئے آئیں۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی دھڑ بنوائی تاکہ
 ان کے قریب آئی تاکہ ان کے قریب آئیں۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی
 کی طرف سے توجہ دیا گیا۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی
 قریب چاہئے۔ اس کے قریب آئیں۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی
 بھی کسی قوم کے اس کا قریب آئیں۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی
 کے قریب آئیں۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی
 نہ تھے۔ کیا ان لوگوں نے خود ان کے قریب آئیں۔ اور ان کے قریب ایک
 کو قریب آئیں۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی
 اپنے قریب آئیں۔ اور ان کے قریب ایک چھوٹی سی

تجربہ ہی ہے۔ فنانس کسی ایسی چیز کا

وہ سوز و غم جس کا کوئی نام نہیں ہے۔

مسلمان کا یہ ایک عجیبی عقیدہ ہے کہ ان کا خداوندی میں کئی

نہایت صاحب اس پر کتنا نرا ہوتے تو کی کہہ دے مرنے والے کا صاحب پر چہ
 بزرگ خود غنائی درسل برد خانی اللہ علیہ السلام کا غائب تھا تو یہ بھی اوشا اور اکیلا
 قی تصوف بھی بہت ہاتھی کی غلامی ہے
 کار عالم کا نتیجہ بھی ہے جس در العباد
 (وہاں بہت ہی مقرر ہے)

اور دوسری ہنگ فراتے ہیں،

احد سے اللہ اور اللہ سے اللہ کو
 کن اور سب کی کن حاصل ہے ہر با غرض
 (وہاں بہت ہی مقرر ہے)

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کن اور کن کے تمام اختیارات ملے
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئے اور اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو ملے کی طرف سے تمام کن اور کن کے اختیارات میرے شیخ عبدالقادر جیلانی
 کو حاصل ہوئے جبکہ تمام اختیارات صوفیہ شیخ صاحب کو حاصل ہو چکے ہیں
 تو میری زبان کی کیا حال ہے کہ حضرت و صوفیہ اہانت ہے کہ میری زبان
 آمد ہو سکے چنانچہ نہایت صاحب نے ہی کہا ہے کہ۔

و آفتاب طوع میں رہتا ہے کہ کہ حضور پروردگار تعالیٰ اعظم
 پروردگار نہ کرے۔ (الامن بالغلط ہے)

افسوس! سدا خسروں! کہ گریح سلسلہ بیتنا سراج عہدِ احمد و بیگانی پر
 بی ختم ہو جاتا تو بھی ایک سنجی لیکن غلغلا صاحبِ بدیہی کا ایک شہوانی
 یہاں اڈا دفرا تا ہے ۔

مشکلیں میری آنکھوں فرما بیٹے	میرے شکل کشا شاہِ احمد رضا
ایسا ہے لڑکھ میرا احمد رضا	سب کا ہے شکل کشا احمد رضا
کون دیتا ہے مجھے کس سے دیا	جو دیا تم سے دیا احمد رضا
بات ہے ایاں کی تھی کی قسم	آپ! سے ایاں ملا احمد رضا
دل ملا آگھیں میں ایاں ملا	جو ملا تم سے ملا احمد رضا

دماغِ اعلیٰ حضرت علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

اس کی تفصیل اسی کتاب میں اپنی جگہ پر آئے گی کہ حضرت علیؑ
 علیہ السلام کو کون سے لڑکے اور طالب کو بھی ایمان اور جرات نہایت بڑھانے کے لئے
 موصوفے لڑکے غلغلا صاحب میں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ لڑائی کر لیا
 بھی مٹے سکتے ہیں اور آخری شعری قرشا مرے جدی کوئی کڑا آگھیں لگا
 غرضیکہ ہر کہ جس ملازم احمد رضا خاں صاحب کے بیٹے ملازم احمد رضا خاں
 کا استاد ہے ۔

کہا کہ مجھے کہ اگر مشق تو توں توں کا	کہا کہ اگر مشق تو توں توں کا
تو توں توں توں توں توں توں توں	تو توں توں توں توں توں توں توں

مزا ان کے لئے لکھنا تو کتب و کتب
 (دیکھو، اضافہ) بھری ہوئی کتب۔

اس کیفیت سے معلوم ہوا کہ ان کی دیکھو مطلقاً اس کی لاگت
 ہے اس میں اس کا کوئی بھی کسی نہ ہے کہ کسی بھی طور پر
 کے لئے کسی لے آئیں اور جو بھی ہے وہ سب اس کے لئے خاص ہے
 طرف سے ہے۔

حضرات اگر یہ تمام اختیارات اس کے لئے صاحب ہی تھے
 بھی ایک سو بہت آئیں ہاں ہے بھی وہ اس کے لئے مشکل ہو کر
 یا اختیارات پر ہوا اس لئے صاحب کو حال ہو چکا ہے یا جو
 ایک شخص پر ہے۔

نہیں ہے کہ مشکل کشای کوں گا مری تھو سے مشکل کشائی ہوئی ہے
 (دیکھو، اضافہ) اب یہ ہے کہ

پھر ایک سو ہے کہ کتب و کتب اور کتب و کتب۔

تم ہر قسم کے علم و ادب کے لئے
 تم ہر قسم کے علم و ادب کے لئے
 علم و ادب کے لئے علم و ادب کے لئے
 علم و ادب کے لئے علم و ادب کے لئے
 علم و ادب کے لئے علم و ادب کے لئے

گذاشتن و گذاشتنی ہے (الغیر) بالظن (عربی) بالظن (عربی) بالظن
 پھر اس خیال فرقہ کے خدا اور رسول کو ایسا لکھ کر دیا ہے کہ اتنا ہی
 جتنا کہ ایک شاکر کرتا ہے۔

اس کے بعد سورت احمد میں اپنا جملہ لکھ دیا
 ہوا پھر کس طرح سے کوئی اس کا ترجمہ جاسکے
 انہوں نے لکھا ہے کہ اس کی جاتی تو ایسی ایک جاتی تھی جس کا
 ہونا ہے۔

اس کے پھر میں دوسری حدیث لکھ کر لیا ہے
 یہاں ہے کہ ہم نے وہ سہ میں لکھ کر دیا ہے
 ایک اور شیعہ نے لکھا ہے کہ خدا اور رسول کو ایسی میں لکھ کر دیا
 کہ قریب بکارت کے ہے اور کج میری منتقلی جہالت کا کفریت علی الشرط
 واکہ وکلم کے دھڑکنا کہ کا دیکھ کر پتا نہ چلتا ہے۔

طواف کعبہ شستانی نوامت کا یہاں ہے
 کوئی ڈسب چاہئے کفر و فتنوں کے خلاف
 دیکھا کہ کس خیال فرقہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی شادی
 تو جس کی کوئی ہیست ہی نہیں اور اس قدر عقل کا کس بے باکی عقل
 اثابا جارا ہے (الغیر) بالظن (عربی) بالظن (عربی) بالظن

دوروں سے کشتائی کرتا ہے۔

خدا سے میں نہ ہوں گا کبھی نزدیک، اعلیٰ کو

لگے گا، چہرے نہ ہوں میں ہرگز کبھی

جنت کا ملک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی بھی نہ ہو سکتا،

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا (جنتی کا نام دینا)

اور عرش میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرتے ہیں کہ

جنت اعلیٰ اور افضل جنت ہے (یعنی عرش و عرش علیہا) جنتی اللہ تعالیٰ سے

کبھی بھی جنت الفردوس مانگے گا اور نہیں ہے (اللہ تعالیٰ ہاں کہہ

دے گا) یہی خدا اور اس کے رسول اور زندگی ہیں۔ اس

لئے کہ عشق اور عقیدت کو چند فرسے قرار دے گا۔

اس فرق سے ہی حق و باطل میں الی اسٹاک امت کو پرکھنے

کے لیے ہزاروں طرح کے امتحان لپٹے پٹے ہیں، کچھ جوتے ہیں، کچھ

کھینچتے ہیں کہ لوگ خدا کی اور رسول کی باتوں کو سنیں، کچھ پھیلانے

اور اتارنے ہیں کہ وہ بیابانوں کے گشتاویں ہوتا ہیں، کچھ دھوکے دے گا

والی ہیں اور

بچے اور بچے گشت اور فضل و کرم

آپ خود ہی فیصلہ فرمائیے کہ کیا ان اشعار میں جناب الہی تبارک

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دو کہ بیت الاحرام میں وہ طہر ہو کر آئیں
 نہیں چھو اگر کسی کو سوائے چھانوں کی بادشاہی ملی بھی سکتی تو صرف حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر تاج گرا ہی جیتی، آپ کی موجودگی ہی بہت
 اہم ہے کہ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر سوائے طہر ہو کر ہی نہ آئے کہ وہ
 کا عہد اور یہی دنیا کی بادشاہی پر برکات الٰہی شاہ صاحب کو کیسی
 ملتی ہو گی اس میں شک نہ ہو کہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر حضرت کا جہان
 فنا ہوتا ہے اور جہان کا جہان ہی رہ جاتا کہ کوئی اور جہان ہے اس کے لئے نہیں
 لیکن کیا جانتے ہیں کافر اور کافر ہی ان کا جہان ہے وہ کفر میں ہیں
 کہ دوسروں پر چھوڑ کر گئے۔۔۔

وہ کہ جس کے ہیں اپنے دہم لڑائیوں کو سنے
 نہ کھینچے باز سر پہستہ طرح دھار میں سے ہوتی

۱۔ بعض نے یہاں ایک بھی بیجا کوئی چھوڑ کر چھوڑ دیا ہے کہ
 اور یہ کہ ان کو جو شاہی کہا جا رہا ہے تو اس کا سلیقہ چھوڑ کر لے کر
 عطائی طور پر حال نہ ہے یہی مستقل بددلتی طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کا
 چند عطائی طور پر کسی کو لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 چھوڑ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 یہ تو ان کو لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر

مفسرین میں کی گواہی نہیں ہے۔ اور اس کی پرستی تخصیص تکلف و توجہ سے
 اور دلوں پر ایسا ہی بیان کر دی گئی ہے۔ یہاں ظہری کی مٹا ہونے کا
 صرف چند اشارات ہی کافی ہوں گے۔

وہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کی یہی عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے
 اپنے بعض بندوں کو جہاں کے مخصوص ملکوں میں تعریف کرنے کا اختیار
 عطا کیا ہے۔ چنانچہ مشرکین کا عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ایک حدیث میں بھی بیان فرمایا ہے کہ جب وہ کعبہ کا حوالہ کرتے تھے
 تو یہ کہتے کہ کرتے تھے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُذُنٌ	یعنی ہم ہاضریٰ و غیورانی اور عقل و ہوشی
فَمَا تَكْفُرُوا بِهِ	کوئی ان کی بات سے جدا نہ ہو کر نہ ہو
فَمَا تَكْفُرُوا بِهِ	تو ان کے ایمان سے انکھینے اور انکھنے
وَمَشْكُورَةٌ	کا انکھنا اور انکھنے اور انکھنے اور انکھنے

گوں پر انکھنے سے ہے۔

یہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی حدیث و بیانی کے مطابق ہے کہ مشرکین عرب
 کا یہ عقیدہ تھا کہ۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبُّهُ	انہی کے خدا ہی ہے اور انہی کے خدا ہی ہے
لَكِنَّهُ قَدْ خَلَقَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ	لیکن وہ انکی اپنے بعض بندوں کو

ایمان و تقویٰ و اعتدال و جملہ امور عورت کا لباس پر پابندی چھوڑی

متنصر و اقل بعض کاغزو اختصار کو اسلئے خاص کاموں میں تقویٰ کرنے

یقین شہادت و تادیب و توبہ کا اختیار اور عورت کا چھوڑ دین کی پابندی

مطابق الشریعہ و بہت عقل کل نظر بندوں کے تادیبی انتظامات آئیں کہ

و یقولہ تعد بین بلاد الملکۃ چھوڑ دین اور عورت کے کاموں کے

لیاخذ امور العظام عورتوں کے خاص امور میں پابندی

دیکھتے ہیں کہ عقل کل اور عورتوں کے خاص امور میں پابندی

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اور دوسری اس میں کہ عقل کل کا اختیار اور عورتوں کے خاص امور میں پابندی

تفاوت میں ہے۔

و یقولہ امور عورتوں کے خاص امور میں پابندی

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

اختیار کے لئے پابندی ہے۔

مردی تمام ہنگاموں پر تیار رہتا ہے۔
(ملائی شکاری بھی ماسٹ ہنٹ) تمام میں کوئی غلطی نہ ہو۔

گرواٹ صاحبان کی زندگی بڑی تعریف میں شریک مروج ہے۔ اس
میں کوئی گنس مندر نہیں ہو سکتا اور برقی وغیرہ کے نزدیک تو دنیا کا خوش
تمام اختیارات، انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا شیخ عبدالحق اور مولانا
مردی احمد صاحبان صاحب اور میرزا حسن علی شاہ صاحب وغیرہ کو مل
گئے ہیں۔ ان کے نزدیک غلاموں پرانے ہونے کے خلاف کہنے
اور لکھنے والا یہ لوہا گستاخ اور بدانی ہے۔

یہی تعاقبت ماہ از کہا است تا کہا

ج۔ عیدانی بھی مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی تسلیم کرتے
تھے اور صرف عطا کی طور پر یہی کہ آپ شاہ صاحب کی عبادت گزار
ہو چکا ہے۔ اب ذرا انجیل کی عبادت بھی نہیں رہے۔
”میرزا آپ کی طرف سے سب کچھ سونپا گیا؟“

”کیوں نہیں؟“

”سورج سے دس اکڑی سے بائیں کہیں اور کھڑا آسمان“

”یہی ان کا اختیار کچھ دیا گیا ہے۔“ (انجیل میں باب ۱۶ ص ۱۹)

”میرزا تو یہ عقیدہ ہے کہ اہل انجیل دنیا سے اکل نہیں ہے۔“

پادریوں کو بھی اس کا اقتدار ہے، لیکن سرورہ نونا کے عیسائیوں کا ہی
 صرف انجیل پڑھنا ہی چھوٹی کی دعا گتیں ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دی
 کہ حضرت علی علیہ السلام کے لیے عیسائی مصلانی و خلیفہ کی تعلیم گنتے
 تھے اور اب بھی ان کو اسی عقیدہ پر ڈال کر کیا عیسائی حضرت علی علیہ
 السلام کے لیے مصلانی امتیازات کی تعلیم کے شرکاء ہونے سے انکی
 سکتے ہیں، اگر عیسائی ہیں انکی سکتے تو انکی ہی پیچھے چکا ہی سکتا ہوں
 سائیں دعویٰ کرنے والے کو شرکاء ہونے سے بچ سکتے ہیں لیکن
 کیا کیا جاسکے گا

خود ہے جاسکتی ہے تھی آب ہی
 دیکھ رہا تھی اور خود کا عقیدہ ہے کہ ہیں لیکن اور ہمارے
 انسانی مسکت و اجلاس ان ذرائع کو لے کر اور اعلیٰ ذرائع میں شمار
 کرتے تھے اس غلط عقیدہ کے تحت سے ان حضرات کے نزدیک سچ
 ایمان ہونا چاہیے تھا، شرک تو بہت کچھ تھا کہ انکی اور مستقل طور پر
 کہ بچہ امتیازات کا بہت کرنے کا کوئی امتیاز ایمان دعویٰ
 یہ کہ ان کو اعلیٰ ذرائع میں شمار کرتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کی شہادت
 اور بہت کچھ سکتی ہے اور نہیں
 قیاس کن زخمستانی میں ہمارا

عہد شکنی ہے کہ کوئی کوڑھنڈ اور گروہ کی ایک فہم کہ جب اللہ تعالیٰ
 کے عہدہ کسی کو الخ اور ضرورت پانے کی طاقت نہیں تو یہ بھی وہ
 ٹاکٹروں کے پاس نہیں دی جائے گی کہ ان کے لئے اور ضرورت پانے
 میں یہ بھی تو فکر ہوگا اور اس میں ہمارے سے یہ بھی منہ کیا چھٹکرت
 فرمادیں اور گروہ کی بعض کٹاؤں کو بھی تو کیوں ہے کہ مل کر اور اس
 مشکل کٹاؤں میں ہو سکتے ہیں کہ اس کا جواب ہے کہ اس کا سہارا ہے
 کے طاقت شریعت کے لئے ہے یہی ہے کہ اس کی بھی نہیں کرنا
 اور اس کے بھی فرق کا یہ ہے کہ اس کی بھی نہیں کرنا
 عقیدہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہ کسی دوسرے کو یہ
 ہی ہو کر ہی اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 سببیت کی بعض چیزوں میں اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 شفا دہی میں یہ تاثیر بھی ہے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 ہاں کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 بقا اور اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 دار کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 دنیوی میں یہ خاصیت بھی ہے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 ہائے گاہ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے

انگوں کی خواہش تو اس کو اس پر بھی قدرت حاصل ہے اسی طرح نام
اسباب میں انگشٹوں اور انگلیوں کی طرف رجوع کرنا عظیم اسباب میں شامل
ہے ان حضرت علیؑ کی طرف سے یہ حکم کا اظہار ہے۔

مَنْ ارَادَ أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ ارْتَدَّ عَنْ دِينِهِ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ
يَكُونُ مِمَّنْ ارْتَدَّ عَنْ دِينِهِ
مَنْ ارَادَ أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ ارْتَدَّ عَنْ دِينِهِ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ
يَكُونُ مِمَّنْ ارْتَدَّ عَنْ دِينِهِ

اگر تم لوگوں کو چاہو کہ تم لوگوں کی طرف سے

اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے

اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے
اگر تم لوگوں کی طرف سے رجوع کرنا چاہو، تو تم لوگوں کی طرف سے

غیرت کرتا اسلئے آپ اس پہاڑی، چوٹی، ٹھکانہ، ستاد اور شاگرد کے حقوق
 ادا کرتا، تو جو یہ کام جتنا مشکل سمجھیں اس طرف کی شریعت مقدمہ میں اور پہاڑی
 کو کھولا اس لئے آپ کو گولے کا سلاخ بندوق سے کیا ہے غلاموں اور غلامی
 مفید ہوں یہ اہانت میں ان امور کو اور شرعی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور
 اللہ تعالیٰ نے حضرت انبیاء علیہم السلام سے وصیۃ و سلام کو ان ہی امور کی تشریح
 اور تفصیل کھینچ کر لیا ہے ہاں یہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبس میں کھینچ
 تو یہ پہل کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں اور اس کی ندامت حاصل کریں
 ۹۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا کے بعض فرقے اللہ تعالیٰ کے پیروں
 سے قطع اور عداوت کرنے کی وجہ سے کفر و ایمانی سے غلام و کھنڈ پیچھے
 ہو چکے ہیں ان کے عقیدے اس لئے ہیں اسلام سے عداوت کی اور وہ کفر کا لڑا
 مشرک فرقوں کے اپنے وقت اور زمانہ کے بغیر سے غلام کر کے اللہ
 تعالیٰ کی ندامت حاصل کر لیں مگر اس میں بھی کسی شخص کی قطع کر لی گئی اس
 کو بیشتر فرقوں اور فرقے ایسے ہی قرار دیں ہیں انہوں نے اس کی بجزت و
 جہنم میں لے لیا اور داخل جہنم کی آگ سے کہ اپنے دلوں اور دین گویا
 اللہ سے عداوت کیا ہے اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بدوسی
 شق سے نوازا اور غلام تھا اس لئے آپ کے گھر میں تو یہی کہ اللہ تعالیٰ کی سنت
 میں عداوت نہ کر لیں یہ جنہوں نے اپنے پیروں کی قیوں کو سنبھالنا ہی تھا

سے بڑھ کر اور بہت تک نہ پہنچا جسے اسی لیے آپ اپنے مخلص بار بار
 تاکیری لڑائی سے روک فرماتے اور بار بار خطوط پر لکھ دیتے تھے کہ جو سے بڑھ کر اپنے
 لیے اس پر زیادہ نفع دے اور آپ کا یہ خطوط داخل بھی نہ کیا اور کہیں نہ گئے
 ہوتا جب کہ آپ نے ہی اہل کے مطابق ہی بادشاہ فرمایا کرتے تھے اور اگر
 نظریہ بڑبڑ بھی مشرقیوں کے لیے برا نظر ہی آفریدہ نہ تھا کہ
 آپ کے دوسرے حکمران بادشاہ لڑا اگر کم لوگ دوسرے ہمارے تمام اہل
 چھ لوگوں کے قتل و تباہی پر چلے گئے جس سے سب کا اہم نے عرض کیا کہ اس
 پہلے لوگوں سے ملو یہ دوسرا ہی ہیں۔ تو آپ نے اس طرح لڑا کہ اس کوئی نہ
 چھوڑا اور مشرقیوں کو ہم پر لڑا کہ وہ بڑے

۱۔ عوام ہنس کے لڑے۔ لڑے یا کہ لڑے ایک بڑی وجہ کی وجہ کہ
 ہنگامہ جب مشرقیوں کے ایک بندوں سے ہوا کہ تھے ہی تو ان کی
 ملوی بادشاہت پر ہی جو ہوئی ہیں تو لوگوں کو یہ پتہ پہنچا کہ انہوں
 انہوں نے کیا کیا کر لیا جو ان کی اس میں پیدا تھی سو چھک ہی۔

۲۔ دعا کا یہ سنی چھ کہ کرتی ہوا خدا خدا کہانی سے درخواست لڑا تھا
 کہ سے کہ وہ انہوں کو ہی کا انہوں کا آ تو اپنے اہل و عیال سے کہنے نہ کہ
 اہل اس میں سے کہ اس نے اپنے اہل و عیال سے دعا اور انہوں کا
 نہ کہ خود اس کام کے کہ اس کی طرح کا کرتی رہی ہے۔

کوڑا بھائی اور حضرت سرورؑ کو چھوٹا بھائی اور شاہ فریدؒ کا خادم کر دی۔
فرما تھیں یہ حدیث میں اور صحیح ہے۔

لطیف

یہ لوگ حضرت مولانا شاہ محمد امجد علیؒ شیعہ گرو تھے بھائی کلکتہ
پرکھتے تھے یہ ہم منگولوں کے گرو تھے موشی گرو تھے یہی ہیں گرو تھے
ایسی سلطنت کو اپنی کنکھوں سے دیکھیں منگول دی ہے اور کہیں منگول
فرہنگ کا ارتکاب کیا ہے۔

ان حدیثوں کو سامنے رکھ کر نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اپنے سے
اولیٰ نہ ہے کہ کسی سے بھی دعا کرانی ہو سکتی ہے کیا میں پہچان
ہوں کہ قبر پرستوں سے دیر ہو یا نہ ہو کہ میں کہہ دوں دعا کر لے جاتے
ہیں انہیں اپنے سے اولیٰ اور گنہگار انسان کی قبر پر بھی دعا کا مطالبہ
کیا ہے؟ یا ایسی قبر پر بھی گنہگار ہے؟ یا پڑھا لے لیجئے یہ دعا
پھریں گا انبار لگایا ہے؟ یا ایسی قبر پر خود ذات کی مسافت طے کر
کے گئے ہیں؟ آخر اعلیٰ اور افضل جنہوں کی قبروں کی کاوش کریں؟
اور صاحبہا کی استہزاء کی قبروں پر حاضر ہونا ہی کیوں شرط ہے؟
ہیں تو دل میں کہ لا کھانہ خود لکھ آ جھج
پگھلے جھج میں کی پرہہ ماری ہے

کا۔ میرے اس مخصوص حصے کوئی صاحب غلط فائدہ نہ اٹھائے کہ غلط
کے ٹیک بندوں کی کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ یہ ٹیکوں اور بندوں کی
دعا کا ایک سلاٹر ہوتا ہے۔ حاشا وکلاء میل یہ دعا ہرگز نہیں طلب
یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ علاج اور ٹیک بندوں کی دعائیں ہر وقت قبول
ہوتی رہیں۔ دعا شریعتی ہے اس کی دعا کو قبول کر سکے ہر چیز (مثلاً دعا
وہ ٹیکوں کی دعا کو بھی قبول فرماتا ہے اور کسب و کسب سے لوگوں کی
دعاؤں سے نپورہ لیکن وہ بیور نہیں اور وہ بکاسوں کی دعاؤں کی
قبول فرماتا ہے لیکن اس کو کوئی پوچھ نہیں سکتا کہ کونسی دعا
پاکستان فاضلہ لکھنؤ۔

و۔ اگر کوئی زندہ بزرگ ہو تو اس سکوپ اس حاضر ہو کر دعا کا اور دست
چھ لیکن کس غائب بزرگ سے طلب دعا اس راستہ پر مبنی ہے کہ
اس کو حاضر و غائب عالم الغیب سمجھا گیا ہے اور عقائد کو قائم رکھا گیا
کہ رکھا ہے۔ چنانچہ قانونی تائید رکھتا ہے کہ یہ شخص
کچھ کہہ لوگوں کے علاج معاشی اور دعا مانگتے ہیں تو عیناً ان
کا فریضہ شروع ہو رہا ہے۔ دعا کا کمال اس کے ہاتھ میں خاصا
امتداد ہے۔ دعا میں توجہ تو لگتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں
چھ چنانچہ لگتے ہی کہ زندہ بزرگ سے دعا کا کمال ثابت ہے لیکن

مرد سے اگرچہ مدنی اور ملی کے لیے نہ ہوتا تھا، مگر نفع کا ثبوت شریعت
 محمدیہ میں قطعاً نہیں نہ تو حضرت محمدؐ کا کلمہ اور تابعینؓ سے اس کی شریعت
 ہے اور نہ اتباع کا بھیج ہوا اگرچہ میں گتے کو مدنی اس کے ثبوت
 میں کوئی صحیح حدیث ہی موجود ہے اور سلا القہر و شہادۃ حضرت علیؓ
 و شہادۃ محمدؐ صاحب النکوحی لکھتے ہیں کہ تیسرے یہ کہ قبر کے پاس جگر
 کھانے کے خزانہ قبر میرے واسطے بنا کر دکن تھان میرا کام کر دے
 اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ سماع مٹا اس کے جانے کے حق میں
 اور انھیں سماع منع کرتے ہیں سواس کا فیصلہ اب کرنا مشکل ہے، مگر
 اہل بیت علیہم السلام کے سماع میں کسی کا اختلاف نہیں اسی وجہ سے ان
 کی سنتوں کی پاسداری و تقویٰ کا یہودیہ یا مسلمان ہیں یہی ہوتی ہیں، بلکہ ان کے
 شاہ عبدالعزیز صاحب محبت دہلویؒ نے بھی اپنے فتاویٰ اور دلائل و
 قرآن و احادیث میں یہودی کھانا ہے لیکن دعا کے لفظ کی وجہ سے کہا کہ
 فقہاء اہل امامت کے باوجود تورات ہے یہاں تو یہ تھا ہے کہ وہ انہی کے
 سے دعا کریں کہ میری مراد یہی ہے کہ یہ کہ مولا انہی کے شکل کھانا
 حاجت دعا اور مراد میں ہی کہ لوگوں کی ضروری چیزیں کہ سنتے ہی
 ضروری چیزیں کہ انہی کے صرف حضرت تھان کا کام ہے اور میں اس میں کسی
 اور کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہے۔

اللہ میرا استقلال صرف نیک کریم کی کلمات سے ہی ہوگا۔ احادیث اور روایات دین کی عبادات بعض تائید اور تشریح کے لیے ہی پیش کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ اور احادیث میں ہیں اس امر کا التزام کیا گیا ہے کہ صحیح بخاری، مسلم اور صحاح مستدرک مستدرک کا بھی یہ اخذ ہوں گی۔ بخاری اور مسلم کی صحت پر تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔ ان کے علاوہ میں کتاب سے میں نے حدیث پیش کی ہے، اکثر اس کی تصحیح محدثین کو کام آئے گی۔ ساتھ ہی نقل کردی ہے۔ اور جہاں ضرورت محسوس کی ہے تو اسرار الرجال، عدای کی تشریح بھی کردی ہے۔ لیکن یہ کہ کوئی صاحب دین کتاب کا جواب گفتے پر گرفت اندھے، لیکن ان کو مذکورہ بالا اصول اور قاعدہ بھی طرح بکھڑینا چاہیے کہ یہاں نقلی احادیث و روایات ہی اقتباس ہو سکتی ہے۔ ضعیف اور کلیل حدیث یا کسی رنگ کا غلطہ شکر کا کوئی فرمودہ اگر یہاں قبول نہیں ہو سکتا تو اس میں تاویل کی گنجائش ہوتی تو اس کو نقل کر دیا جائے، اور اس کو رد کر دیا جائے گا۔ نہ یہ کہ اس پر تنقید کی دیوار قائم کی جا سکتی ہے۔ بعض اہل امر کا مذکورہ کتاب میں کسی دوسرے اور مناسب مقام پر پکڑ دیا جائے گا۔

(انشاء اللہ العزیز)

مطبوعات: سلسلہ کلام اہل بیت ہے۔ ملکیا کون، نقشبندی

چیزوں کی زیادہ ضرورت تھی، اگرچہ بعض چیزیں ایسا کام آتی ہیں
کیونکہ یہ

داهرواں راخستگى راه نبيست
عشق بهم راه بهست بهم خود منى است



ایالات متحده امریکا

عبدی ملک، عصری علوم گریز نوالہ

الذین یؤمنون بالغیب یعنی ایمان رکھنے والے ہیں یا کوئی اور مخلوق۔

حضرت تین ناشر محمد اعجازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو نقل کرنے کے لئے مخرج الغیب مکتوبی لکھتے ہیں۔ ہر مکتوبی کو چاہئے کہ اس حدیث کو اپنے علم پر اور بالی حدیث کا آئینہ بنائے۔

اور حضرت امام غزالی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت کے بغیر کسی سے اختلاف اسباب ظہور اسرار نہ کیا جاسکے کیونکہ غیر مذکور ظہور پر تکیہ اس لئے کہ یہ ظہور غیبی ہے اور نہ ظہور ظاہری بلکہ غیبی ہے۔ تو انہی میں سے ظہور غیبی کے ظہور کے حکم سے یہی ظہور ہوتا ہے اور حیات الہیہ و ربانہ کی زندگی ان کے اختیار میں ہے۔ (معارف القرآن ج ۱ ص ۱۸۸) چنانچہ یہ حدیث غیبی ہے۔ اس میں اصولی حدیث کے الفاظ ہمارے فرضی ہے کہ اس کے معنی کی کوئی کتاب ہمارے ہاں سے نہ ملے۔ مگر یہ حدیث کی صحت پر غور کرتے ہیں حدیث مختلف اسباب سے مروی ہے۔ ان میں سے کئی حدیثیں اس کے معنی میں ہیں۔

۱۔ ابو حنیفہ کی حدیث کا نام فضلی ہے۔ چنانچہ تمام مفسرین کی اس کو تمام ائمہ اہل سنت و جماعت نے تسلیم کیا ہے۔ حدیث کا کمال اور ماہر امام لکھتے ہیں (معارف القرآن ج ۱ ص ۱۸۸)

۲۔ ابو یوسف کی حدیث کا نام ہاشمی ہے۔ حدیث کی صحت پر بھی

صاحت میں تھے۔ چنانچہ ان کے گراسی اٹھ کر امام زادہ کو لے گئے۔ یہی حالت
میں آئیں اٹھ کر شہید امام ابو حاتمؒ کی کوٹھڑی میں داخل ہوئے اور امام
ابو حاتمؒ کے سامنے درخت دار علیؒ کے سر پر ہاتھ رکھ کر شہید ہو گئے
کہتے تھے: (عن عبد اللہ بن مسعودؓ) کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے

۳۔ ایک ہی مسئلہ نہایت، فقہاء اور علماء امام کے اختلاف سے پیدا ہوتا ہے۔
 ۴۔ فقہاء میں اختلاف ان میں کسی کا حکم مقول نہیں، حالانکہ ایسے قریب
 ان کو صدق اور امام اور عالم اور ائمہ اور ائیں ان کو صالح کہتے ہیں
 ان کی توثیق کرتے ہیں۔ فقہاء میں اختلاف ان کو کائنات میں کھینچ
 (الحمد لله رب العالمین)

۵۔ نفس مستطاع کہ وہ اس چیز سے تعلق رکھتا ہے جس سے وہ تعلق رکھتا ہے۔
 اچھے باتیں سب سے کم تر ہو سکتی ہیں۔ یہی باتیں ہیں کہ کوئی صرف
 مشغول نہیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۱۷۷)

۶۔ حضرت عبداللہؓ میں حوائش بھیل القند معلول ہیں۔ الغرض یہی روایت کا ایک ایک سناری (نئی نگاہی روایت) کا نام ہے۔

قرآن کریم میں اس بات کو صاف اور بغیر سہم و غش اس بیان کیا گیا ہے کہ جسے کس اور بے پس پھر اور لا چاہ کی آہ نکلا اور مردار کو کھنے والی نرستہ اور اس کی تکلیف کو رفع کرنے والی صرف اللہ تعالیٰ

باب دوم

اس باب میں ہم قرآن کریم کی حدیثات و روایات کریں گے یہی ہے
 بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس حدیث کی
 تردید نہایت جہلی ہے کہ آپ خدا کی مخلوق تھے اور جہاں پر آپ پہنچے وہاں تک
 پہنچ جاتے تھے کہ آپ بھی خدا کی مخلوق نہ تھے تو انجیل و اچھو و دیگر کتب و
 تہذیب و کلام اور افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قائم ہوتا ہے اہل و
 افضل یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قرآن کی ذمہ داری
 اور کون ہو سکتا ہے یہاں تک کہ یہاں اور احادیث و کتب سے ثابت کرے کہ
 تمام مخلوق خدا کے کائنات و جہان و ملک و ملکات کا اسلامی عقیدہ ہے۔
 اے صبح بخاری کہ کشتہ دہیوں میں مری ہے کہ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت صفوان بن امیہ حضرت سہیل بن عمرو
 حضرت حسان بن علیؓ کے لئے جب کہ یہ تینوں حضرات کافرانہ
 مشرک تھے اور آپ کو تکلیف دینے میں کوئی تہذیب و تہذیب نہ کرتے

تھے، بددعا لگی، چونکہ یہ عزت خدا تعالیٰ کے علم میں ملائی ہو گئی تھی
تھے اس لیے بددعا تعالیٰ نے آپ کو تیسہ فرائد کہ آپ کو بتائی حال
نہیں کہیں کہ لیے بددعا لگیں آیت ملاحظہ ہو۔

لَيْسَ الْكَافِرِينَ الْكَافِرُونَ الْأُولَىٰ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ
عِلْمٌ بِمَا يُفْعَلُ وَلَا شَعَرُوا أَنَّهُمْ يُفْعَلُونَ وَلَا يَسْمَعُونَ
تِلْكَ آيَاتُ الَّذِينَ لَا يُفْعَلُونَ بِهِمْ شَيْءٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۳)

ہیں آپ کے علوم پر ان کا ان کی معرفت میں بددعا لگی کہ ان کی تعالیٰ کی
طریقت ان کی بنیاد کیا ان کا آپ کو ان کی بددعا لگی کہ ان کی
کہا گیا اور کہیں یہ لیا کہ آپ کو کوئی دخل نہیں؟

۲۔ مشرکین کے جب حضرت علیؓ کے بددعا لگی کہ ان کی تعالیٰ کی
میں ان کے عزت میں ان کے کا علم کیا ان کے آپ کو ان کی بددعا
اور ان کے کو ان کے بددعا لگی تھی اس لیے آپ کے بار الہیہ دل میں
نہال کیا کہ ان کے بددعا لگی تھی کہ ان کے ان کے عزت میں ان کے
یہ بددعا لگی تھی کہ ان کے بددعا لگی تھی کہ ان کے بددعا لگی تھی
مشرکوں کو دیکھ کر ان کے بددعا لگی تھی کہ ان کے بددعا لگی تھی
اور ان کے عزت میں ان کے بددعا لگی تھی کہ ان کے بددعا لگی تھی
مشرکوں کے بددعا لگی تھی کہ ان کے بددعا لگی تھی کہ ان کے

۱۔ صحیح بخاری پر لکھتا اور ترمذی پر لکھتا دیروسی حضرت حضرت مولانا
 محمد کریم نے نہیں دیکھا تھیں عبدالحق علی کی کہ مثال نماز جناب مولانا
 علی قادری کے ہر کلمہ میں کہنا تھیں کہ تشریف لے جا ہے کہ کہ حضرت مولانا
 نے آپ کو بہت دعا کی تھی آپ تشریف لے جانے کے بعد کہہ کر چلے گئے ہیں
 تعالیٰ کی طرف سے تشریف نہ لائے ہوں

۲۔ لا تُفَسِّدُ عَمَلًا سَعَدَ وَتُفَسِّدُ شَاكَةً اسی میں سے کہنے کو مرنا ہے کہ اس پر
 تیرا عمل بگڑے گا اور عمل کو تیرا بگڑے گا کبھی تیرا نہ ہو تیرا نہ ہو اس کی تیری تیری
 (دینا، توبہ، حج) ہو چکا۔

۳۔ یہ بھی ایک اشارہ ہو گا۔

۴۔ اِسْتَكْبَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِيْ كَمَلٌ تپ لہو اس کی مستند کریں اس کی
 اِسْتَكْبَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِيْ كَمَلٌ اِسْتَكْبَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِيْ كَمَلٌ اِسْتَكْبَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِيْ كَمَلٌ
 اِسْتَكْبَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِيْ كَمَلٌ اِسْتَكْبَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِيْ كَمَلٌ اِسْتَكْبَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِيْ كَمَلٌ
 برگزیدہ لکھنا

۵۔ یہ کہتے ہیں کہ مولانا علی کا عمل اس کی طرف سے کہ حضرت مولانا علی
 علی قادری کے ہر کلمہ میں کہنا تھیں کہ تشریف لے جا ہے کہ کہ حضرت مولانا
 نے آپ کو بہت دعا کی تھی آپ تشریف لے جانے کے بعد کہہ کر چلے گئے ہیں
 تعالیٰ کی طرف سے تشریف نہ لائے ہوں

کرنے کیلئے ڈیڑھ سو ایٹھ کی ایک سہائی کی اور چھ چارپے سولہ شریقی
 طور پر یکدہ نم کو چھ سو بیس کی ایک پے ان ہزار کا استخراج کریں آپنے جس تلی کی
 جو حصہ نہ توڑا ہو آپ کو اس میں خالصت کی ایک ایک سلاشوں کا علم دیا تھا اور
 تھائی کے ایک کراں میں فریڈرک اس شخص کی ایک تلی میں لایا ہے۔
 ہمارا ہوتا ہے۔

۱۰۔ کھنڈہ پڑا ہوا (پہا توڑی) کہ اس میں کھنڈہ کھنڈہ نہیں۔
 چنانچہ آپ نے جس صورت میں آپ کو بھیجا ان اس میں ہزار کو ہزار غلط کیا
 کریں اس میں جس حصہ میں سو سو ہزار کا استخراج ملے گا اس میں ایک ہزار ملے گا
 یکہ شریقی کی طرف سے ہزار ہزار کا نام نازل ہوتے تھے آپ اس کی پانچ
 کرتے تھے۔

۱۱۔ صبح بخائی کے ششہ صبح مسلم ہر ششہ ہر ششہ کے ششہ کے ششہ کے ششہ
 ہر ششہ میں صبح ہر ششہ میں صبح ہر ششہ میں صبح ہر ششہ میں صبح ہر ششہ میں
 تو آپ نے اس کے ششہ کے ششہ میں کیا ان اس نے انکار کیا آپ نے
 لڑا اس میں تیرہ حصہ ملے ششہ کے ششہ میں کہ جب تک کہ اس میں
 منع نہ کیا گیا اس میں ہر ششہ میں کا یہ ششہ نازل ہوا کہ

۱۲۔ کھنڈہ پڑا ہوا (پہا توڑی) کہ اس میں کھنڈہ کھنڈہ نہیں۔
 چنانچہ آپ نے جس صورت میں آپ کو بھیجا ان اس میں ہزار کو ہزار غلط کیا
 کریں اس میں جس حصہ میں سو سو ہزار کا استخراج ملے گا اس میں ایک ہزار ملے گا
 یکہ شریقی کی طرف سے ہزار ہزار کا نام نازل ہوتے تھے آپ اس کی پانچ
 کرتے تھے۔

کے لئے نہ تو یہی حکم آتا ہے نہ شکر دہی میں اس امر کے ظاہر ہوتا ہے
 انھیں انھیں دہا (پہلے خود ہی) کہ بہانہ لگ رہا ہے۔

کہ اس آیت سے استفادہ کریں کہ جہاں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے وہاں ہم
 نے کسی طرح کے بے نیکی کے ساتھ کسی اور کسی چیز کے بعد اس کی تعریف کی ہے
 آپ بھی جیسے کہ اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد جس کی تعریف کی گئی ہے
 خود ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اس کے لئے شکر ہے۔ اس سے ملنے سے شکر ہے
 بھی آپ کو یہ لگایا۔

اس آیت میں بہت اہم بات ہے کہ جہاں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے
 اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ کسی اور چیز کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ کسی اور چیز کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ
 بھی لکھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔
 (پہلے وہی ہی) پھر لکھتے ہیں؟

نیز یہ لکھا ہے کہ۔

وَمَنْ شَرَّكُمْ لِمَا رَزَقْتُمْ آلَكُمْ وَالْعَالَمِينَ
 اور میں نے تم کو اس سے زیادہ لکھا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔
 کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔

پہلے اللہ تعالیٰ ہی
 کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔
 کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔

ہزار ہزار شکر داری تعالیٰ یہاں نازل ہوا۔

یہ وہ شکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری
 اہل بیت کے لئے فرمایا ہے کہ تمہاری ہر چیز میں
 (چاہے کھانسی) (چاہے زکات) (چاہے
 (چاہے کھانسی) (چاہے زکات) (چاہے
 (چاہے کھانسی) (چاہے زکات) (چاہے

اس آیت کے بھی سوا ہر اک آپ بشارتیں نہ لے سکتے ہیں کہ آپ کو تو یہ علم چاہے
 کہ یہ بھی نہیں کہ آپ کو یہ علم چاہے کہ آپ کو یہ علم چاہے
 خدا تعالیٰ کو منتظر رہنا تو ہر گز نہ نہیں ہر شے (بیرنگ) کہ آپ بشارتیں
 کا تعلق نہیں ہوتا۔

۱۲۔ صبح بخاری کے ساتھ صبح طہارے سے شروع ہونے والی ہر چیز میں
 ہے کہ جب یہ طہارے کی طہارت کا وقت آئے تو یہ طہارے کی طہارے
 آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ
 لیکن اس نے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ
 کہ آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ

یہ وہ شکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہر چیز میں
 فرمایا ہے کہ تمہاری ہر چیز میں (چاہے کھانسی) (چاہے زکات) (چاہے
 (چاہے کھانسی) (چاہے زکات) (چاہے کھانسی) (چاہے زکات) (چاہے
 اس آیت کے بھی سوا ہر اک آپ بشارتیں نہ لے سکتے ہیں کہ آپ کو تو یہ علم چاہے
 کہ یہ بھی نہیں کہ آپ کو یہ علم چاہے کہ آپ کو یہ علم چاہے

اس مشرکوں کے خلاف قبضہ و غلبہ اور جہنم کی آگ سے بچنے کی خاطر اس کی ضرورت ہے
 مگر جو نے پہلے موقع مناسب سمجھا کہ اس کی جوستانی کے لیے
 ایک نابینا مولیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور ان سے
 پہلے کہنے والے پریشان کیا۔ غلبہ پر کہ اس کے کوئی اور سوال ہی نہ ہو سکتا تھا
 اور وہاں سے یہ مشرکوں کے لیے اس کو ذرا بڑا السلام و صلوات پر کے
 اصل سوال کیا کہ تمہیں کس سے کچھ کچھ معلوم ہے کہ یہ تو یہ کہ
 سلطان جو جو بھی آتا ہے اس پر مشرکوں کے ساتھ کتنے ہیں آپ کا سوال
 کوئی جواب دیا اور اپنی توجہ مشرکوں کی طرف پھیری اور ان کی طرف
 سورت میں نازل ہوئی جس کی ابتدائی آیات میں تمہیں یہ معلوم ہو گا۔

فَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ لَكَ آيَاتُنَا ۖ لَعَلَّكَ تَنفَعُ	اور پریشان رہو کہ تمہیں خبر ہو کہ
فَكَانَ يُدْعَىٰ لَهُ تَحْتَهُ ثَمَرَاتُ الْأَرْضِ ۚ	اس بات کو کہ اس نے دعا کا ایک
يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوهُ بِالْحَسَنِاتِ ۚ	کوئی اور ثواب و خودمانی یا حبیب تیرا
تَبٰرَكَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ لَئِنْ دَعَا الظَّالِمُ	سوائے کہ تیرے چاہے اور انھیں پہلے ہی کہ
تَعَاوَدُوا فَلَا يَكُونَنَّ لَهُمْ دُعَاؤُا عِلًّا ۚ	ہو اس کی گواہی نہ تھی بلکہ تیرا
دُعَاؤُا ۚ	کئی اور نہیں کہ وہ دعوت ہے۔

اس غصہ میں اس کی پسلی دھنا سمجھا کہ بلکہ اصل مشرکوں کے خلاف
 تاکہ وہ اگر تاراج ہو سکتے تو جو جہنم کچھ سہی تھی اس کا بھی آپ کو

نہیں کہتے کہ اس سکاں سے لختہ نہ لگتے ہیں یا اس سکاں سے لختہ
اور شعلت جھونے اگر لگا دلی بہتے تو یہ بہت آچکے ہیں ہی ہوتی۔

۱۔ بھاری بڑا سنگ اور کلمہ سنگ دیووں اور غیور پریشہ دار سنگ
جی کا سنگ سے بچا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ
المسلمین و مشائخ و علمائے دین میں نہایت کر کے سے منع فرمایا اور ارشاد
فرمایا کہ میں نے خداوند تعالیٰ کی نگرانی سے دیووں اور غیوروں کا سنگ نہ ہونے
کی ترس تمام شریعتوں سے سنگ دیو اس کی گنتی پر ہوں گی اور انسانی گناہ
نہاں کر کے ہوں گی اور جیسا خانی دانا کہہ گا۔

بائتوں اللہ تعالیٰ و انوار اللہ تعالیٰ
لَا اَسْأَلُكَ لَكَ شَيْءًا مِّنْكَ كَمَا اَسْأَلُكَ لَكَ شَيْءًا مِّنْكَ
کہے بیچ کر رکھا تھا۔

یہ حدیث بھی ایسے عادل و باطل کا شیخ ہے جسے بکر بن ابی شریح
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم تابع مساکل اور دشمن ہیں سچا آپ کسی کے
شورہ اور دین کے انکسائیں ہیں اور نہ قیامت کو ہوں گے۔

۲۔ بھاری بڑا سنگ اور کلمہ سنگ دیووں اور غیور پریشہ دار سنگ
دیووں میں دیو سے کہہ کر بے اثر تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل ہوا کہ آپ اپنے
آپ ہی راستہ داروں کو خدا کے عذاب سے ڈالیجئے مگر آپ اپنے تمام راستہ داروں

اور ہادی کو جمع کر کے فرمایا۔

اسے خاندانی تفریق اور شک کے جوہر کے مذاہب (توحید و ملت) و دیوتاؤں کو قبول کر کے، پچھلوں میں شہر تھان کے مذاہب نہیں نہیں کیا
 سکتا ہے خاندانی جوہر و منافعت کی باتوں کو مذاہب کا لون آتیس خدا
 کے مذاہب نہیں کیا سکتا ہے جہاں یہ جہد و طلب اور اسے پوری ہرگز
 مستحق اپنے حق اور کائنات پر کرو، میں نہیں خدا کی گزشتہ نہیں پچھا سکتا۔
 آگے اور شاہد ہوتا ہے۔

یہاں اعلیٰ اس میں ماحولیت اسے میری امید اور انی، دالہ میں اس
 میں عالی و اعلیٰ حلقہ مزاحمت میں ایک ہیں اس میں تو چلو چلتے
 کھینچا کھینچا گوشت و دان کی گزشتہ میں کچھ
 نہیں پچھا سکتے۔

اس میں کچھ ثابت ہے کہ جب آپ اپنی دنیاوی دنیا پھر بھی عزت
 چھوڑ کر سب تر ہیں دشت وادوں کو خدا کی گزشتہ میں پچھا سکتے اور پچھا
 کے لئے مانتے اور کالیف اور خداوندی مذاہب پچھا لئے کہ اختیار بھی
 کو نہیں اگر آپ حقار کی ہونے کو آپ کو دوسروں کیلئے نہیں خود اپنے
 دشت وادوں کے لئے تو اختیار حاصل ہی ہوتا۔

۴۔ مشکوٰۃ پر مشابہت اور تکرار کے مشابہت و دیوتا میں

حضرت عبداللہؓ کی حوا سے روایت کیا کہ میں نے ایک شخص پر ایسا دیکھا کہ وہ دعا
 کرتا تھا کہ میں اگر ایک مقررہ باب میں بشریٰ بشر علیٰ کلمہ کہنے
 میں دوزخ کے قریب پہنچوں یا اگر یہ کلمہ کہتا رہا تو جہنم کے قریب نہ
 جاؤں گا کہ میں چنانچہ ہم کلمہ کہنے کی یہ نصیحت ال سے بالکل غور سے
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر ہلکا ہوا تو میں نے کہا کہ یہ کلمہ کہنے سے بہت ہی تکلیف پہنچا
 انا نے فرمایا کہ آپ نے یہ کلمہ کہا تو فرمایا میں نے یہ بھی فرمایا۔

اللہم لا تظہروا لی فیہ ضعف	لے حضرت میں کو میرے ہونے کا کلمہ کہنے میں
عنہم ولا تظہروا لی فیہ شہد	میں کی مخالفت نہ ہو سوائے انہوں کی کہ
فیہ جزا عنہم ولا تظہروا لی	پہر ہی نہ کہ میں اپنی مخالفت نہ ہو
الذات لیست غائبة علیہم	ہاں کلمہ کہنے کو میرے دلوں کے
(الحديث)	پہر ہی نہ کہ میں ان کا اپنے دلوں کو پہر

تجربہ ہی ہے

اس میں حدیث سے ثابت تھا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ میں انہوں کی مخالفت نہ کر سکے
 تاہم میں اس بے ایمان کی مخالفت اسے بارہا فرمود کہ انحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اس بارہا نے مخالف نہ ہوئے کہ میں ان کی مخالفت
 نہ کر سکے اللہ تعالیٰ کا خاصہ چاہا ہے کہ میں ان کی مخالفت نہ کر سکے۔

۵۔ تنہا ایک ایسا شکر و فیوض ایک حدیث کا ہے جس کی تصریح پر
 امام حاکم اور متوفی اپنی دونوں تصنیفوں میں آگئی ہے یہ مختصر بھی موجود ہے کہ
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۔

والله يرضان من الرضوان من رجع يعني جدي امر حتى كان في سنة عثمان بن
 التماماء ويضع بعض الآخرين الى اخره چنانچہ انور کو وہ لکھا کہ چلا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۔

اسی طرح ایک حدیث علم ایسا ہے کہ اگر شکر و فیوض اس کی چکر
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ان الله يرضع بوجه الكتاب الله تعالى من كتابه انما يكون
 التماماء ويضع بهم الآخرين۔ بعض انور کہ ایسی کہ چکر چلا
 اور بعض دوسری کہ چکر کے گڑھ میں آئے
 چلا ہے ۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر امام علی کی جندی اور بنی نضی اور مکر کی
 میں وہی اور ان کے صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرت میں چلا وہی میں
 دوسرے کو اسی طرح بھی کرتی ہیں اسی طرح ان کی کہیم پرانی کر سنے
 وہی کو چلا ہری اور اپنی جہاں ہونے والی تر نہیں سے ان میں بھی صرف

اشرفیائی کا کہنا ہے کہ ان کے گھر پر حق مذکر ہے وہوں کو تہذیب و تمدن کی
 وہ بھی صرف اشرفیائی کا کہنا ہے کہ اگر جناب احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نماز کی جگہ سے جہاں بعض لوگوں کا داخل ہوتا ہے تو آپ فرماتے کہ
 اس میں کسی کو داخل نہ ہو اور تہذیب و تمدن میں شامل ہونا تو برا ہے۔
 اور یہی لکھا ہے کہ انہوں نے (العیاذ باللہ)

۱۔ مستحکم یہ لکھا ہے کہ حدیث آتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

اللہم انی استلمت من کل احد اشرفیائی میں تو ہر قسم کے بدنامی کا
 غور و خوض نہ کرو بلکہ واضح ہو کہ انہوں میں سے کئی ایسے تہذیب و تمدن میں
 من کل احد اشرفیائی ہیں کہ انہوں نے حدیث کی رو سے بدنامی کا
 میں سے کئی ایسے تہذیب و تمدن میں ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر جہاں حدیث برائی ہو وہی کے
 لکھنے صرف اشرفیائی کے پاس ہی ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی
 ان ہی قزوین خدا تعالیٰ میں حدیث برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کا مطالبہ
 سوال کرنے کے ہیں لہذا ان کے ہر جہاں پر سوال کیا گیا ہے کہ

اس حدیث کے نام نہ لے کر ہی اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں لکھتے
 ہیں کہ اگر انہوں نے کہتے ہیں کہ حدیث برائی ہے اور انہوں نے کہتے

اس حدیث کو بخاری کی شرط پہنچا گیا ہے۔

اگرچہ اب اسناد بخاری کے ساتھ میں نہیں لیکن اس کا مسلم یا مشافہ میں
 اس کی روایت موجود ہے امام ابو نعیم کو ثقہ کہتے تھے اور اس کی جگہ
 ثقاہت میں لکھتے ہیں (تہذیب الکرام) اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے
 لکھتے ہیں (تہذیب مشافہ)

۷۔ ترمذی نے مشکوٰۃ اور توفیق علیہ مشکوٰۃ انسانی یا مشافہ میں با حوالہ لکھا
 مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ اور تہذیب لکھا میں حدیث ہے اس کی علی شرط مسلم
 تصحیح پر امام حاکم اور مشکوٰۃ نے تصحیح میں اور حاکم نے تصحیح میں
 لکھتے ہیں کہ اسناد صحیحہ و جادہ و ثقہ و ثقاہت و ابن کثیر نے مشکوٰۃ
 جناب مولانا شمس الدین علی قاسم حضرت اندراج مطہر علی بی بی
 کرتے تھے حدیث لکھا کرتے تھے۔

۸۔ حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ
 حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ
 حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ
 حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ
 حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ حدیث احمد بن حنبلہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ایضاً اس کی تصحیح میں لکھتے تھے اگر
 متذکرین حدیث کو کم لکھتے تھے اصل تصحیح لکھتے تھے؟

یہ پاس سال بھگت نہ رہیں اس طرحی عرصہ میں تین دن تقاسم کی گئی ہو چکا
 سلسلہ میں آپ کی پریشانی بجا تھی اگر آپ بھارتی ہستہ و آپ کے لئے
 مل چکے ہوتے تو پھر یہ پریشانی ہرگز نہ ہوتی زندگی کے آخری عرصہ میں
 بھی آپ کے اہل خانہ کے خرچ کے سلسلہ میں پریشانی اُنحال کہ انکم
 تان بیرونی سے دستہ خاص ملک، آپ کے خاکی ضرورت کے لئے لاہور
 میں صاحبہ شش (تیس سالہ) بڑا حوالہ لے تھے اور پتی اور ہے کی زندگی
 بیرونی کے پاس بہن ملتی تھی (بھاری بارش) بھاپ کی حفاظت بعد
 حضرت پرورش کے چھڑتی تھی (دوسرا اکثر شش) کیا بھارتی اور بھارتی
 کے ملک کا ہی حال بڑا ہے، انھیں بھی تو خیال کریں۔
 ہم سب دوست اس احادیث پر کھٹا کرتے ہیں دیکھتے کھاتے
 اپنی گتہ عدلیہ۔

باب چہارم

حساب معلوم ہوتا ہے کہ ہر مہرینی غلاف کے اندر دو سنگدراہ
 بھی لکھیں تاکہ غلط فہمی نہ رہے۔

ان حضرات نے اپنے اہل عقیدہ کے ساتھ ساتھ یہ ترکی کریم
 اداویہ کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں تاکہ کم کر کشش کی وجہ سے ہر چھ ترکی
 کریم کی آگاہی ہو سکے۔ اہل اور ان حضرات کے عبادات پر بھی کوئی
 پہلا عادیہ کے ساتھ ساتھ عبادات نہیں لگے۔ ان کے ساتھ ساتھ عبادت
 ۱۔ ان کے تالی ترکی کریم میں ہر شاعر لکھتا ہے۔

الذین یحفظون الذی یحفظون	یعنی ہر مہرینی کے ساتھ ہی ہر مہرینی
الذین یحفظون الذی یحفظون	کہ میں کو کھانا پاتے ہی اپنے نزدیک
الذین یحفظون الذی یحفظون	تو بہت عداوت میں ہوں کہ کھانا
الذین یحفظون الذی یحفظون	چراغی کا کھانا ہے کہ ان کے
الذین یحفظون الذی یحفظون	ان کے ساتھ ساتھ عبادت

اگر انصاف علیٰ طورِ عینِ کادرِ کرم کو ملے مگر میں مظلوم ہوں تو اس کا کیا فائدہ
 دیا جائیگا جتنا دوسرا آیت کے اس کا ثبوت جتنا جیسے کہ لڑتی لڑائی کا نظم
 باطن ہے تو مظلوم نے کلمہ حقِ طبع میں دیکھ کر انہیں جتنا کہ اپنے دوجہ کیوں
 حرا کوئی جو مظلوم نے آپ کے مظلوم کے چند کلک کو میں تو مظلوم کو
 اور تکالیف کا مظلوم ہی نہیں بلکہ جو مظلوم کی یہ کہ مذکورہ آیت الہی کا
 سہو میں کیا چند اس سے مزید تعارض کا دم آتا ہے اندازہ طلب
 اور مظلوم کی مظلومیت کا قابلِ قبول ہے۔

مزائف اور پادینہ کے توہم شدہ کے سلسلہ میں یہی ماضی قلمی
 اور شور و گمان ہے وہ کہتے ہیں کہ۔

”کیونکہ یہ ایک حدیثِ معلومہ و مستدام ہے کہ اگر آپ نے شہر کو دیکھا
 تھا کہ شہر کے کلمہ دیکھا ہے کہ اگر آپ نے شہر کو دیکھا
 تازہ ہوئی تو ہنسنے لگے“

مگر ان کا یہ نظریہ ناہمالانہ ہے کہ اس لیے کہ اگر آپ نے شہر کو دیکھا
 نہیں فرمایا تھا تو پھر کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے
 ساتھ ہی یہ کہہ رہی ہے؟ اور یہی کہہ رہی ہے؟ بلاشبہ یہ آپ کی ایک اجتہادی
 تفسیر نہیں بلکہ صریح ماضی سے ملنے والی ہے اور یہی کہہ رہی ہے
 مستند پر قہر ہر کوئی طرف کا ہے مگر توہم کی نسبت آپ کی طرف کی

. یعنی چون یہ نوافل تو سجدہ کی مانند ہر وقت کی گزرتی ہیں کھانا ہے کہ اگر
 شہر کو اپنے سے مقررہ ایذا تو سجدہ کی قسمی کو حرام سمجھتا ہے آپ کی طرف
 گناہ کیوں اور وہ بھی کفر کی نسبت کا دہم آتی ہے۔ کیونکہ کتب معتبری
 میں لکھا ہے کہ سجدہ کو حرام کہنا کفر ہے (المصنف ص ۱۸۱) لیکن یہ نوافل
 غلو کی انتہائی انتہائی درجہ میں منقسم ہے (الوہدایۃ ص ۱۵۵) ہر وقت
 جو چیز کتب معتقدہ میں بھی ہے وہ دافعی ٹیک ہے کہ سجدہ کو حرام
 سمجھنا اور بالکس کفر ہے مگر یہ نہ سنا نہیں ہے۔ آخر قاریوں کو انہوں
 فقہاء و علماء کی تصریح سے کتب فقہ میں مستقل باب موجود ہے کہ کائنات
 شخص بقصد طش و فحش و زانی و زانیہ کو حرام کہے۔ یا کائنات سے کچھ کچھ
 کو حرام کہے تو اس پر کلام اور طلاق و طہر کے احکام تو جاری ہیں
 مگر وہ کارزد ہونگے۔ کیونکہ اس سے اس میں حدیج کو سدا دی دینا کہ بعض
 ہی حرام سمجھتا ہے اور کچھ نہیں سمجھتا کہ دافعی فی النسب یہ چیز حرام ہے
 لکن ہے بلکہ اس سے کچھ نہیں سمجھتا کہ حرام سمجھتا ہے جو میں اور کچھ
 میں ہاں ہے۔ حدیثوں میں بلا فرق ہے وہی وجہ ہے کہ شرعی حکم
 کہ کفریہ دفعہ کثرت سے کثرت سے کثرت سے کثرت سے اس کا کلام دلائے
 کا حکم دیا اور اس میں کون بھی اور قسم سے تعبیر فرمایا ہے۔
 کائنات خود بزرگ کریم میں درخت و اماورث میں اس کا کلام پتھر کا

الہوق تیرا ہے نہ اپنے حاکم کا یہی کثیر ہے اس کی تکلف و عاریت کا ہونا
کر رکھتے ہیں کہ۔

والصبر ان ذلک کلہ فی قلوبہم۔ صبر با صبر چکا ہے کہ شہد کا دم
المسل و تقصیر و شہد۔ کو با صبر و صبر کا دل ہے۔

باقی آیت میں نہیں اور تیرم کی ہر نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف کی گئی ہے تو اس کو صحیح عمل ہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلتا
حسرت کو یہاں کیا ہے جو یہ کہ ہم تیرے ہی با والد و ماں کے گناہ ہیں
وہاں ہی ملاحظہ فرمائیں یا طوہ کی ضرورت نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گناہ گناہ تیرے ہی صاحب انعام ہیں وہی
لڑا ہے چنانچہ ہدایت آئی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کالی
حضرت پر لڑے سے نکل کر گئے کا ادا کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو جب اطلاع ہوئی تو آپ نے ایک مبلغ خطبہ ادا فرمایا میں میں یہ خطبہ
بھی قابل قرار ہے۔

عافی نسبت و احترام و ملاقات۔ یعنی اس کا شہر میں تھا کہ تمام اس کا گم ہو
مرا اس کا گم ہو۔ عافی نسبت و احترام و ملاقات۔ یعنی اس کا شہر میں تھا کہ تمام اس کا گم ہو
ہست و ست و ست و ست و ست۔ اس کی اپنی اس کا گم ہو۔ عافی نسبت و احترام و ملاقات۔ یعنی اس کا شہر میں تھا کہ تمام اس کا گم ہو
ایضا۔ (پہلی و آخری و اول و آخر)۔ گناہ میں ہر گناہ۔

حضرت شاہ عبدالقادر قادریؒ اس سوجھ بوجھ کا شرعی میں لکھتے ہیں
 مکتبہ میں جو نسخہ لکھا تھا وہ حلال ہے کیونکہ وہ عام میں ہو گا۔
 عین اللہ و خیر اللہ و سچ اللہ و اللہ عزوجل کا نام لکھنا حلال ہے۔
 اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات واضح کر دی
 کہ اگرچہ شرعی اور فاضل حضرت پر بھی کمال کا احترام ہے لیکن حلال ہے کہ عام میں
 جگہ حلال ہے۔ اس حلال میں جو نسخہ لکھا ہے وہ عام میں ہو گا۔
 کیونکہ یہ میرے غیب میں رہا ہے جس میں بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 عطا ہے اس لیے اس کو میں بیزاری سے لکھ رہا ہوں۔ انا اللہ ورجو اللہ
 ہے بھی میرے پریشان ہو گا اس لیے میں اس کو پسند نہیں کرتا کیونکہ یہ
 اللہ جل کی بات ہے کہ یہ لکھا ہوا ہے۔ بلکہ ایک ثابت ہے تو اس کے لکھنے کا
 امر ہے کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال کو ایسی جگہ میں لکھ رہا ہوں
 کہ لائق شکر ہے (نہاری پراکاش)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام میں اللہ جل کی عظمت کا نام
 کہہ کر اللہ جل عزوجل کا نام لکھا ہے۔ یہ بھی اللہ جل کی
 کو حلال اور عام کے لیے لکھا ہے۔ میری طرف سے لکھنے میں لکھ رہا ہوں
 وہی چیز حلال ہے کہ جو اللہ جل کے لیے لکھی گئی ہے۔ کتاب (اللہ جل)
 کی ہے اور وہی چیز عام کی ہے جو اللہ جل کے عام کے لیے لکھی گئی ہے۔

اور نہ کچھ بہتی حال ہے جس طرح ہوا زشتوں یا حضرت غلامی اور کچھ
 اور سے کسی چیز کا پسند نہ ہوتا ہے بلکہ اس کی شکل بڑا عیب نہیں ہے۔

صاحب نور و بہت سنگ کا بیکٹا کلاس میں کہاں موجود ہے کہ کچھ
 حلال و حرام کا اختیار نہیں یا میں حلال کو حرام نہیں کر سکتا الا قرین کا
 صریح اور کچھ احادیث اور حلال کی تعلیم کسکشی نظر لا جاوے ہوا ہے
 اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ فقیر نے فقیر احادیث کے مطالعہ سے یہاں
 تک سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ مولائے کائنات حضرت علی کریم اللہ وجہ العوالم
 کے لئے حضرت ہر شیخ سے کلام صنوع تھا تو رنگ نور و بہت قرین
 میں نما فقیر اور مولائی فقیر اور بہت ہے۔ فقیر میں کلاس اس نظریہ کے
 اصل مخالف ہیں اور حدیث کے ظاہری الفاظ میں اس کے نزدیک نہیں
 ہیں نہ پچاسام لفظی قرین ہوتے ہی کہ نہ۔

قالوا مقداد علیہ صلی اللہ علیہ	فقیر نے کہا ہے کہ حضرت علی
وسلمو یا اباجہ کلام بنتی میں	علیہ السلام نے آیت انکرم عنکم
لعنہ بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اے خدا کے رسولوں کی بات نہ کر
لست انکرم عنکم حلفاً الا	علی کے چاہا میں کہتی حضرت میں نے
(وہو سلم یا منک)	سے کلام حلال ہے۔

پھر کہے گا ہے کہ میں من اللہ کلام کی دو خصوصیتیں خود اس

حدیث میں پہلی کی گئی ہیں۔ قول یہ کہ حضرت فاطمہؑ کی بیوی حضرت علیؑ
 اشیر علیہ السلام کی لایحیت کا سوجھ بوجھ اس لیے کہچکا متح کو یہ یاد آنا کہ
 حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کی فتنہ میں مبتلا نہ ہوں دوم یہ کہ حضرت
 فاطمہؑ کی غیرت کی وجہ سے فتنہ کا خوف تھا اس لیے متح فرمایا۔ ہاں
 اس کے خلاف قول کو امام نوویؒ نے قیل کے لفظ سے نقل کر کے
 اس کا ضعف واضح کیا ہے وہ یہ کہ آپؐ امیر اہل کی طرف اشارہ ہو گئے
 ایسا واضح ہے کہ حضرت فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کی ایک فتنہ خارج میں متح
 نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ہوا ہے کہ جو صاحب نور ہوا ایک مجلس میں اور
 دلائل کا ہی بیان کیا ہے مگر حدیث میں انصاف سے نقل کر چھوڑ کر کہ
 قیل کے معنی یہ قول کو لیتا ہے اور وہ بھی مخالف کے تسلیم پر اس میں
 انصاف سے قطعیہ ہو رہی ہیں۔ ہاں نور ہدایت مشکائے الہیہ میں اس پر
 کو یہ طلب ہے کہ اشیر تو اہل کے مقابلہ میں اس کے برابر محال کم کو میں
 تبدیل نہیں کر سکتا لہذا اس کا احتمال ہے وہ امام نوویؒ نے یہ قول کے
 ساتھ اس کو قدس سے وضاحت پیش کیا ہے مگر اس سے فرقی کا نصف
 کو ایک جبکہ کا فائدہ بھی نہیں ہو سکتا اس لیے کہ جب علیؑ فاطمہؑ اور
 براس میں مداخلت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اشیر تو اہل کے آپ کو محال و
 تمام کرنے کا منصب علیؑ ہی نہیں کیا اور جو چیز خدا تعالیٰ کے تمام کی ہے

اگر ہاشم بن علی اور مجروح بھی شہید کیے گئے
 میں اس امر کی کوتاہی تصور کیا کرتا تھا

حزبِ نور پر ایمت کی ذیلی علمی خیانت

حزبِ نور کے ایک علمی حلقہ کا یہ خواہش ہوئی تھی کہ یہ غیر مسلموں کا
 پیش کر دیا جائے کہ:

ہم خود رسول اللہ کا حلقہ تھے۔ یہ شک ہے کہ رسول پاک نے حرام
 والہوں کو انکار کیا ہے۔ کیا وہ اس چیز کی طرح ہے جو
 (وہ حلالیت ملے) (ہر شے حلال کیا جائے)

اس حلقہ کا ابتدائی مقصد ہی ہے اس کی تشریح ہوتی ہے
 اس کو شہرہ دار کہہ کر سمجھ گئے ہیں انہوں نے حدیث سے اس خیانت پر اس
 حدیث کا ابتدائی مقصد یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 کا کہہ کر نہ فرمایا کہ:

اگر اچھے آدمیوں نے قرآن و حدیث پروردگار کی کوئی بھی عیب کیا ہے
 وہ (حدیث پروردگار) ملے۔ اس کے ساتھ اس کی عمل درآمد
 و مشکل ہو جائے

وہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ میں
 حلال و حرام سب پر بھی کیا گیا ہے چنانچہ میں اس کی عمل درآمد

تو نے میری وار پختہ تو غنہ کٹر کا جملہ اشرافیٰ نے کیوں ایشاد فرمایا ہوگی
 انکار اس کے اہل استیصال کو ایک بتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ان
 اشرافیہ سے اس کا تعلق ہوتا ہے آپ ہندو جی کی اشرافیہ کو وہ اشرافیہ
 جو غالب محمد رسول اشرافیہ اشرافیہ کہہ دے علم نے اس آیت کی تعبیری
 ایشاد فرمائی ہے۔

منا غیبیکہ حقائق تجلی و ما انکم
 بہ و انصلا اما استطقتو
 جس چیز سے آپ میں اس کی تک
 جانا کہ میں ہی ہوں اس میں اس کی تک
 کو ان کی اپنی استطاعت کے مطابق۔

اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

انصلا اما امرم ہوا انصلا اما
 غیبہ منہ منہ و ہوا انصلا
 اور ان کی چیز کو ان میں امر کیا گیا ہے
 اور ان کی جہاز میں چیز سے ان میں
 گئی ہے۔

اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

ذہنی مائز کثرت و انصلا اما
 کان تو کثرت و انصلا اما
 علی انصلا اما انصلا اما
 غنہ و انصلا اما انصلا اما
 یعنی جو سے سوالیہ بحث چلتی ہے وہ
 کہہ کر میں تو ان میں کہہ کر میں
 دیکھ کر میں اس میں کہہ کر میں
 تو ان میں جو سے سوالیہ بحث چلتی ہے وہ

اذا اظهرتكم عن شئ فانتهوا
 سوچیں کہ میں آپ کو اس کے بارے میں بتا رہا ہوں
 (ابن عباسؓ سے منقول حدیث) ^{مشافہ}
 متعلقہ لفظ طاعتی کے بارے میں ہے جو کہ
 نہیں منع کہیں تو اس سے شک ہوگا۔

یہ حدیث سن کر ائمہ کرام نے فرمایا کہ ہم نے اس حدیث کو
 حفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ کسی میں ان امور کو کہہ دینا اور ان کے بارے میں
 میں خاتمہ اور کسی میں ختم ہونا اور کسی میں ختم ہونا اور کسی کے حفاظ
 میں ان امور کے بارے میں امر اور نہی کو ایک دوسرے کے مقابلے میں کیا گیا ہے
 اور پھر امر میں نہی اور نہی میں امر کا حکم دیا گیا ہے اور حفاظت کی تہ
 لگائی گئی ہے اور نہی میں انتخاب اور نہی کا حکم دیا گیا ہے۔

فرض میں اصلیت حفاظت پر اگر کسی نے منع کر لیا ہے اور نہی
 مروی ہے کہ اگر نہی میں اصلیت حفاظت پر اگر کسی نے منع کر لیا ہے اور نہی
 حفاظت پر مروی ہے کہ اگر نہی میں اصلیت حفاظت پر اگر کسی نے منع کر لیا ہے اور نہی

یہی اصلیت ہے ان کے لئے
 امر و نہی کے لئے اصلیت
 ان کے لئے اصلیت ہے ان کے لئے
 و مستند ہے ان کے لئے
 اس سے منع ہی کیا ہے۔

حضرت اخضر علی رضی اللہ عنہ کا یہ کہ تم کا منصب اس دور میں بڑا اہم تھا اور اس کی ایک بھی سی دوسرے جیسے نہ ملے گی۔ مسئلہ ۱۶ میں حدیث آتی ہے کہ آپؐ فرمایا کہ جب میں تمہیں مہاجرین کا حکم کروں تو اس کو تم پر عمل کیا کرو۔ آگے اشارہ فرماتا ہے۔ یعنی مہاجرین کے کاموں کو ان کا تم پر لکھا ہوا ہے۔

تو اس آئینہ صاف طور پر معلوم ہوا کہ آپ کے برادر میری نسبت کو
بہت سے ہیں ان کو کنا چاہیے مگر میں کوئی سے نہ کہ جان سے کنا
چاہیے اس آئینہ پر چرخ کا بیاض منہ کنا ہرگز نہیں جیسا کہ بعض لوگ
قرۃ برقع سے سمجھا ہے نیز اس آئینہ پر وہاں کچھ شاعر ہیں جیسا
ناتھیں نے سمجھا ہے جو اصل اصل ہے کہ یہی اور رسول کا منصب
تسلیم احکام ہے کہ جسے ذکر تحلیل و نفیہ کا مقام حاصل کر کے شاعر ہونا
محکم قرین ہے **يَا أَيُّهَا الرِّسَالُ مَلَأْنَا أُخْرَىٰ رِثَاكَ الْوَلَدَةَ**۔ ہاں
ملائی طور پر شاعر کا اطلاق کلی نزاع نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ
مگر اس سے فرق مخالف کو کوئی فائدہ نہیں ہے کہ الایضی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنی دلیان کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے مومنو! تم لوگوں سے جدا کرو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔
اگے اشارہ کرتا ہے۔

وَلَا يَخْشَى الْفِتْنَةَ سَلَامًا ۝ (سورہ یوسف: ۲۹)
 اِس آیت سے بھی فریقِ مخالف نے استفادہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 کو فتنہ کی فکر نہ تھی۔

جواب :- اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی فتنہ کی فکر نہ تھی۔
 سنی اور اہل حق کی طرف سے جو فتنے اُٹھائے گئے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ ان
 سے رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔
 ۳۔ اِس آیت کا اصل مطلب یہ ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ ۖ فَتَقُولُوا مَاذَا كَلَّمَ اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ (سورہ اِنشراح: ۲۵)
 اِس آیت سے بھی مخالفین استفادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
 کو فتنہ کی فکر نہ تھی۔

جواب :- اس آیت سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 کو فتنہ کی فکر نہ تھی۔

جواب :- اس آیت سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 کو فتنہ کی فکر نہ تھی۔

کے حالات مدد کر گئے تو ان منافقین کو چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور دین حق میں صحیح طور پر داخل ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے برخلاف اس کے اسلام خلاف پیش قدمیاں شروع کر دیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا اسلام خلاف انہوں نے ایسا ہی کیجئے تاکہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بددین بنائے اور اللہ تعالیٰ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددین بنائے ہیں؟

صحیح بخاری کی ایک روایت اس امر کی تشریح کرتی ہے کہ غی کونہ کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بعض ظاہری سبب کی بنا پر ہے۔ چنانچہ آپ کے غیاب کی غیبت ظاہری کی بعض زمرہ ان افسانہ کو لاترانا کہے اس مرتبہ پر آپ کے من سے یہاں خطاب فرمایا کہ۔

یا معشر الانصار! انا جدم	انصار! کہنگو! میں غائب ہوں
مُكَلِّمًا لِّكُمْ اَوْ كَرِهًا	یہ تمہارا دوست ہے یا دشمن
مَعْرِضًا لِّكُمْ اَوْ كَرِهًا	یہ تمہاری خدمت ہے یا دشمنی
فَاَعْلَمُوْا اِنَّهُ رَیُّ (المنہ)	لے میری جو ہے تمہارے دین میں غیبت
(بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)	یہ تمہاری خدمت ہے یا دشمنی

وہ غائب نہیں ہوئے کہہ دیا۔

یہ صحیح روایت اس امر کی تشریح کرتی ہے کہ آپ ان لوگوں کی غیبت کا

سہارا دے دیا۔ تبھی اس میں کسی سلطان کو اختلاف ہو سکتا ہے؟
 چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابی کبیر تحریر فرماتے ہیں کہ
 ایں دو کلاموں میں اختلاف ہے۔ میں جناب مولانا شریعتی اور مولانا محمد
 امان الحسنی کے ساتھ ہوں۔ ان کے ان دو کلاموں میں اختلاف ہے کہ
 یہ تفسیر ہے اور
 تفسیر کا مطلب ہے
 بہتر ہے کہ اس کی بات تو کوئی کرے۔

یعنی آپ کو تو کوئی قصور اور جیب نہیں اگر کوئی ہے تو مولوی ہے
 کہ آپ کی یہ کتاب شریعتی نے ہی کوئی کر دیا ہے اس کو کوئی حق دین
 اور قصور کیا پھر کیا ہے؟ اسی کتاب کے قصور ہی کوئی نہیں دینی تھی
 جس کی وجہ سے اس میں حافظ ابی کبیر تحریر فرماتے ہیں کہ۔

یہ دو کلاموں میں اختلاف ہے اور یہ کتاب کا حقیقی دار ہے
 (۱۰۰۰)

اس آیت کا یہ کتاب ہے کہ جناب مولانا شریعتی اور مولانا محمد
 امان الحسنی کے ساتھ ہوں۔ ان کے ان دو کلاموں میں اختلاف ہے کہ
 یہ تفسیر ہے اور
 تفسیر کا مطلب ہے
 بہتر ہے کہ اس کی بات تو کوئی کرے۔

وہ بھی تو گفتگو و بحث پر دلالت ہے
وہی فلسفہ ہے

ہی ہمارے کچھ ہیں کہ ہم بعض کو سنتے ہیں
اور بعض کو نہیں سنا کرتے۔

موج مطلب چھوٹا جو بچہ کو دیر اور افسانہ کی دلی چھوٹو تھا۔
اس کے سولوں میں بڑی فرق کرتے ہیں کہ شہادۂ افسانہ کے حکم کو
بڑی خود کو قبول کرتے ہیں اور ان پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس کے سولوں کے
حکم کو نہیں تسلیم کرتے اور اسی طرح بعض انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض
انکار کرتے ہیں اور آخر چھوٹوں کو جواب دیتے ہیں کہ۔

اس کو جیسا کہ تیرے میں اللہ تعالیٰ نے ایسا دل چاہا ہے
 کہ وہیں قرآن مجید کے احکام و سولوں کو بغیر کسی تفسیر کے
 واسطے فتویٰ فرما دے اور اگر لکھا تو شراب و اس کے سوا
 وہیں کو سب پر پت کے لئے کمال چھٹا اللہ تعالیٰ نے
 اس کے واسطے سزا سخت فرمائی اور فرجی نہ کہ ہے وہاں کو
 یہاں رہو نے سے سزا۔ اور یہ ظلم و ستم اس حد تک کہ ان کو
 نہ کہ لکھا ہے۔

آپ کا جواب دیکھ کر

ظفر اللغات و الحروف و الحروف و الحروف
و الحروف و الحروف و الحروف و الحروف

تو کیا اس قدر اطمینان ہے کہ ماضی اور ماضی فریقہ پر کسی کی نگاہ نہ ہو
 بعض اشخاص تو یہ کہتا ہیں یہ لوگ اور کچھ نہیں بلکہ کسی کچھ نہیں کہ
 اس کی وجہ سے ان کی نگاہ پر ماضی کا نام نہ آتا بلکہ ان کی نگاہ پر ماضی

جس طرح ان سب کی نگاہ میں ہے سو وہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 اس کے ساتھ ساتھ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 بلکہ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 یہ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں

مستحق کے ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 آپ کے ساتھ ساتھ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں

تو ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 یہ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 یہ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں

فرقہ کا نام ہے کہ اس میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 ایک ہی ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں
 جواب: یہ ان کی نگاہ میں ہے کہ ان کی نگاہ میں ہے بلکہ کسی کچھ نہیں

خدا ایک ہی ہے یعنی اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اہمیت کو سمجھتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو سمجھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی اہمیت کو سمجھ سکے۔
 چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رضا بدین اخلاص صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے حال میں نہ کہنی اور نہ کپ کی رضا بدین ضالین حال میں نہ کہنی ہے۔

جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول کی رضا کیلئے کسی کی رضا لازم ضروری تھی اسے غور کی چیزوں میں دریک خدا کے رسول کی کسی میں نہ ہو سکتا بلکہ آیت اللہ العظمیٰ کے وسیع خیال و بزرگوں میں نہ ہو سکتا تھا یہ ہوتی تھی اکابر میں اہل اہل ہے۔

إِنَّ الْوَيْلَ لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
 يَوْمَ يَكُونُ الْأَمْرُ الْأَكْبَرُ
 إِنَّهُمْ فِيهَا لَكَاظِمُونَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

یعنی اے اللہ تعالیٰ کہ جس کا ایک مسلمان کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ خدا کا اتنا ہے کہ حضرت صاحب کو تمام اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر ایک کی حق تو خدا کا ہے کیا فرق رہا؟ (اللہ تعالیٰ کے مقیاس غنیمت ملک وغیرہ)

لے دیکھو حکام انکار کے خدا کی حق نہ ہو سکتا اور نہ

فریق مخالف کے بعض مولوی صاحبوں میں ایک جگہ بعد قرآن کریم کی آیت
پڑھ کر اپنی مغربی اور کبریٰ جگہ ختم کیا کرتے ہیں :-

مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ فَهُوَ كَلْبٌ ۚ يَكُونُ عَلَىٰ عِلْقَةِ امْرَأَتِهِ إِلَىٰ امْرِئِهَا
مَتًى تَلِدُ ۚ كَلْبٌ ذُو نَبَاتٍ ۚ كَلْبٌ ۚ

فریق مخالف کا یہ طبقہ کہتا ہے کہ یہی آیت ثابت ہے کہ جناب مولیٰ
شرعی بشر علیٰ فطرہ رحمہ اللہ خدا کا خلق ہے اور نہ کسی آیت ثابت ہو کہ
اس کے ساتھ میں تمام کائنات پر اور ہر چیز پر خدا کے بقول و اولیٰ آیتیں
ثابت ہیں کہ خداوند مولیٰ کو کسی ہی میں اور جناب مولیٰ بشر علیٰ فطرہ
کا کہ وہ تمام کائنات پر اور ہر چیز پر قادر ہے (اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ هَذِهِ اَمْرَاتُ)

جناب اول :- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کونسا قرآن
کے سول ہیں اس کے بعد کہ ہر کام خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کے بقول سے
کے خدا پر کہ خداوند کے حکم پر اپنے خداوند کے مطابق حضرت
محمد کا آیت ہے اس بات کی ہیبت کی کہ نام خدا میں شمار کیا گئے
میں کہیں گے تو گریبا جنوں کے واسطے جناب مولیٰ بشر علیٰ فطرہ
آپ کو تمام شرفوں کے نواز اور تسلیم کیا انہوں نے خدا تعالیٰ سے یہی
کہ اور شرفوں کے دست اندار ہے اور اپنے میں ہی کے ساتھ خدا
اس بہت میں بشر علیٰ فطرہ اس کے سول بتائی گئی ہے اور اس کے

تعمانی ایسے گھسے اور ٹپسے متیوہ سے محفوظ رکھے دلیروں ۔

فریق تکالیف نے اپنے ہی بال ملحق پروردگار کی کئی آیات پریشانی کی
ہیں مثلاً علامہ ہذا اور اہل حق مسئلہ اور عقیدہ اس حقیقت مسئلہ اور
نور و لبت مسئلہ و غیرہ اظہار میں ایک سے آجندہ کی بات کی دلیلی نہیں
ہو سکتی اور نہ ان فرق و اسباب کے طور پر ہی مسئلہ اشتباہات اور اشتداد
خاصیت ہوتی ہے ، اور کسی گھبراہٹ کے لیے نہ باوجود اشتباہات
نہیں ہو سکتیں اس لیے ہم نے ان کے جوابات کی حرکت سے غریب
ہی محسوس نہیں کی ۔

ہم نے اختصاراً ان لوگوں کی بات کی اصل آیات کا ترجمہ عرض کر دیا ہے
اور فریق تکالیف کو تسلی بخش یہاں تک بھی عرض کر چکے ہیں ، ہم نے غلط
سے اجتہاد کر کے جو کچھ غلط ہے اس کی کوثر کے احوال نقل نہیں کئے
اس بنا پر ان کی پیش کردہ حاد پریشانی کے جوابات دینا ظاہری
ہوں گے ، انشاء اللہ العزیز ۔

باب پنجم

اس باب میں ہم حدیث نقل کریں گے جو صحیح تھانہ
 جناب مولانا علی دہلوی رحمہ اللہ کے فتاویٰ میں ہے۔
 ہم اس حدیث کو صحیح نقل کریں گے جو صحیح تھانہ
 میں ہے۔

یہی حدیث ہے۔ ہماری کتب میں ہے۔
 جو وہ فرماتے ہیں کہ جناب مولانا علی دہلوی رحمہ اللہ کے فتاویٰ میں ہے۔

سنن ابوداؤد رحمہ اللہ یہ حدیث ہے۔
 فی التہذیب والفتاویٰ رحمہ اللہ
 دانتی علیہ السلام (مکتبہ)
 کتاب میں ہے۔

لہذا مخالف کے فتویٰ ہماری کتب میں ہے۔
 ہمیں یہ بتانا ہے کہ اس حدیث کے متن میں ہے کہ اس فرماتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرقی و مغربی ہر چیز کا اپنے علاحدہ اصول
 کو ہم مل مشرقی و مغربی تقسیم کرنے والے ہیں جس پر کچھ کسی کو حشر نہ آئے
 دیکھا ہے وہ اصول کو ہم مل تقسیم کے علاوہ یہاں قبلی کا اصول مذکور
 نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز میں کائنات و علاحدہ ہے اس کی تقسیم کرنے
 والے اصول کو ہم مل مشرقی و مغربی ہیں۔ اس بلندی پر ایسا ہی معلوم ہوا کہ
 صاحب متنباس کیفیت ملک میں ملک ہے۔

جواب اول :- فرق مخالف ترقی کریم کی کوئی ایسا اس بات پر کہ
 صاحب اصول مشرقی و مغربی تقسیم کرنے والے ہیں۔ کچھ کسی کو حشر نہ آئے
 کرنے کے قلمنا نام و حقیقتاً لازم ہے۔ تقسیم دینی و دینیوں کی کتبیں
 مغربی حدیث سے روکا گیا ہے اس کے بغیر اس کے خلاف اس کے خلاف
 چارویں شکل سے اشارہ ہوا ہے اس کے ساتھ کہوں میں حکما ہوا ہے کہ
 صاحب گریہ کسی کی کہوں نہ ہو ایسا ہی ہے کہ جسے نہ کافی چیز ہے
 شرح مخالف ملک مشرقی و مغربی ملک سے اس کے خلاف مشرقی و مغربی
 حدیثی مشرقی و مغربی ملک میں ملک ہے۔

فقہاء و فرائض کی کہ جس کے خلاف اس کے خلاف مشرقی و مغربی ملک
 صاحب گریہ، حقیقتاً و حقیقتاً اصل میں اس کے خلاف مشرقی و مغربی
 ہے کہ غیر واحد ہے اس کے خلاف اس کے خلاف مشرقی و مغربی ملک ہے۔

نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کسی کو غم کے وقت میں خبر و رسد کا پیش کرنا تو یہ تو ایسا
 چھوڑنا ہے جو بروہی احمد انہیں صاحبہ و بیوی وغیرہ کی تعلیم و تہذیب
 انہماک سے ملنے لگتی ہیں کہ انہماک سے اس کو تعلیم و تہذیب کی تعلیم میں
 انہماک سے اس کو تعلیم و تہذیب میں ہونا چاہیے۔

آپ اگر کسی کو غم کے وقت میں اس کے اس عقیدہ کی تعلیم دے
 دیں تو اس کے لئے جو ہے وہ ایک ہی آیت کا خلاصہ ہے۔ اور
 تعالٰیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ۔

لَا تَسْتَوِي السُّعُفَةُ وَالْجَبَلُ ۚ هُم فِي سَفَهٍ مُّبِينٍ ۚ
 لَا تَسْتَوِي السُّعُفَةُ وَالْجَبَلُ ۚ هُم فِي سَفَهٍ مُّبِينٍ ۚ
 رَبِّهِمْ يَرْجِعُ ۚ

اور تعالٰیٰ نے تعالٰیٰ کی غیور و مستقیم و اگر تو کہو کہ سب ماضی کا
 سینہ اشارہ فرما کر یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہم نے ماضی کی سب بات
 اور غیور کی تعلیم کا اندازہ کیا ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے
 انسانوں اور جناتوں کی تمام خصوصیات اور شک و شبہ اور شک و شبہ اور
 غیور میں انہماک سے اس کو تعلیم و تہذیب میں ہونا چاہیے۔ اور یہ ہے
 یہی کہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے
 کہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے

علی بادہا رہا ایشوبہ الوحش ہوا چٹائی کا تہہ ہے کہ کھنڈا ایشوبہ
 والطیر الدار و ہوا ایشوبہ اسم الغدا شفق کی لگاتار کھینچی چلا رہی ہے
 قالنا کان یوم النبیۃ فقروہا کائنات چمک رہی ہے انیسویں صدی کی
 عل المکفیۃ و زاد مر قسار ہوا چٹائی کا تہہ ہے کہ کھنڈا ایشوبہ
 تسویں دستہ کا کچھ شکار تھوڑی سی شفق کی چمک رہی ہے
 قال فی انکم والسخاویں علی قیامت کی آواز سن رہی ہے کہ کھنڈا ایشوبہ
 شریعہ اسلام مریضہ کی دوا ہے کہ کھنڈا ایشوبہ
 ہر شے کا حاصل ہے کہ کھنڈا ایشوبہ
 لڑنے کا۔

اس سیرنگ موسوم ہوا کہ موزا کی قیاد کا اور دھڑا بس بیڑی ہے : یعنی تبت
 اور شفق ہے اس کی حضرت علیؓ اشر علیہ السلام کے اشارے مطابق خود
 اشارت الٰہی کے الفاظ سے میں گھبرا کر رہا تھا اسی خبروں کی حدیث بخاری اور
 مسلم میں بھی موی ہے (مشکوٰۃ مشکوٰۃ) اسی خبروں کی ایک حدیث
 حضرت ابوہریرہؓ سے بھی موی ہے کہ بعض اہل بیتؓ ہی کا اشر
 علیؓ اشر علیہ السلام کے اشارہ فرمایا۔

ان قد ماتوا متقونہا ایک اشر علیہ السلام کی حدیث سے فقیر
 و مستویں اهل القبا المستم اس کی کسی مستم میں نہیں ملے گی

ان اچالہو وانکر کشت و قیچی کیا سچ میں کہ تو آتے نکستہ کالی جہان
 لاہیارہ (الہیت) ہست و کشت ظاہر و باطن کشت اشر قیالی نہ پلٹ
 یو کشت والی حکام ان جہن میں اس میں ایک ایک جہنم کے لئے نہ
 شرطیہ (شرطیہ)

حضرت دین امیر علی سومینا کہ کشت کو تقسیم کرنے والا صرف اشر
 تعالیٰ ہی ہے حضرت علی اشر علیہ السلام بھی اس میں کچھ دخل نہیں دیا
 کہ چلے گزر دیا ہے کہ کچھ ایک اشری میں کوئی کشت لکھائی تو وہاں
 اللہ وہاں سے جاسا یا اللہ تقسیم اور بدل انداز کے شوق میں ماضی قریب
 کہ لا کشت و قیالی خیر و شر و کشت و کشت اگر اس سے مزید بھی کشتا چلتے
 ہیں تو وہ بھی نہیں سمجھتے کہ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کر دیا
 بلا مدیش کی کیا تقسیم دیاں تو ان سے ہے۔

حضرت عہد اشری سوم و قریب سے بھی کہ حضرت علی اشر علیہ السلام
 نہ اشر علیہ السلام۔

ان کشت و قیالی ہست و کشت و قیالی یہ کشت و قیالی ہے کشت و قیالی
 کہ اشر علیہ السلام ہست و کشت و قیالی خود اشر علیہ السلام ہست و قیالی
 اللہ جہنم اللہ جہنم و قیالی یہ کشت و قیالی ہے کشت و قیالی
 و قیالی و قیالی و قیالی اشر علیہ السلام ہست و قیالی

الان لا یبذل سدا سدا
 شعب الایمان و مشکوٰۃ مشکوٰۃ
 اس کو موت ہوتی چلا اس کو بھی نکال
 چاہیں یہ اس کو موت میں بھی نکال
 وہیں مرنے کا دیکھا ہے جس جگہ اس کو
 موت ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک بہ مشکوٰۃ مشکوٰۃ میں نقل
 سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور سند اس کی بھی اس حدیث کی کسی پر امام حاکم
 نے متذکرہ جہاں متذکرہ مذکور حلقہ میں اس حدیث کی حقیقت اور حقیقت
 آتا ہے اور مشکوٰۃ میں بھی اس کا سید و صاحب شاد نوا کا تحریف کی شرح ہے کہ یہ
 سہو یا غلطی ہے یا مدح یا مذمہ کی ہے کہ اس کی شرح ہے کہ یہ سہو یا غلطی ہے
 تھا اسے وہ بھی نقل نہیں کیا ہے اس طرح اس سلفیہ تفسیر کے یہی الحاق ہی
 تفسیر کے حقیقت میں اس تحریف علی شرطیہ علم کے صدق کی تفسیر کو اس قدر اس کے
 درجہ کا ہے الحاق کی تفسیر کے بعد اور تفسیر اس کا ہے اس کے
 اس کی یہی تفسیر کی ہے کہ اس کا سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر
 ہی ہے وہ اس میں اس کا سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر
 سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر
 اور اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر
 اس کو اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر اس کے سلفیہ تفسیر

یہ سب کچھ دیکھا نہیں ہے۔

گھر چلے میں اہل میں دعا کی ہے تو میں

اس کے پاس ہے محتاج اس کا لے کر

اس سے بہت کم ہوش نظر رکھ کر حضرت امیر مدار کی سامانی صیغہ کا

مطلب سامانی سے کہہ میں کہتا چکر میں کے حسن اشرافان جہوں کا

امداد فرماتا ہے اس کو میں کی تھا بہت اور کہہ دیتا ہے میرا کہہ کر کامیاب

ان کا سر کو میں کہتا ہوں کہ ان کا ہے در میں غنیمت کا ہے کہ ہمارے

حق میں نہ کہہ دیتا، لیکن قرآنی دستور و فیوض ان کا ہے کہ غریب

کے حق میں نہ کہہ دیتا، لیکن ان کا ہے کہ ہمارے اور غنیمت کے حق میں ان کا

حکم آتا ہے اور ہمارے ہمارے حق میں ان کا ہے کہ ان کا ہے، غاوت کے حق میں

ان کا ہے کہ ہمارے حق میں ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

کے لیے ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے کہ ان کا ہے

نہ سمجھا کہ نور جاوید والے کو قلعہ فہم جہاں دریا بگھٹے تو جاوید تمام
اسی طرح مرقعات کا حوالہ بھی پہلا مرتبہ ہے نہ کہ ان کا۔ ملاحظہ فرمائیے
مشکوٰۃ بجا مشافہہ وغیرہ

جواب دوم۔ اگر کسی کو قسم ہے حدیث باب العظماء باب الخیرۃ
وغیرہ میں بھی کہ کسی نہایت گریہ سے کہ غنیمت اور نور وغیرہ حق ہے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم میں کوئی شک نہیں کہ غنیمت کی غنیمت میں کیا ہے
اللہ تعالیٰ کے علم کے سرور سے ہر وقت ہر وقت ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت
نور الدین نے بھی یہاں حضرت علی اللہ علیہ السلام کے علم سے عرض کیا کہ اگر
طائفہ نفع ہر ایک لکھ کو فلاح و سعادت کا نور ہے یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے لایا یا اگر خدا تعالیٰ اس کی ہدایت دے تو
پھر یہ کیا کر سکتا ہوں؟ بلا حصار جواب: ”وہو علی حدیث لکھی ہو
منی میں کہتے ہیں چنانچہ جناب قطب الدین علی بن ابی طالب نے
فرماتے ہیں لکھتے ہیں۔

یعنی میں حدیث وغیرہ بیان کرتا ہوں لکھ اور نکل اور اس
پر توجہ جناب دینی تعالیٰ ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیے
طبرانی میں یہ حدیث مرقعاً منسوب ہے میرزا یونس صاحب نے مرقعاً

حدیث میں قاسم سے ہر چیز کی تفسیر کرنے والا مروی نہیں ہے بلکہ اہل
نہایت علم اور احکام و دیوبند کی تفسیر کر رہا ہے۔

اس حدیث سے مراد یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تو علم و دیوبند کی تفسیر فرماتے ہیں اس پر اہل دیوبند کی توفیق تھی، اللہ تعالیٰ کو
منظور رہتا ہے کہ جسے دیتا ہے وہ اس حدیث میں تفسیر انسانی کا ذکر ہے
اور تفسیر انسانی کا ہرگز ان کی حد و راسخ حدیث کا فیضان نہیں ہو سکتا
ہے بلکہ انسانی اور دینی تفسیر کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جس میں ہی
ہر سری نہایت قدرت کی کوئی دلیل نہیں اور یہ خدا تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ
میں کو چاہے جسے میں سے چاہے میں نے کیونکہ اُولَئِی السَّعَادَةِ مَن
فَعَلَ اَوْءَامَةً سَمِعَ السَّلَامَ وَفَعَلَ اَوْءَامَةً سَمِعَ السَّلَامَ اُولَئِی السَّعَادَةِ
وَالَّذِیْ فَعَلَ اَوْءَامَةً سَمِعَ السَّلَامَ اُولَئِی السَّعَادَةِ اُولَئِی السَّعَادَةِ
نہاں کہہ سکتے ہیں۔

توقف نور جاوید کا یہ جیسا سوز و گداز بھی غافل کی کہ۔

مگر یہ وہی ہے کہ حقیقتاً کائنات میں آپ کا نام اعلیٰ ہی

اس پر خود حدیث شریف ہے۔ (مستطاب)

کونسی حدیث؟ اہل غافل ہے؟ اس کے اس میں تمام اہل کا ذکر

کے چکر ہے یہاں اس درجہ کوئی

جواب معلوم ہے۔ یہ ثابت شدہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے احکام کے مختلف اور پابند فرماتے تھے۔ وہ یہ بھی کہ جب آپ اپنے آپ پر شہداء و علم کر دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ کی قیامت سے تعبیر تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کسی حکم اور قانون کو پابند نہیں کرتا۔ اَللّٰهُ لَا يَخَافُ عَذَابَ الْعَذَابِ۔

لیکن گزارش ہے کہ جناب اس بدعتیہ کے بموجب ہر چیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علم تقسیم کرتے ہیں تو کیا آپ پابند فرماتے ہیں کہ شریعت جو شاندار ہے، انکار نہ کیا کی تاہم وہاں ہر شے کی تقسیم کرتے ہیں یعنی شریعت کو شریعت تقسیم کر کے بیٹھتی ہیں۔ جس کے بموجب اللہ تعالیٰ میں ایمان اور چسپی کو ایمان اور چسپی میں بیٹھتی ہیں اور کمالوں پر تو آپ کے اہل خانہ و سر میں بیٹھ کر کمال کے تمام اور شریعتی آپ نے تقسیم کر کے غیر سوں کے حوالے کر دینے تمام سعادتی کر کے دیں۔ کہ مسافروں کی ہر بیویاں و خیمیں اور بیویاں بھی آپ نے تقسیم کر کے کھوں اور ڈالوں کے حوالے کر دیں۔ والی خانہ باغیچے کے تمام خیموں کے بموجب پوشیدگی میں سے بھی زیادہ مسافروں پر ظلم و ستم کیا۔ انھوں نے انھوں میں سے وہ اللہ تعالیٰ خود و اللہ تعالیٰ کے کمال کے لئے اَللّٰهُ لَا يَخَافُ

اب کہتا ہے کہ اس ختم کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و کلم کی طرف نسبت کر کے آپ کی تعلیم و ہدایت ہے یا تو اس سے کہ ہے
(یہ کتاب کا پہلا باب) خدائے تعالیٰ ایسے بے خوف بہتوں اور عاشقوں سے
کہا کرتے۔ آمین ۱

اشر تعالیٰ پر نہ کہ کسی قانون اور حکم کا تکلف نہیں مگر اس پر کئی حوا
نہیں ہو سکتا۔ لَا يَسْتَلِمْ عَنَّا اَيُّهَا الْعَلَمُ وَ عَنَّا اَيُّهَا الْعَلَمُ

دوسری حدیث و صحیح تھامی شش میں حضرت ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ وہ چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے کہایت گئے ہیں
تاکہ وہ ان کے ہم اند و جہاں فرما کہ نہ وہ تسلیم نہ کرے کہ نہ اس
لوگوں سے نہ۔ آپا سکتی ہیں اس کی جگہ نہ کیا ہو۔

کئی دوا میں کہ شش میں حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر بھی حضور علیہ السلام کے اختیار میں ہے
یعنی جو کچھ کسی کی تقدیر میں لکھا ہے وہ حضور علیہ السلام نے ہی مقدر کیا
(ابو یوسف خود شش) کہ عَمَلُكَ مَا تَوَلَّى وَ لَا يَأْخُذُكَ

پھر قوت صاحب ہیں ہی فرماتے ہیں کہ اگرچہ تقدیر میں کو حدیث
قدسی بتاتے ہیں لیکن جو وہ خود قدسی ہی اشر تعالیٰ کی طرف نسبت
ہوتی ہے اس حدیث کی کسی سند میں تصریح نہیں آئی، کہ اشر
تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

جواب اول :- تو ان کلم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

وَلَوْ يَكُنُ لَكُم مِّنْ حَرْوٍ مِّثْلُ نَدَايَ الَّذِي دَعَاكُم مِّنَ الْمَوْتِ ۖ لَأَقْبَلْتُمُ الْبَيْعَ بِكُلِّ غُلُوٍّ ۚ

اگر تم کو موت کی آواز کی طرح آواز ملتی تو تم ہر گھٹیا چیز کے عوض بیعت قبول کر لیتے۔

تو ان کلم میں اس آیت کے ساتھ سورہ صافات میں فرمایا کہ ہر کس کی توفیق

مقرر ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی بخشتا ہے۔ اور اس کے بعد سورہ صافات میں فرمایا

وَمَا يَشَاءُ اللَّهُ فَهُوَ لَآتٍ ۚ وَتِلْكَ آيَاتُ الْكُفْرِ الَّتِي تَكْفُرُ بِهَا النَّاسُ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

اور اللہ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور یہ کفر کی آیتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کو

انسانی فہم سے بالاتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی کا سامنا

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو

موسیٰ سے جس کی تصریح پر امام حکم اور قضا نے بھی ممانعت فرمائی ہے۔
 ان کے خلاف یہ قریب ہی واقعہ ہے کہ ان کے خلاف قضا نے حکم دیا کہ ان کے قریب
 پہنچ کر ان کے خلاف قضا نہ کرے۔ یہی حکم ہے کہ ان کے قریب نہ جاسے۔
 مقتدر کی ہے۔

لیکن اس صورت میں صاف طور پر اس کی تصریح موجود ہے کہ جو چیز
 اشتغال سے مقتدر کی ہر غلطی و غلطی سے محال نہیں ہو سکتی۔ مقتدر
 جماعت کے بڑے طلاق سے نہ ہوئی کیا تھا اس حدیث کی کسی حدیث
 اس کی تصریح نہیں کریں اشتغال سے غلطی سے یہ ہے کہ قضا کے خلاف
 چلنے کے نتیجہ اور قضا کا استعمال۔ ع
 یہی حکم ہے کہ مقتدر و موسیٰ نے بھی لکھنا

تیسری حدیث۔ مقتدر جماعت کے لیے امام و قضا کے
 حدیث عقل کی سچا حدیث میں قضا کے لیے اسے قضا کے لیے
 سے روایت کیا گیا ہے کہ اسے قضا کے لیے قضا کے لیے قضا کے لیے
 سے روایت میں نے حال کیجئے اس میں ایک یہ بھی تھا کہ قضا کے لیے قضا کے لیے
 نمازوں کی حفاظت کے لیے اس کے لیے حضرت میں قضا کے لیے قضا کے لیے
 میں جسکا وجہ ہوں شک و گمان سے پہلے قضا کے لیے قضا کے لیے قضا کے لیے
 قضا کے لیے قضا کے لیے قضا کے لیے قضا کے لیے قضا کے لیے قضا کے لیے

ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں پہنچے نائنوں کی تکلیف
 علیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ اس سے پہلے کہ صرف اٹھ نائنوں کا حکم آیا
 اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم کا ثبوت صحیح اختیار تھا اور
 چاہتے فرما رہے تھے۔

جواب اول :- اس حدیث کی سند میں عائد علی ابی و ثقیف کی روایت
 جو اگرچہ بعض محدثین کے نزدیک معتد ہے لیکن امام القزوی ضعیف قرار دے
 تھے کہ وہ کثیر الاضطراب اور کثیر الخلاف تھا یعنی رنگ و رنگ کی مخالفت کو
 تھا۔ اس بنا پر حرمین و قریب میں (مذہب جو مذہب) اور حدیث میں ہر مذہب
 میں کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے (مذہب جو مذہب)۔
 ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ثبوت معتد کے لیے غیر واحد صحیح حدیث
 ہوتی ہے۔ ہاں اگر میں حدیث کی سند میں کلام ہے اور یہی حدیث کی روایت
 تھا کہ میں حدیث میں کلام ہے۔

عبداللہ بن ابی اسحاق کہتا ہے کہ اس حدیث میں کلام ہے کہ یہ حدیث کہ
 القزوی

اس بات میں تمام قاریوں کو ساری نائنوں کی پابندی کا حکم ہے تو
 اس کے خلاف میں غیر واحد صحیح حدیث ہے۔ اس سے جواب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کا ثبوت کرنا لائق ہے اور احادیث

خزانہ کے ساتھ کل بھارت ہے۔ کیونکہ ترکمان تاجریں اسٹاک ہے
 یہ کہ وہ ملکوں کی فتح کرتا ہے۔ انہیں یہ تعلیمات ملتی ہیں کہ انہیں

اس کا کوئی شریک نہ ملتا ہے۔ یہ سنی میں گناہ کی چیز ہے۔
 جواب دوم۔ اس صورت میں یہ کہیں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس
 صحابی کو کسی نامی صاحب کی گئی اور صرف اسے گئی تھیں اور ترکمان
 میں ملوث ہو کر ان کی غریب تکلیفوں کی سزا اور احادیث میں ضروری کی تہذیب
 کے بعد میں تاکید آتی ہے۔ اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ اس کو اپنے
 وقت اور دیگر افراد کے ساتھ مل کر دیکھنا ہے کہ سوچ غریب ہو اور
 اور ہم جانتے ہیں کہ طرح شہر کی کالی کے ساتھ ہر کہ جس کی جلدی تہذیب
 پر ہے۔ ہمارے ترکمان تاجریں تہذیب اور احادیث کی صورت میں اس کی تہذیب
 پر تہذیب سے دیگر تہذیب کی حالت کا ہیں۔ خدا اور باطل ہے۔ اسی طرح
 اس صورت سے خدا کی پابندی سے ہاتھ نہ لگنے کی حالت کی گنا
 بھی باطل ہے۔ یہ کہ سچ اور حقیقت کے ساتھ ان کی تہذیب کی تہذیب
 جتنی ہے اور وہ اس تہذیب کے مدار میں جہوں کی تہذیب کی تہذیب کرتے
 ہیں اس سے انہیں وہ تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کرتے
 گواہوں کی شہادت سے انہیں غور و خوض ہو جائے اور ان کی تہذیب

عصر کی ناز کی خصوصیت سے ہم پابندی اور رکاوٹ سے بے خبری و نادانی
کی مسافت پر روایتاً باطل اور سرسبز قلعہ ہے۔

چوتھی حدیث :- فقہ حنفی جماعت اربعین نمبر میں اور تفسیر
پھر چھویں واقعہ اہل بیت میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ
مغیر بن یزید کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ایک شخص حاضر ہوا اس شخص پر طمان بخاک میں خوف و کتاہی پڑھ کر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا تھا انکس میں کہ اس سے
معلوم تھا کہ آپ اللہ کی کتاب پر حدیث سننا اور اللہ کی کتاب اور
طبیقات میں سدا و بخ ملائم نہیں تھا میں نے کہہ دیا کہ قرآنی تعلقات میں
سے یا استدلال کیا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا
کہ میں کو چاہیں اور میں نغم سے چاہیں مستطیع فرمادیں اور اللہ کی کتاب
میں ہی نغمہ ہے۔

جواب اول :- اس حدیث کی وہاں تک کہ علم ہے تمام
اسانید میں عن رجل منہ من انہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم
موجود ہے اس پر کہ کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال دیگر ہیں جس سے پتہ
بخاری معلوم ہو جائے کہ عن رجل من الصحابہ میں سندیں ہیں
وہ قابل قبول ہے یا نہیں؟

کلمہ در حد دل ۔

ج۔ امام ربیعؒ کے لئے سنی الکبریٰ کا مسئلہ میں دور قلم اور خطباتی لئے معالم
السنن کا مسئلہ میں اور امام ربیعؒ کے لئے بھی کو مسئلہ دور قلم کے لئے
نواب متینؒ میں خانؒ کے لئے مسک الختام کا مسئلہ میں اور قلم در حد دل کے لئے
تدوین الامور کا مسئلہ میں دور قلم اور قلم کے لئے تصدیق شمس میں رجلی میں
استقواء کی سند پر کلام کیا چاروں کی سند کو قبول کیا ہے۔

د۔ جس مسئلہ کا دل دور رہا میں سے یہ کتابت ہو جائے کہ میں رجوع امام
کرمی تھا کہ کیا اتحاد احوال قبولی منافی یا مسترد؟ تو ایسی حدیث ہو گئی جس
پر کئی ایک قبول اور مسترد کیا اس حدیث سے کمال کتابت کو بھی ممکن
نہیں ہے ہائیکل میں حدیث سے قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے قیام
میں غیبیہ کتابت ہو سکے۔

۴۔ قرآن کریم کی یہ آیت کہ۔ قُرْآنٌ کَرِیْمٌ عَمَّا یَکْفُرُ الْکَافِرِیْنَ
(آہ) اور دیگر حدود مرجع آیات عقلی طور پر یہ ثابت کر لی ہیں کہ
خدا کی اقدار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس نے عقلوں میں
سے کسی کو نہیں دیا تو ایسی اہلیت سے اس کا رد کیجئے ہو سکتا ہے؟

جواب۔ دوم۔ اس حدیث میں تو اس کا ذکر ملک نہیں کہ تصرف
مسلک پر کیا کہ علم کے اس کو باقی نہیں تھائی صاف کوئی نہیں بگاڑا

تاکرے کا اس شخص نے کیا کریم سلطان میں شریعت پر ہوتا چاہتا ہوں کہ صرف
 وہاں ہی پڑھوں گا۔ چونکہ اسلام قبول کرنا افضل ترین عبادت میں داخل
 ہے اور نواز و فیرو نام عبادت اور تقویٰ کا نام ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ سلطان پر جہاد ہے مگر یہ عذر خود
 انشاء اللہ انہوں نے غازی پڑھنا ہے گا اور اگر چھٹی ہی میں کوئی نازی
 منوائی ہوگی تو اس کے بعد کہ یہ اسلامی سے نہ جنگ جائے اور سلطان اپنے
 کے بعد وہ نواز جی ہنوز عبادت کو بھی تک نہ کرے گا اور جہاں لوگ
 پچھلے سلطان پر چکے تھے وہاں آپ کے لئے اس کی کوئی ضرورت نہیں
 فرمائی، چنانچہ قریب شریف جب کے سلطان پر کیا اور نواز کی ساری کاموں کے
 مطابق کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں وہی میں نواز ہوں اس میں کیا جھگڑا
 سکتی ہے؟ چنانچہ سند طلبا میں لکھا ہے۔

ولا خیر فی دین ایس فی سکی یعنی جس میں نواز ہوں اس میں کیا جھگڑا
 ہو سکتی ہے؟

فرمائی کہ نواز ہوں وہی۔

اور ایک روایت میں ہے۔

ولا خیر فی دین الاصلوۃ الخ جس میں میں نواز ہوں اس میں کیا جھگڑا
 (واللہ اعلم بالصواب) ہو سکتی ہے؟

امداد شریف بڑا ملک کی حمایت ہی ہے کہ خدیوہ نصرت کے بڑے
 بھی پیش کی کہ ہم سلطان کو جو تہی ہو کر نواز گئے ہیں گھوڑے جھلکیں
 کہیں اس کے بعد لوہا۔

سید مستور نے جہاد سے لگا چوبہ سلطان ہو گئے تو کافہ ہی ہیں
 اسلوا (الہدایہ) (۱۳۳۱) اور جہاد ہی کریں گے۔

اس طرح حضرت عیسیٰؑ کی طرف سے یہی کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں
 کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے لئے اور یہ تو اس کی کہ ہم سے ملنے
 کی نماز صاف کر دینگے اس وقت کہ وہ تینوں کا دور دورہ کرتے ہیں۔
 آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر آپؐ نے فرمایا: ہذا اللہ تم سے بھی دے گا
 امداد ہی بڑھو گے (جہاد اللہ) (۱۳۳۱) غرضیکہ جو لوگ پختہ سلطان
 ہو چکے تھے ان کو نماز صاف نہ ہو گی۔

پانچویں حدیث۔ بعض حضرات صحیح پیش کیا کرتے ہیں
 جس میں حضرت ابوہریرہؓ کی طرف تو یہ کہہ کر کہ آنحضرتؐ نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو یہ کہہ کر کہ آنحضرتؐ نے
 ابوہریرہؓ کو حکم دیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے حکم کو درج
 کر دیا وہی حدیث الہدیۃ میں ہے لہذا یہ کہہ کر کہ صحیح ہے۔
 جواب: اس صحیح بخاری (۱۳۳۱) اور (۱۳۳۱) میں ہے۔

اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا
 کہ اللہ عزوجل نے ہم پر نیا چکر لگایا
 (الحديث) لے اس کو ہم میں نیا۔

اور ہم میں سے کسی ایک کی بیماری جو مالک و سلم نے مالک سے
 ماہر مالک اور اس کے ایک مالک اور سند احمد وغیرہ میں سے
 قیصری (حکیم ماہرین) اللہ عزوجل نے اس کی بیماری کو دور
 سنگتوں کے مابین کی حوسہ کا مری زبان سے اعلان کر لیا
 ہے اور سند احمد میں ہے۔

ای اللہ عزوجل نے اس کی بیماری کو دور کیا ہے۔
 (الحديث) لے اس کو ہم میں نیا۔

اور ماہرین ماہرین میں سے ایک نے اس کی بیماری کو دور کیا ہے
 کہ ہم میں سے کسی ایک کی بیماری جو مالک و سلم نے مالک سے
 کا مری زبان سے اعلان کر لیا ہے اور سند احمد میں ہے۔
 (الحديث) لے اس کو ہم میں نیا۔

ماہرین ماہرین میں سے ایک نے اس کی بیماری کو دور کیا ہے
 کہ ہم میں سے کسی ایک کی بیماری جو مالک و سلم نے مالک سے
 کا مری زبان سے اعلان کر لیا ہے اور سند احمد میں ہے۔
 (الحديث) لے اس کو ہم میں نیا۔

قدیم است اقرباء علیہم السلام تو ہم چھارہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام
 رہا انہوں نے احکام اللہ وہ احکام کو پہنچانے والے ہیں۔
 (راشد القضاۃ ص ۱۵۸)

پچھلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے حرم مکہ کے دشمنوں اور کافروں کی نسبت فرمایا کہ ان کا لاش
 درم ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قسم کی گواہی ہے کہ اس
 کو بیعت کی درخواست کی چنانچہ آپؐ اس کو مستثنیٰ کر دیا۔ عائشہؓ کا
 یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دشمنوں کے لئے لاش
 اور کفر کی عین تھی یہ ۱۶ اس سے معلوم ہوا کہ آپؐ تکبر کی
 جواب اول :- اسناد کا کافی بہرہ ہے۔

وَمَا يَتَّبِعُونَ عِزِّيَ إِلَّا يَذَرُونَهُمْ اور ہرگز میری عزت نہیں رہے اور انہوں نے
 لاش و دشمنی کی جگہ چھوڑ دی۔ جس طرح کہ وہ کفر کی جگہ چھوڑ دی۔
 قرآن مجید کی آیت خلاف یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو دشمنی سے ہی پاک احکام بیان فرمادیتے تھے اور وہی اللہ
 اور نبی ہمارے یہ مسئلہ میں حضرت عیسیٰؑ کی عظیم تائیدی سے متعلق ہے
 کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر کی حضرت جبریل علیہ السلام
 طرح قرآن کیا کرتے تھے اسی طرح ان احکام کو بھی دیتے تھے جو ہرگز

وہی شخص نکلا کر نکلتا ہے اور اسی طرح ہی ہوگا۔

اسی طرح سائنس دان بھی اگر طبع آزمائی کو طے میں اور غور میں لگتا
تو اسی کو خدا ہی سمجھتی ہے مگر یہ شخص خود ہی میں مقتدرہ کا نام
ہے وہ دیکھ کا شکار ہے۔

وائٹ ۱۵۔ میں جناب ہماری طرف سے مسند جہنم یا عادیہ کا
کچھ بیچنے۔

و۔ کہ جب سے فرض ہوا اس وقت سے اسی طرح وکلاء و علم نے اس کا
نور ہوا ایک کھلی سیدھا لکھا ہوا رسالہ فرض ہے: آپ کے ذرا کہ
میں دیکھ پاؤں ان کو سونا تو ہر سال ہر سال ہوتا۔

ب۔ چہ ہا کی بکری کی قرآن جانور میں دیکھیں صحاح ستہ میں آئے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ کے لیے
چھبک بکری کی قرآن جانور کر دی۔

ج۔ شریعت کے یہ رسول کی گواہی کہ جسے قرآن ہے یہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا حضرت قرآن میں ثابت امدادی کی
گواہی رسول کے کا افسانہ شہر کی دیو و دیو

ان سب کا جواب ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم اگر دیکھیں کہ یہ قرآن ہر سال جانور میں ہوتا ہے آپ کے حکم خدا

حضرت میرزا کوچھو کوچھو کی بکری کی قربانی کی اجازت دی اور کرم خواہ
 پر حضرت خلیفہ کی گواہی کو وہ مولیٰ کی گواہی کے ساتھ تمام شہر پر ایک
 جلسہ مولیٰ شریعتی شریعتی کلمہ و کلمہ کی طرف سے پکڑ بھی لیں فرمایا
 کرتے تھے اکثر تھیل کی دلی اور کلمہ کی سے فرما تھے تھے عام میں
 کوئی تحقیق میرا کلمہ و کلمہ سے جہاد سے جہاد تھی و کلمہ و کلمہ کی
 القادی ان کلمہ و کلمہ کی طرف سے۔

ساتویں حدیث۔ ایک روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ
 کو فرمایا کہ اس کلمہ کی روایت تھی لیکن حضرت علی شریعتی کلمہ
 نے حضرت علی شریعتی کے لیے ایک کلمہ فرمایا کہ کی اجازت دی
 اس روایت کی شرح میں فرمائی کہ اس کلمہ کی روایت تھی لیکن
 کہ اس کے۔ و کلمہ و کلمہ کی روایت میں اس کلمہ کی روایت تھی
 کہ اس کلمہ کی روایت تھی کہ اس کلمہ کی روایت تھی کہ اس کلمہ کی
 جواب ہے۔ اس روایت سے حضرت علی شریعتی کی خصوصیت اور کلمہ
 مولیٰ شریعتی شریعتی کلمہ و کلمہ کی روایت تھی کہ اس کلمہ کی
 کہ اس سے ہل اور کلمہ ہے۔

۱۔ اس کلمہ کی روایت تھی کہ اس کلمہ کی روایت تھی کہ اس کلمہ کی
 اس کلمہ کی روایت تھی کہ اس کلمہ کی روایت تھی کہ اس کلمہ کی

ہیں اس حدیث کا بہترین جواب یہ دیا ہے کہ نوح پہلے نوح تھا پھر
مکرمہ تشریحی تھا اور اسی شکل میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جاننا
پھر نوح داخل حوام ہو گیا اور اس پر وحید شہید کا نازل ہوا۔

ب۔ یہ تمام اکابر و امام نووی کی تفسیر طحاوی کے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حضرت
اسماعیل علیہ السلام کو نوح کی اجازت اس وقت نہیں ملی جب نوح حوام ہو گیا تھا
بلکہ اجازت اس وقت ملی تھی جب کہ نوح مکرمہ تشریحی تھا۔

ج۔ جب یہ بات طحاوی نے کہ جب یہ سبیل بشر صلی اللہ علیہ وسلم
وہم اللہ تعالیٰ سے مل گیا کہ لوگوں کو احکام بتلایا کرتے تھے تو جبریل
اللہ تعالیٰ خاص کر دیتا تھا اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاتے تھے اپنی
طرف سے کسی کو سنتی نہیں کیا کرتے تھے۔

د۔ نوح کی اجازت مرفوعہ طحاوی کو نہیں ملی تھی بلکہ بعض اویسیوں
جسے بھی نوح کی اجازت منتقل ہے (فقہ الباری عندہما)

۱۱۔ امام نووی کے قول و شائع سے علی التبعین جناب مولانا
عشر صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت گرامی کو مراد لینا بالکل ہے کہ یہ کہ حقیر شائع
نہی اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جو چاہے سو کرے و تقدیر میں اس کی پوری کشت
گزر چکی ہے ہاں بھاری طور پر آپ کو شائع کہنا جائز و صحیح ہے اور
اسی میں امام نووی و دیگر علماء کا استعمال کرتے ہیں اور شائع ہوا ہے

سے ہماری سنی میں نہیں ملتی تھی۔

آنکھوں میں حدیث نہ تھی۔ سچائی و بیعت کی سچ
 میں کا مضمون یہ ہے کہ وہاں بہانوں کی ایک جہلی نے اپنی برائی
 کی کے وقت جہاد کر لیا تھا، اس نے اس نفرت کی بڑھاپہ و علم
 حدود پہنچ کر اسے اب کیا کریں، آپ نے فرمایا اگر غلام آباد کرو تو اس کے
 لگا کر میرے پاس نہ لے آؤ، غلام خریدنے کی رقم آپ نے فرمایا کہ
 ساتھ بندھے رکھو۔ اس شخص نے اس سے بھی منہ پھیرا کہ انہوں نے
 نے فرمایا تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا مجھ سے اس کی
 جس استطاعت تھی آپ نے فرمایا، اچھا، جیسا کہ جس کی ایک
 شخص دیندہ جامع ہو کر اس سے سب سے سیر کا ہوتا ہے، پھر
 فرمایا آپ نے فرمایا یہ بھی میرے لئے لو اور ان کو صند کرو، وہ جہلی بھلا
 دیندہ میری محبت سے زیادہ کوئی تھا، نہیں، اب آپ نے فرمایا کہ اپنے
 گھر کے لوگوں کو کھلا دو، تمہارا کھانا آنا ہو گیا۔

فریقِ مخالف نے اس سواہت کو چلی کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ
 جناب سولی بڑھائی بڑھائی کہہ دو تم نے اس شخص سے کھانا کھانا
 کر لیا تھا، تو آپ نے کہا کہ اگلے دن۔

جواب، آپ نے منہ پر زبانی امور پر زور دیا کہ ساتھ ساتھ ڈالے

اور دوسری یہ کہ۔

منہا اور عادات منسوخ و هذا
 منہا ان لا دلیل علی التخصیص
 منہا ان لا دلیل علی التخصیص
 منہا ان لا دلیل علی التخصیص
 منہا ان لا دلیل علی التخصیص

پھر آگے لکھتے ہیں کہ اکثر اب یہ ہے کہ۔

نہیں ہوگا کہ وہ بتی القیاس
 ثبت وجہا علی الحدیث والاحکام
 ثبت وجہا علی الحدیث والاحکام
 ثبت وجہا علی الحدیث والاحکام

اور کلامی افغانی فرماتے ہیں کہ نام نہر تہی نے کہا ہے کہ اس
 تخصیص کی خصوصیت یہ تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ خصوصیت ہے پھر آگے لکھو
 فرماتے ہیں کہ یہ قول قابل اختلاف نہیں ہے کیونکہ ان پر لکھی ہیں
 موجود نہیں ہے۔ ان لا دلیل علیہما اور ان لا دلیل علیہما
 اور ان لا دلیل علیہما اور ان لا دلیل علیہما
 کہا ہے۔

الغرض نہ تو وجود ان لا دلیل علیہما اور ان لا دلیل علیہما کے الفاظی
 دہائیت کی مدد سے ثابت ہیں اور نہ نام نہر تہی کے تخصیص واسطے
 قول کو اکثر نے قبول کیا ہے جسی حضرات نے تخصیص کا دعویٰ کیا ہے

عقار و منکالی تکیع و طہر کا مستند ہیں اس کی تصریح کرنے میں کہ اس شخص سے جہود کے نزدیک عقار و منکال نہیں ہوتا ہرگز وہ غیر کا اور کج فہم ہوں بلکہ اس شخص کو حلفت مل گئی کہ جب یہ واقعہ ہوگا اور فی الحال ان جہود میں سے اپنا وقت و فساد اس کرے۔

مہل کا سرود میں خط کشیدہ نمودار بہت سے چھوٹ گیا تھا جس کی وجہ سے مختلف امور و روایت گروہوں پر بلاوجہ طعن و افتراء و غیرہ کی عبادت میں فراغت کرنے کا الزام و زناشتا اور خوب دل کھول کر بھی گئی سنانے پر ہی آئے ہوں بلکہ نصف مزارع لوگوں کی شان سے داخل ہوئے۔ خط کشیدہ نمودار خط گریں اور پھر خط انصاف لکھیں کہ کیا ان کتابوں میں تاخیر کردہ کا ذکر مجدد ہے یا نہیں؟ ان میں سے بعض افراد نے نقل نظر یاد رکھیں کیا سچے باتوں میں کہوں کہ سرود میں ستر سے کئی ہوں ہی نہیں آٹھا یا گیا تھا ہر وقت؟ نو روایت کا یہ کہ کہ سرود کا کلام ہر کاتل نہیں، یہ نہیں کھو رہا ہے تو اس کا حساب ہے سچہ کہ زلزلہ چند عبادات ملاحظہ کریں اور پھر سب کشتائی فرمائیں کریا کٹر ملاحظہ۔ جسور کا یہ نقل سچہ یا نہیں؟

۱۔ مگر منکالی حلق کر سکتی ہے۔

۲۔ منکالی حلق کر سکتی ہے۔

بَلَّغُوا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ الْمَلِكِ سَلَامًا
 لِّسْ عَلَى سَبِيلِ الْكَفَالَةِ
 (فتح الملهمة ج ۱ ص ۱۸۸)
 کی اجازت دی گئی تھی تو وہ اہل کفر و
 فتنہ کی طرف سے تھے۔

یہ خبر کا قول نقل کیا گیا ہے اور دل کا شور میں اس کا جواب
 ہے اگر تعصب کا قرار دیا کرے کہ وہ حق کے گھٹنے سے تعلق
 اس کو کہ وہ حق اور حقیقت کا تابا شریعت مندرجہ گھر کر رہے ہیں
 اس کا نام تک نہیں لیا یا شاید شیر اور ہی گھر لیا ہو۔
 ۲۔ مگر اس پر شبہ الالحاقی اسی حدیث سے استعمال کرتے ہوئے
 لکھتے ہیں کہ۔

فَاتَّخَذَ الْجَاهِلُونَ عَلَىٰ بَنِي الْحَارِثِ
 الْقَتْلَ وَالْكَفَالََةَ لَا تَحْتَ حَرْفٍ
 ابھر رہا ہے کہ ان کے دل میں
 اللہ علیٰ ذلک علیہ سکتا تھا
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
 ۳۔ لیکن اس سے پہلے ہی کہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ۔
 جو یہ واقعہ علیٰ ذلک کیا گیا
 وَاَنْطَلَقَ الْجَاهِلُ بِحَامَةِ الْاَمْرِ
 یعنی ان کے دل میں

(انکاح اور احکام کے تحت) واجب ہے۔

۴۔ امام نووی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اور یہ تشریح کرتے ہوئے کہ یہ یقیناً انکحانہ فی الذمہ آگے لگتے ہیں کہ۔

لہذا الذی نکحہ من قبل الخلاء اس حدیث کا یہ مطلب اس میں ہے
 بعد از وہ جو انصوب فی الخلاء میں گیا چھڑی کے چارہ لختیوں اور
 الحقیقہ کے اکثر یہی شرح لکھتے ہیں اگر ملا کا یہی قول ہے۔

۵۔ حضرت ملا علی القاری فرماتے ہیں کہ۔

قلبا تصدی علیہ صاۃ طلاق اور وہ اس پر صحت کیا گیا ہے وہ طلاق ہو گیا کہ
 بالاطعام وهو قول اکثر العلماء اس کو طلاق قرار دے اور کچھ نے کہا کہ طلاق
 بطریق الخلاء قول فہلک کر جائز ہے گیا اس میں اگر ملا کا قول چھڑی کے
 اخریہ علیہ الخلاء میں طلاق ہے شافعی و مالکیوں میں یہ ہے مگر میں اس
 حاشیہ مشکوٰۃ پر ملتا ہوں شخص نے اپنی حاجت کا ذکر کیا تو اس کا قول
 اس کا وہ جملہ کہ وہ فرمادیا کہ یہ محض

۶۔ امام و حضرت شیخ عبدالحق صاحب لکھتے ہیں کہ القول القوم زیادہ
 درست است مگر میں یہ کہہ چکا ہوں اس شخص نے اپنی حاجت کا ذکر کیا کہ
 جعل فی خیمہ منہ حتی یخرجوا اس کہ اس کی گواہی سے ہی کہ یہ
 بتیور لگا ہوا تھا حاشیہ فی الخلاء میں لکھا ہے کہ۔

اس عبارت میں اکثر علماء محققین اور جہلہ متکلمین کا قول آیا گیا ہے کہ اس شخص سے کفارہ ساقط نہیں ہوا اور اسی کو امام احمدی نے تصویب فرمایا۔ شیخ عبدالحق انصاری قدس سرہ کہتے ہیں جو کفار میں حضرت سیدنا ایک ہے فذلک ولا یغنیہ احدنا مسئلہ کی زیادہ ثابت نہیں نیز امام زہری کا قول بھی ان کے نزدیک بحول نہیں اس لیے کہ اگر اس کو یہ کہتا ہے اس شخص کو کچھ بھی اور بدعتی اشخاص کو کچھ بھی نہیں کہے ہیں کہ کفارہ ساقط نہیں ہوتا اور یہ بتا رہا ہے کہ ان حدیث کی وجہ سے اس کو کفارہ ضرور مل گئی تھی اور یہی تصور قول ہے۔

حافظ ابن ہاشم ہذا فی لکھنؤ پہنچ کر اس شخص سے اجازت لیا کہ کفارہ ساقط ہو گیا تھا اور یہ اس شخص کی خصوصیت تھی مگر جو شخص مسیہ تصریح کرے کہ امام زہری کا قول بالکل درست ہے وہ خود مذکورہ ہی کی جگہ اس لیے کہ اگر امام ابن ہاشم بھی صاحب حفاظ ہیں انکے یہ جہلہ ہو سکتے کہ۔

تفسیر ابن ابی شیبہ حدیثیہ ہم کہتے ہیں کہ اگر زیادہ ثابت ہو تو
 فتاویٰ الامراء انکے علی المیرا امام زہری سے منکر ہو کر ہی امام
 الامراء غزوئی علی۔ کہ کہتے ہیں اس شخص سے کفارہ اس کی
 (میر غزوئی کا فتاویٰ) غزوئی کہتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہو گیا تھا۔

آٹھ سو دو گنی حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میری یہ آٹھ سو گنی اٹکنے
نہیں پائی۔

لڑتی مخالف اس ہدایت کو پیش کر کے اس پر حاشیہ چڑھایا کرتا
تھے کہ دیکھو خدا کی دی ہوئی آٹھ سو گنی اٹھایا کرتی تھی لیکن حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی آٹھ سو گنی سے بہتر اور
غیر صورت تھی اور یہی دو گنی تھی۔

جواب :- لڑتی مخالف نہایت اور تجویزیں دے رہے تھے۔ یہی حقیقت
ہے گیا ہے اگر اسی ہدایت کو اپنی طرح مخالف میں بیان کیا جائے تو کسی
غلط فہمی نہیں ہو سکتی، اصل بات یہ ہے کہ حسب حضرت قتادہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست کیے جانے پر حضرت نے ان کو
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لے کر اپنی حالت میں لے کر دیا اور دعا فرمائی۔

اگر تو یہاں سے نہیں آئے آٹھ سو گنی کے ڈھیلے کو اس کی جگہ لے کر دعا ہے دعا کی
کہ وہ سو گنی کے حضرت قتادہ کے ساتھ لے کر حضرت بنی سیری کے دو چرواہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ سو گنی کے ڈھیلے کو اٹھا کر اس کی جگہ
لے کر لے آیا۔ اللہ اعلم بحال اور حدیث غلطی جو ملک کا من قول ہے ملک
طبع مصر والہ لکھتے ہیں کہ ملک (یعنی اسے انشورس کی آٹھ سو گنی
اس کی خاطر اور انشورس کے آپ کی دعا منظور ہوئی اور حضرت قتادہ

کی آنکھوں سے دست بردگنی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی روشنی
اللہ تعالیٰ نے عالمی قبول فرمائی کہ ان کی دعا آنکھوں سے نہ گئی۔

اس روایت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی روشنی قبول فرما
ہوئی ثابت ہے اور اس میں کئی اسرار و اختلاف ہیں جو کتب میں بیان نہیں
کیے گئے ہیں۔ اس روایت اور واقعہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
آنکھوں کی روشنی کی عظمت و کرامت کے کچھ ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھوں کی روشنی
میں شمع برگئی اور فرشتے بھی غصہ نہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مال عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ جب وہ اپنے والد
تجارتؓ کی آنکھوں کی روشنی سے ایک لکڑی کے ٹکڑے سے مال سوری
اس آنکھ کو پھر کئی عینہ نہ پائی۔

دوسری حدیث: بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد سے روایت آتی ہے جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْطِنْتُ مَنَّا لَمْ يَكُنْ يَكُونُ يَنْتَهِرُ فِي كَلَامِهِ كَلَامُ الْبَلَاءِ وَالْمَوْتِ
کہ گئی۔

یعنی مخالف اس روایت یہ ثابت کیا کہ جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ تمام مومنوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹا دیا جائے

اور عمارت بنی گئی سو بہت اعلیٰ و عظامت مفاخر الارض کی شہرت میں
 پہنچے ہیں کہ استعمار نے اور عمارتوں پر عمارتوں (السواہل الموعودہ) مقرر
 یعنی اس میں استعمال ہو کر گئے۔ چنانچہ کہ اشتر قحطانی نے شہروں کے فتح کرنے کا
 وعدہ کیا ہے اور بنو ابی غلاب کہہ کر یہ ایشیائے منطقی گئی تھی و چنانچہ
 مسلم نے سکتا اور جو عمارت پر مقرر ہوئی وہاں اس کی قیادت سرحد و
 خاکور ہے۔

بلکہ خود غلاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انشا اور
 کہ اشتر قحطانی نے میرے لئے شہر میں کے شرقی اور مغربی کو بیٹھا۔

واعطانی و حکمران کا اصل اہلین اور اشتر قحطانی نے مکہ مکرمہ و مدینہ
 و اہل انہی میں بہت سے مقرر کیا تھا۔ اس شہر اور شہر کی دیگر کرسی کی کرسی
 و المدینہ و مستودع کو مقرر کیا۔ اور یہی اس کے بعد وہاں کے کئی
 اہل مکہ و انہی میں مقرر کیا۔ یہی مکہ کے شاہ کو دیا گیا ہے۔

کیا حضرت عمر فاروقؓ کے نام میں حضرت عمارؓ کو ان کے قیام کرسی
 کے لئے مال نہیں دیا تھا؟ اور کیا اور سرے مقرر کیا؟ اور
 مختلف اوقات میں انہی کے مختلف اوقات کو اپنا نہیں لیا تھا؟ اس
 میں میں نے کہا ہے کہ اپنی امت کو یہ کو شہر کی مٹائی ہے کہ انہی میں
 قیام تھا کہ ان کے قیام میں یہ کچھ اور یہی لگے اور یہاں ہی تھا اس صورت

اس سے ایسا ہی اہل صلاح و بکی اور اخلاق حسہ و غیرہ و نامراد و زانیہ
 قطعیہ سے ثابت ہے کہ انہیں اور ہدایت و فیروہ بناؤ صرف اللہ تعالیٰ
 کا کام ہے، جناب شی کریم علی الشریعہ نگہ دہ علم کا کام صرف تبلیغ ہے
 ہدایت دینا نہیں۔ **إِنَّمَا لَا تَهْدِي فِي مَنَ أَنْ تَهْتَكَ** کہتے ہیں کہ
 تسلیم کر لیا ہے کہ یہ خدائی معجزی آپ کا محاکمہ نہ کہیں، یہ معجزہ انکا
 اور اگر لائی معجزی سے ضرور ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سب حقوق سے بڑھ کر
 زیادہ دے چھاں اور مکالمہ خلق و فیروہ عطا فرمائے ہیں تو انکا کئی
 شکوہ و رنج و غم نہ ہوا کئی مہلت کا بھی نہ ہو کہ کسی سے عذر و عین
 میں انکا راجح ثابت کیا انکا کئی دیکار بآسائے کے ترغیب ہے۔

تو ثانیاً اگر تعجب اور ہدایت و فیروہ کا یہ غلط کلاس حدیثی تو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کیسے گئے ہیں اور اس
 نسبت کی فتح و کامرانی مراد ہو تو یہ کہ آپ کے خصائص میں کیسے وہابی
 جہ و تقریر و اہلاد و سوائ اور اغراض سے جو کہ عکاسیت کو و کچھ بھی گہری
 اندر انکا کیا ہواں نصیب ہوئی ہیں تو وہ آپ ہی کی بدولت آپ
 ہی کی وجہ سے امتزاجی سے عطا کی ہیں، عطا و عطا کا اس امر کی تصریح
 کرتے ہیں کہ آپ کی امتداد میں سے کسی بھی ولی کی گواہی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ ہے کہ خود آپ ہی کی اتباع سے ولی کا یہ

حاصل ہوتی ہے۔

گوشت کثرتاً جب خوردہ اب بھی کوہم علی الشرع کما کہہ کر کے دانی آدمی
سید عالم مائذوی فی مدھا سے اس کی تفسیر اور تشریح کر دی ہے۔
(ہیں کوہم تفسیر نور ہدایت داخل پی گئے ہیں) تو پھر اس کی مزید تشریح کا
کیا حاجت ہے؟ اور کس دور کا یہی کردہ علی اور مطلب کے اثرات
ہو سکتا ہے اور آخر فرائع حدیث کے بھی تو یہی مطلب بیان کیا ہے
علامہ عذریں امام کوہم اور علامہ حنفی کے حالات بھی گزر چکے
ہیں جو شرائط اور ہدایت کے داخل خلاف ہوتے ہیں۔

تو ابغاً بھیجیں دیہوک ایک دایت میں آپ کے پانی خاصا نص بنا
ہوئے ہیں (وہ کچھ تھادی یا شلا و شلا و شلا اور ابغوا و شلا)
دیہوک ایک دایت میں چھ بیان ہوئے ہیں مانتا ہیں قرآن کثرت
امارت کے پیش نظر سفر و خاصا نص بیان کئے ہیں اور کما جملہ
تو وہ یہ سب دیکھا پڑی ہے آپ کے ساتھ خاصا نص بیان کئے ہیں (وہو
ابادی یا شلا) اور توہم فرمائی گئے ایک قول میں دو سو سو
قول میں میں سو خاصا نص نقل کئے ہیں (السواج للاندرا و شلا) اور یہ
وہ بھی میں وہی آپ کے خاصا نص غلات میں میں وہی ہر کی شریک
ہے شلا ایک دایت میں یوں آتا ہے کہ۔

اور سچا اور حاکم میں ملکتے ہیں کہ اس کا وہ نہیں بدلتا اور اس حدیث
کی حجت قابل اختیار نہیں ہے۔

عائشہؓ کی روایت اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں جو
حدیث کے سوا دوسرے ہیں اس لیے اس کے مقابل میں قابل استدلال
نہیں۔ مگر عائشہؓ کی روایت میں جو حدیث اس کے مقابل میں قابل
نہیں اس کی تصریح کی ہے۔

تاکلفاً مانتا ہے جو مستحق قتل ہے اور اس کے مقابل میں اس کی شہادت
کے طریقے سے بہت کچھ روایت نقل کر کے ہیں۔

نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے شرعی حکم کے خلاف
ہو کر قتلاً یا جسدہ فتنی تفسیر کر کے اس کے خلاف ملکتے ہیں اور
نہیں مگر اس کے خلاف ہو کر۔ اس کے خلاف اگرچہ یہ کہ وہ اس کے
(مستباحہ کلمہ ملکت) ہوں گے تو یہ کہ اس کے خلاف۔

اس کا حال ہے آپ کے پڑا کلمہ کہ یہ بات ثابت ہے
یہ کہ اس کے خلاف اس کا کلمہ ہوں پڑا کلمہ کہ یہ کہ اس کے خلاف
یہ کہ اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
یہ کہ اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
یہ کہ اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
یہ کہ اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف

سے معلوم ہوا کہ آپ تختدار گل تھے۔

جواب۔ یہ اہمیت مند جہتی مضمون سے مروی ہے۔

۱۔ آج کے دن کے بعد تو سب ذکرِ مستحق پر لگا رہنا چاہیے۔

۲۔ تین دن سوگوار ہو پھر چار سوگوار مسندِ احمد فتح پوری دہلی

سنگ دلی

۳۔ تین دن سوگوار ہاں پھر چار سوگوار مسندِ احمد

فتح پوری دہلی

اس حدیث میں سوگ کے معنی کرنے کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی

حضرت سید علی خورشید کی طرف اشارہ ہے اب کیسے تنقید کے

جلیل القدر عالمِ فقہ و حدیث حافظ ابو جعفر طارقی سے مطلب لے

لیجئے وہ فرماتے ہیں کہ۔

پچھلے پر عروت کے لیے حضرت تین دن سوگوار ہاں پھر چار سوگوار

تھانہ و قلعہ سنگ دلی دہلی میں سوگوار حکمِ فقہ و پھر پانچ سوگوار ہو گیا ہو

مگر پانچ سوگوار پچھلے میں سوگوار ضروری ہے نہ گامی ہو سکتا

دیکھنا آپ نے کہ غافلین ایک غیر مخصوص بلکہ منسوخ حکم

بنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تو لوگ عدا کا بہت کرتے

ہیں یہاں للعجب !

وجود ہویں حدیث و فرائق کا اختلافی اختیار میں کہاں ہے کہ
قرآن مجید پہلی غلطی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
نمودے سامنے اللہ تعالیٰ کی وحدیت کی وہ دلیل پیش کی کہ برابر
۱۰۰ چہ جزوہ کتا اوسارنا ہے تو فرودے کہا کہ یہ کام تو میں ہی
کر سکتا ہوں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پہنگے کر یہ کہ منراہن
ہست کہ نہیں سمجھتا تو اس کے سامنے یہ دلیل پیش کی کہ برابر ۱۰
چہ جزوہ کتا مشرق سے نکلتا ہے اگر اسے فرود تو میں خدائی کا
دعویٰ کتا ہے کہ سوچ کو مغرب سے کہاں یہ کہ کافر چرائی کہ
کہا گیا میری مخالف کے قرار کیا کرتے ہیں کہ اس سے سلام نہ کہ
سوچ کا مغرب سے نکلتا خدا کا کام ہے۔

اور ایک حدیث آئی ہے جس کا مضمون ہے کہ ایک مرتبہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی گدڑ میں سوار کیا کہ کرنا مفرما
یہ ہے تھے (یاد رہی نازل ہو رہی تھی) کہ میری نماز حضرت علیؓ کے پاس
تکے آپ نے حضرت علیؓ کے پاس کیا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی؟ حضرت
علیؓ نے کہا نہیں، سوچ فرود ہو چکا تھا تو حضرت علیؓ اللہ علیہ وسلم
نے پھر سے سوچ کو مغرب کی طرف سے دہاں لٹا دیا فرائق مخالف
کتاب ہے کہ معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدائی

صفات سے متصف تھے اپنا نگار نگاہی ہوتے۔

جواب اول، جہاں تک شک کے موضوع ہے یہ حدیث شکل تکلمہ
مشکوٰۃ مشکوٰۃ و مشکوٰۃ وغیرہ میں موجود ہے، امام بخاری اور
قاضی جیہانی اس حدیث کی تصریح بھی کرتے ہیں لیکن اگر آپ مندرجہ
ذیل امور پر غور کریں گے تو آپ کو حقیقت حال سے آگاہی ہو جائے گی
۱۔ فقہ المصنف مشکوٰۃ پر فقہی کوثر کا یا رسول اللہ کی اس حدیث کی
درام میں وہ کوئی حدیث نقل کرتے ہیں تو حدیث کی سند میں قطعاً
نقص نہیں کیا کرتے اور اگر فضائل اور مجربات وغیرہ میں حدیث نقل
کرتے ہیں تو سبیل انگاری سے کام لیتے ہیں امام مالک شیعہ متذکر
بار متذکر ہیں امام ابن عبد البر میں حدیث کی سند میں اس کے قریب
معمولی نقل کیا ہے۔

۲۔ شرح تہذیب الفقہ مشکوٰۃ وغیرہ میں ہے کہ جب کوئی مبتدع ایسی
حدیث پیش کرے جس سے اس کی درستگی میں شک ہو تو وہ حدیث مردود
اس کی وہ دعایت قابل اجماع نہیں ہو سکتی۔

۳۔ شرح مناقب مشکوٰۃ اور شرح عقائد صراط وغیرہ فضائل کی کتابوں
میں یہ سبب تصریح تمام لکھا ہوا ہے کہ یہ سبب حدیث صحیح ہو اس سے حقیقت
ثابت نہیں ہو سکتا اور غرضاً صاحب برہانی کے نزدیک تو یہ سبب حدیث صحیح

کافران پاک کے مقابلہ میں پیش کرنا محض ہرزہ بازی ہے تو ان حکماء
اسل سے معلوم ہوا کہ اگر ایسی حدیث کو جو غیر واحد ہو اس میں کچھ
نصف ہی ہو مگر محض فضائل وغیرہ میں پیش کیا جائے تو اس کا قبول
کر لیا جائے گا لیکن اگر ایسی حدیث سے عقیدہ ثابت کیا جائے
جیسے کہ لڑتی مخالف کرنا ہے تو اس کا ایک ایک لوی نقد ہو گا اور
اس حدیث کا متواتر اور قطعی ہونا ضروری ہے لیکن صورت مذکور
میں دونوں چیزیں مفقود ہیں کہ مذکور حدیث متواتر اور قطعی ہے اور
شرعی اس کی کوئی سند صحیح ہے یہ ثابت حضرت اسحاق بن عیسیٰ
مروی ہے اس کی پہلی سند کے واسطے یہ ہیں :-

۱۔ ابوامیر۔ ۲۔ عبدعزیز بن عیسیٰ (یہ شہید تھا) قانونی الوضع کا
دشک ۱۰۰ تقریب ۱۰۰ (۳) الخلیل بن مرزوقی یزیدی (۴) دشک ۱۰۰
تقریب ۱۰۰ (۵) دشک ۱۰۰ (۶) دشک ۱۰۰ (۷) دشک ۱۰۰
سیداد و حاکم گفتے گفتے کہ یہ ضعیف ہے اور ابی جعفر گفتے گفتے ،
عنک الحدیث جذا کہ اکثریۃ منکر علیہ پیش کرنا تھا اور دشک ۱۰۰
سے روایت کر کے میں خطا کرتا تھا اور خطیب سے موضوع اور باطل
روایات نقل کیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ کلام معروفہ و الغلیطہ
میں جو حدیث یعنی لوگوں میں غیر سید شہید مشہور تھا انسانی الوضع کا

لکھیں۔ چھ کہ نام لکھی بھی اس کو ضیف کہتے تھے ان حضرات امام
کی دوسری سند میں امام ہی صاحب واقع ہے قانون اللہ خود مقرر
ہے۔ چھ کہ محدثین نے اس میں طعن کیا ہے اور اس سند کا ایک عالم
محمد بن موسیٰ ہے جو شیعہ تھا اور قریب قریب امام محمد بن یحییٰ امام حنفی
امام کی تیسری سند میں امام ہی مطلق واقع ہے امام ابو حنیفہ لکھتے
ہیں کہ ان یکنہ مباحوث کہا کرتا تھا اور ان میں سے کسی کو لڑتے تھے کہ اس کی
تمام حدیثیں باطل ہیں امام دارقطنی لکھتے ہیں کہ وہ ضیف تھا۔

حضرت ابی سعید وہ حدیث میں سے فرماتے تھے کہ اہل بیت
منہایت کر کے چھ ملائکہ پر دایت ہیں کوئی نہ کوئی ضیف لاری مروجہ
اور ضیف کا غلط مفہوم ملے گا کہ اس سے میں ڈھکی چھپی بات نہیں کہ وہ چھ
کہ امام احمد بن حنبل لڑتے تھے لا اصل لاس حدیث کی کوئی کتاب
موجود نہیں اور تفسیر بھی جو نہ لکھتے تھے کہ یہ حدیث موضوع اور
باطل ہے۔ (موضوع کہہ کر وہ لا عن ائمتنا الحسنی علیہ السلام)

شیخ الاسلام ابی حنیفہ منہاج حسنیہ جو قریب قریب ۱۷۱۳ھ میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ
اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مباحوث کہا ہے لیکن اس کا سبب یہی نہیں تھا
ہے کہ ان حدیث اللہ حدیث کذاب موضوع یہ حدیث (خالص) صحیح شاذ
موضوع و باطل ہے نیز فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ایک عالم محمد بن یحییٰ

میں ہا بیت مکرور ہے عبد الرحمن بن شریک سے اور ایک ساری میں خدا اٹھ
 ہے جو صحت کو کھڑکی تریں کی اسوہ شریک یا کرتا تھا اس وقت میں کھڑ
 لکھتے ہیں کہ یہاں سے اسکا حافظہ مڑتی اور اس وقت میں اس کے موضوع
 ہونے کی تصویر کی چند لفظ ہا بیت لکھا ہے۔ (ج ۱ صفحہ ۱۷۲)

حافظ ابن کثیرؒ نے اس صوفیہ والہ لفظ میں انصاف بحث کی ہے
 اور فرمایا ہے کہ کئی ہی الیقینی، تھری جوتہ میں ہی جیتہ ہی نہ لکھتے
 مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، تھری صلاح الیقینی، مکرور الیقینی
 مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی
 اور اس کے لئے اس کا کئی کثیر لکھتے ہیں کہ اس کے لئے اس کا
 صرف ایک مکرور الیقینی ہے۔ مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی
 مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی

فائدہ ہے۔ سورہ کہف کی حدیث پر مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی
 لیکن اس میں مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی
 مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی
 اس کو ضعیف و متروک الحدیث کہتے ہیں۔ (میزان التعلیل ج ۱ صفحہ ۱۷۲)
 اور اس حدیث کا ایک ساری کئی ہی ہے۔ مکرور الیقینی، مکرور الیقینی، مکرور الیقینی
 کہ بہت ہی ضعیف و متروک الحدیث ہے۔ (میزان التعلیل ج ۱ صفحہ ۱۷۲)

اس کے علاوہ یہ داستانیں غالباً آج سے چھ سو سال پہلے کی کتابوں میں
 واقع ہو رہی ہیں۔ اسی منہ، اسی شاہی طہرائی مروجہ
 نام نہادوں کی شکل کا اور فیوہر و صفت شاہی اور صاحبِ قیادت
 بادشاہ میں اور شاہ عبدالعزیز کا لڑنا اور شکستیں کھتے ہیں کہ طہرائی اور
 نام نہادوں کی عین تصانیف طبقہ شاہی میں داخل ہیں اور ان کے اپنے
 میں جو فرق ذکر ہو سکتا ہے۔

گو کہ ان کی احادیث معمول بہ نزد قہر اللہ و اندک بکرا اجماع برنگھا
 کہنا مستند گشتہ۔

اور ان میں سے وہی اور یہ شاہی و فیوہر کی کتابیں طبقہ اجماع میں داخل ہیں
 اور شاہ عبدالعزیز صاحبِ کتب ہیں کہ۔

”اے احادیثِ غالبی! تمہارا دستِ کدہ یا صاحبِ حنیفہ و یابی
 کہنا تمہارے کردار کا (مہلہ یا خود شک)“

الغرض یہ ثابت ہے کہ اس طرح کے سچے سچے کی باتیں سچے حقیقت سے
 مشفق سچے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ سچے سچے کتابوں میں آئی ہیں
 جن میں آپ نے شاہ عبدالعزیز صاحبِ کتب کی یہ تصانیف اور کتب کی کئی کئی
 شہادتیں خالی نہیں۔ نیز یہی بھی کہ کئی سند نہیں ہیں جن میں سچے سچے
 یہاں تو اس کو الجھتیم کہہ رہے ہیں کہ ان کی اصل اور سچے سچے ہے۔

نورث۔ اگر ان نکتہ نگاہوں کوئی ایسی روایت ہو جو سند کا جو
 اور ان کو یہ کہیں کہ احادیث مختلفہ میں درج ہو رہی ہیں جو کچھ
 امت اور مجاہدانہ اس کے مقابل میں ہوں اس کی محبت میں کئی کام
 نہیں ہے اور یہ بات کلی ذرا ہے اس سے پہلے غلط بحث کا شکار
 ہوں اور وہ حالی اور غصہ کی طرف توجہ کریں۔

طریقہ۔ اگر اس روایت کے ترقی کا لفظ نہ دیکھنا ہے تو اس کے
 اصل میں یہ کہہ دیا کہ کھانا اور کھانا کی بنیاد ثابت ہو جائے وہاں کہ
 کی محبت کا مال ہے کہ یہ ہے کہ ترقی کا لفظ کی اس مطلق کی ترقی
 حضور پر شیعہ بنی نوں علیہ السلام اور اس کے خدا اور کھانا کی ثابت ہوئی
 ان کے اور کھانا کی ترقی اور کھانا کی ترقی اور کھانا کی ترقی
 ممکن ہو گا کہ کھانا کی ترقی اور کھانا کی ترقی اور کھانا کی ترقی
 بنی نوں علیہ السلام کے لیے کھانا کی ترقی اور کھانا کی ترقی اور کھانا کی ترقی
 حدیث سے یہ نہ ثابت ہو سکتا ہے تو اس حدیث سے کہہ کر یہ ثابت
 نہیں ہو سکتا؟ اور انہیں اور ان کا فرق کرنا تو ہے سو ہے کہ یہ کھانا کی ترقی
 پہلے کھانا کی حدیث میں ہی ہے اور کھانا کی حدیث میں ہی ہے
 لہذا اصل طور پر اس میں کھانا کی ترقی نہیں ہے۔

جواب دوم، اگر ہم روایت کھانا کی حدیث کو تسلیم کریں

کیا کہ میری انگلی سے حضرت شیخؒ نے فرمایا، میں حضرت ہی انکساریت
آپؒ نے فرمایا۔

فَأَمَّا بَشَرٌ مِّثْلُكَ فَكُنْ لَهُ بِرًّا مِّثْلَ مَا يَخْلُفُ لَكَ مِنْ حَقِّكَ مَا تَرَكَ
أَخِيكَ وَرَسُولُكَ وَأَمَّا بَشَرٌ مِثْلُكَ فَكُنْ لَهُ بِرًّا مِثْلَ مَا يَخْلُفُ لَكَ مِنْ حَقِّكَ مَا تَرَكَ
فَرَّقِي بَيْنَهُمَا كَمَا تَجِدُ فِي كِتَابِكَ مِنْ حَقِّكَ مَا تَرَكَ مِنْ حَقِّكَ مَا تَرَكَ
کہ جو چاہو، اگلے جب آنحضرتؐ کی شریعت پر لکھو، تو لکھو کہ ہر ایک کے لئے
ہاں لکھا ہے تو آپؐ کی رائے کے لئے۔

پناہ فرمائی، محمدؐ پر خدا صاحب لکھتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت
پیغمبرؐ نے حضورؐ سے جنت اگلی تو یہ نہ فرمایا کہ تم نے خدا کے سوا اللہ سے
جنت اگلی تم شریک ہو گئے بلکہ فرمایا وہ تو منظور ہے کہ اور بھی ہاں لکھی
غیر خدا سے خدا لکھا ہے پھر لکھا ہے کہ حضورؐ علیہ السلامؐ کی فرمائے
ہیں کہ تم نے اللہ سے بیشک تم بھی اس کام میں آئی ہو کہ تم نے فراموش کرنا
کہ یہ بھی غیر شریک سے طلب وعدہ ہے کہ اس حدیث پر کہ تم نے اللہ سے
اللہ سے جنت اگلی فرمائی سوال کہ فرمودہ سن لو کہ تم نے اللہ سے
خاص معلوم ہی شریک کا کہ ہر جہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے
خواہد آئے ہیں یہ خدا کے وعدہ کا کہ (جاءوا الحق لکتاباً)

اور لکھا کہ یہ حدیث تو اس کے واسطے کہ استدلال کرتے ہوئے اور ذریعہ

سے جنت کا سوال کیا تو فرمایا کہ میں نہیں بلکہ میں ایمان چنانچہ میری زبان کا
 قول کر میں وہی ہے جسے کہتا ہوں کہ جہان کے مدنی پر یہ وصیت تھی اللہ سے
 چنانچہ وصیت سے بخیر و اور وار جہان سے لائیں یہ مینی اور میں کیا
 چنانچہ مینی صاحب کو سلام چنانچہ چاہیے کہ انھوں نے علی الاثر علیہ السلام
 نے آجی تو فرمایا کہ میں اللہ کا ذکر فرمایا ہے وہ تھا کوئی الامت پہنچا رہا
 نہیں جو شرک اور کفر کے ظلم اسباب اور خستہ اسباب کی اصلاح و اعانت
 عمل پر اس میں نہیں ہے۔ غلط سمجھتے تھے اور یہ یا تھا اسباب کی شایع
 ہرگز نہ کیا اور نہ اسباب میں چنانچہ رہی انھوں نے اسباب اور جہان کی
 عبادت کے استدلال تو اس میں کام ہے۔

انہوں میں لیے کہ انھوں نے قطعی اور اسباب سے جو دوسرے کے مقابل میں
 غیر معلوم شخصیتوں کی فزوشوں کا نام میں ایمان میں ہے میں ایمان تو انہیں
 اور اسباب سے جو انھوں نے اسباب کے نام میں ایمان میں ایمان کی غلطیاں اور
 فزوشیں میں ایمان ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

انہوں نے صاحب انھوں نے اور صاحب انھوں نے کی دوسرے
 غلطیاں پر اس میں غلطیاں کے پیش نظر یہ غلطیاں انہوں کی غلطیاں
 چنانچہ کہ اس پر غلطی کی غلطیاں ہو سکتی ہے اور تاویل میں ہو سکتی
 ہے کہ آپ کی دعا اور سفارش کی برکت اللہ تعالیٰ کا نام کر دیا ہے اور

مجلس سب سے پہلے کہ ملاقات ہوا ہی طریقہ کیا یا ملنا چاہا پہنچا
 ہی کر دیا چہ یہ مطلب ہو گا نہیں کہ حقیقتاً جنت ہی آپ کا مقصد ہے
 اور میں کو چاہی ہے وہی امید کہ آپ کو ملاقات ہو وہ شہر یا کسی طریقہ
 اور جگہ کی تلاش کے کہیں وہ جنت لعلی و القریب اس کی بہت
 آری چہ خداوند اللہ عز و جل

و گناہانہ و محض و کامل و انسانی اور شیخ عبدالحق صاحب کی تصدیق
 جہان میں پہلے سے پہلے کہ وہ مطلب کی تائید کرتی ہیں شواہد و حقائق
 بخاری و طبری و شافعی و طبری و سنی و شافعی و طبری و سنی و شافعی
 نہیں کہ ہم میں اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے میری امید ہے میں لگا ہوا ہوں
 جلتے گا اس کے بعد میں اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے اس کے بعد میں لگا ہوا ہوں
 ہونے کی جگہ کی اور سوال کیا گیا ہے کہ وہ شافعی و طبری و سنی و شافعی
 کی شافعی و طبری و سنی و شافعی و طبری و سنی و شافعی و طبری و سنی و شافعی

فاتحہ یا رب العالمین یا رب
 عالم کبریا یا رب العالمین
 یا رب العالمین یا رب العالمین
 یا رب العالمین یا رب العالمین
 یا رب العالمین یا رب العالمین
 یا رب العالمین یا رب العالمین

کہ جنت میں آپ کی شفاعت نصیب ہو آجکے لوگ اگرچہ کم ہری ہو مگر
 اس طرح کہ کثرت نماز پڑھا کر میں تمہارے بے شفاعت کر سکوں
 چنانچہ خداوند کی ایت میں ہے: حضرت یحییٰ کیسبک ہیں رسول کیا کہ
 یا رسول اللہ! ستان این کشف یا رسول اللہ! میں رسول کیا کہ آپ
 یا ایہذا فیعتق من اللہ یحییٰ اللہ تعالیٰ کہاں بشارت کی ہو
 (الہدایہ والنہیہ: ۱۱۸) اللہ تعالیٰ کے مدد سے نجات ہے۔

اس طرح اور عسروہ ایک مسلم ہوا کہ رسول جہاں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پر تو رسول ہیں حتیٰ خدا کہ آپ اللہ تعالیٰ کہاں شفاعت
 کریں مگر اللہ تعالیٰ مدد سے نجات ہے کہ جنت میں حضور کی شفاعت
 اور وصیت نصیب کرے۔ پھر اس حدیث سے کہ تو کثرت سے اللہ تعالیٰ
 واکہ وکرم کے قائل ہو کہ اس کی نفی ثابت ہوتی ہے کیونکہ آپ کی
 سخاوت کو لوگ اگر کثرت سے سمجھتے ہیں تو کہہ دے اہل بیت کہ حقیقت
 میں مدد صرف اس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی مدد سے اللہ تعالیٰ کے
 آیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو تو اس سے ملو یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ
 کے دینی کی مدد کرو۔

نعمت بری و شرافت علیہ کلام کی شای سے یہ عید تھا کہ وہ شایع ہو گیا
 کہ ان خیال رکھتے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں اللہ

پہلے ہی کا مطالبہ کرتے ہیں اس باب اندھا سمجھان کی بددیہی ہوگا
 میں نہ کہ جسے کہ ایک اندھا مطلق نے سوال کیا کہ حضرت جگہ کوئی اور مطلق
 بتلائی کہ میں نے کہے کہ اس سے میں وقت میں مطلق ہوں یہ کہیں مطلق ہے
 اندھا لہذا یہ کہ کثرت سے سمجھنا نہ ہوا کیا کرو؟ مسلم یا غلط؟ اس کا جواب
 معلوم ہوا کہ یہ سوال بھی مطلق نہ تھا، بلکہ ایسے اعمال کے ساتھ نتیجہ تھا
 جی چاہی پہلے ہو کر وقت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا منصب بھی تھا۔

راٹھوری اس کا سوال دہرہ چکر کا سوال تو یہ مطلق ہے پہلے
 قرآن کی آیت گزری ہے کہ قرآن مجید میں چند حضرت مطلق کو نام لیا
 ہے ان کے بعد میں کہتے تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پہلے ہی کا مطالبہ کیا تھا اور آپ کے فرمایا تھا۔

اگر آپ نے آنحضرت کو علیہ السلام کہیں نہیں دیکھا کرتے ہیں تو ان کی یہی سزا ہے
 (پتہ تو ہو گا) پہلی سزا کہیں۔

کیا خدا کی بھی یہ کہنا ہے کہ میں نہیں دیکھا؟ اگر یہ ہو جائے
 اختیار میں تو میرا آپ کو خدا کا کیا مطلب ہو گا؟ کیا آپ نے خدا
 کو خدا کا معنی سمجھا دیا؟ (جی ہاں یا نہیں)
 ایک روایت آتی ہے کہ انہوں نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ آنحضرت

میں اس لیے حضرت محمدؐ کا حضرت علیؑ شریعت کا پہلا علم ہے کہ اہل بیت کے
 ہیں کہ جناب رسولی نقلی سے اشد فرمایا کہ اگر میری تمام مخلوق انسان
 اور ہی ہو تو پھر ایک ہی یہودی میں کثرت ہو کر گھر سے سولہ ہی
 اور میں ہر ایک کے ہر سولہ پہا بھی کہوں تو پھر ہی

عائشہ رضی اللہ عنہا عنہا لا کما یرید اللہ فی حق کو بھی نہیں ہو سکتی
 یقتل الخیلة انما یقول الخیلة جتنی کہ نہ تو کو سمجھ میں نہیں آئے
 واما انما یقول الخیلة کہ یہ تو کہہ رہی ہے (مفسر)
 نہ تو کہہ رہی ہو کہ یہ تو کہہ رہی ہو

یہ سچ حقیقی تھا کہ تمام کائنات کے چند سولات پر سید ہوا
 نہیں ہیں کہ ان لوگوں میں کوئی گنہگار نہ آئے اور حضرت علیؑ شریعت کا علم
 ہیں کہ ایک مرتبہ ہر ایک کی کاسول کی تھی یا نہ کہ اس کے اور طریقہ
 میرے پاس کچھ بھی نہیں کہیں کچھ بھی نہیں کہیں نہ لایا نہ ہو کر رہا تھا۔

لطفہ : اگر فریق خلافت کے مسئلہ لا سول کی کاسول کا نام ایک ہے
 بھی تھا کہ وہ بھی گناہ سوزوں کا ہے کہ ایک شخص حضرت علیؑ
 شریعت کا کہہ تو کہی نہ سکتی ہر سولہ اور ہی چھٹے کا حضرت کیا ہی سہل
 کر سکا ہوں نہ تو کہہ رہا تھا۔

لاہول کہتے سنا لا یبقی میں اسی کے لئے کہ سولہ سولہ کا ہی ہو

اور امام نسائی اس کو منکر الحدیث کہتے تھے۔

اور کسان اللہ عزوجل پر شک میں نہ آئے، چنانچہ امام ہی مدنی فرماتے تھے کہ اس کی حدیثیں بالکل غلط و غائب اور غیر محفوظ ہیں امام ابو نعیمہ فرماتے تھے کہ وہ ضعیف تھا امام ابو حاتم اس کو ضعیف اور منکر الحدیث کہتے تھے۔ حضرت ابو یوسف فرماتے تھے کہ اس کی حدیثیں روایت ہی کو تنہا روایت کر سنا قابل احتجاج نہیں ہیں۔ امام حذہائی فرماتے تھے کہ وہ ضعیف جدا تھا۔ امام بیہقی نے سو بار روایت نقل کی مگر اتنا تعداد الحروف کہنا ہے کہ یہ روایت ہی کی ہی کے طریق سے ہے۔ امام احمد بن حنبلہ نے اس کو روایت نہیں کیا۔ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی اس کو منکر الحدیث کہتے تھے۔ امام بیہقی نے اس کو منکر الحدیث کہتے تھے۔

جواب دوم: مگر یہ روایت اپنی جگہ ہے خیال اور اس کی سند کی اس میں کہ حدیث صحیحہ ہے اس روایت کے بڑے حفاظ ہی نقل نہیں فرماتے۔ اور میں اس حساب لکھنے کی اس ضرورت نہ پڑتی اس میں سے کہ بعض حفاظ کی ہیں۔

فقہان ابو طالب ابو یوسف جلیل
ابو یوسف جلیل ابو یوسف جلیل
ابو یوسف جلیل ابو یوسف جلیل
ابو یوسف جلیل ابو یوسف جلیل

اس کے لیے اس چیز کی ضمانت دینا ہوں کہ وہ جنت میں جائے گا۔
 قرنی مخالف کے عقیدہ منکر نکات ہے کہ اگر جناب رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم جنت کے مالک نہیں تو آپ کی ضمانت کبہر کی؟
 یہ کہ رسول کی ضمانت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

جواب اول: ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ جناب رسول اشرقی
 اللہ علیہ وسلم نہ خود رکھ کر نہیں فرمایا کہ تم تمہارے ہی فرماؤ گے کہ
 خدا تعالیٰ کا حکم اور امر چرماؤ گا۔

وَمَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَمْلَأَ كُفْرًا وَتُكْفِرَ بِي وَتَقُولُ فِي فَرْقِ
 بَيْنَ دِينِي وَدِينِ الْيَهُودِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تم سے جدا ہوں

اور یہ بھی ہم سمجھتے ہیں کہ امام ہشامی، شرفیہ کی طرف اشارہ ہے
 کہ میں تم سے نہیں کہہ رہا ہوں تو خدا کو یہی قسمیں کہ تمہارے ایمان میں کیا چیز
 پیدا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خود میری جناب ہی کہ میں سے اللہ علیہ
 وسلم کو یکساں بنایا کہ یہ نفس اپنی زبان در شوکانہ کہ حضرت علیؓ کے گاہ
 جنت کا کتبہ ہے کہ جناب رسول اشرقی اللہ علیہ وسلم نے اللہ
 تعالیٰ کے اس حکم اور وعدہ پر کمال ہر وسعہ کرتے ہوئے خود انھیں جنت
 کی رحمت دلائے ہوئے یہ فرمایا کہ میں خاص ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ

اشترقیان کہتی کی زبان سے یہ نہیں کہے تو ان کی اس میں کوئی شک
اور تردد خارج نہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ہمارے رسول پر حق سے
زبان معلق اور نکالی، خدا تعالیٰ بھی نہیں سبب شترقیان کے اپنے
اپنی کے نزدیک بیکم پہنچایا اور خطاب نہیں اگر میں ہی بشر علیہ کبریاۃ علیہ السلام
تعالیٰ کے اس وعدہ پر ہوا اور ان کی جہود سے کہ جسے جوئے سخاوت کی تلقین
بھی بھری ہے تو اس حکم کے تحت اور منتج ہونے میں کیا شہد؟

اس حدیث سے شترقیان کے وعدہ کا پتا ہوتا ہے کہ جناب رسول
عزیز صلی اللہ علیہ وسلم کا شترقیان کے حکم پر وعدہ پر جہود ہو گیا اور
مومنوں کا خدا ہمارے کے رسول کا اقرار کر کے اپنی شترقا کا وعدہ
کو اظہار کر کے جنت کے ماں کو ملنے کا ثبوت آتا ہے، مزید اس حد
سے جناب رسول عزیزی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کی ضرورت کا حکم
ہونا ثابت ہوتا ہے (حیاتیاً بالحق)

جواب دوم: اگر جناب رسول عزیزی صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے
ملک میں تو آپ اپنے چچا ابو طالب کو کہیں نہ غیثاۃً ملنے بلکہ قرآن کریم
اس کی رو سے تو اس کی تصریح موجود ہے کہ شترقیان نے آپ کو
چچا کی مغفرت کی دعا سے بھی منع فرمایا تھا اور یہ حدیث بھی پہلے
چکی ہے کہ مغفرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے اپنی بی بی کی مغفرت

کاظم محمد بن علیؑ بھی حضرت صفیہؑ اور اس کے علاوہ اپنے اہل خانہ کے
 در سوئے اللہ کو تبرکاً تمام یہ لڑایا ہے کہ اللہ کو تم کے خدا چھوڑنا
 اور میں تمہیں بدستور تھانی کے مذابہ اور گرفت سے چارٹنا مالک
 نہیں ہوں۔ اجتہاد میں کے بعد قرابت کی ویرت سے شناخت کرنا اور
 بات ہے، اگر مذابہ و اصول بدستور علیؑ و اشرار و ائمہ بدستور شیعہ مالک
 تھے یہی بدستور علیؑ کا مخالف اور علیؑ سے تو آپؑ کو جتنے کہنے میری
 پیروی میں تھے میں جنت کا مالک ہوں کوئی ظلم کی بات ہی نہیں کہتی
 کہ بدستور میں نہیں جنت میں رہیں گے۔

حضرت احمد رضاؒ جنت کی بات ہے اس کو اس کی جی خدمت
 ہے کہ ایک ہزار سی اور نہ شہریت کو اس سے جنت میں رہیں
 کو اس کے ایک کھپے میں لگا کر لڑی یا مینا سے بھی ہزار
 و ظم و فروع اور دیگر چیزیں تو سادہ و سادہ کو اس کے لئے کہی جنت میں
 رہیں کہ شیعہ دیکھیں اور اگر چاہے تو ایک شمس کو اس کے لئے جنت میں
 رہیں کہ شمس کو اس کے لئے شمس ایک شمس کو اس کے لئے کہ شمس
 تھا کہ شمس کو اس کے لئے شمس جنت میں رہیں یا نہ رہیں
 تو اس کی امر کی کہ شمس کو شمس میں رہیں کہ شمس کو شمس کو
 جنت میں رہے کہ شمس کو شمس میں رہیں کہ شمس کو شمس کو

ایک آدمی خود کو ایک طاقت کہتا ہے۔
 اپنی مخالف کیفیت کی خلق کے لئے تو ثابت ہے کہ اگر وہ
 بھی نگاہوں سے آقا خود بھی نگاہوں پر قائم خود ہونا چاہتا ہے
 کی تاکید مبتدی طالب علم کی ہاں تھی مگر کسی ہمتی بعد از یہ دعائی
 قابلِ تلافی ہے کہ اگر ابو طالب کے اس قول سے کہ نہ تیری طاقت
 کتنا ہے نہ حضرت علیؑ بشر علیہ السلام کا شمار ہونا ثابت ہے نہ کہ
 وہی بشر علیؑ بشر علیہ السلام کے اس قول سے کہ اسے چاہی تو ہی
 خدا کی طاقت کہے نہ شریک یا ضرورتی طاقت کہے گا کیوں
 ابو طالب کا نگاہوں پر قائم ہونا ثابت نہیں ہوتا دیگر نگاہوں کے قول سے
 جناب رسولؐ بشر علیہ السلام کا قول و حال نہایت قابلِ قبول ہے
 اس سے بھی قول میں اسے تاکید حاصل نہیں ہوتی تاکہ اسے نہ کہ اگر کسی
 کی سربراہی نہ تھی اور ابو طالب سلطان ہو جاتا تو رقی نہ اس کے بعد علم
 اور جہد نہیں کے نزدیک تو ضرورت و ضرورت نگاہوں پر قائم ہوتا۔

والعربان یا اللہ شدا العباد یا اللہ

مستقر ثلویں حدیث، ایک حدیث آتی ہے جس کا مضمون یہ
 ہے کہ حضرت علیؑ بشر علیہ السلام کے اشارہ نہ کیا اگر جو شخص انھیں
 جبر کی نعمت اسے کہہ دے تو وہی اور اپنی شریک اور برتاؤ کے تو ہی

ہیں، مگر یہی ہی سچی کو فحش ہے، جتنا، اور کتنا سحر خیز اور ہیروانی
 صوفی بتاتے ہیں (تقریباً ٹکٹا ہوا غلطیوں پر گرتے ہیں، مگر
 صوفی تو نہیں ہیں، لیکن نقد ضرور ہے۔) (تقریباً ٹکٹا)
 ۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صوفی ہیں۔

دیجئے، جس نے اس روایت کے تمام ماویٰ اہل ان کی کتابت
 کتب و احادیث پر اس کے آپ کے مکتبہ میں کوئی سچا اور دلائل سے
 تفسیر پر مکتبہ سند احمد بن حنبلہ بن ابی حنیفہ مکتبہ میں روایت
 کو اخذ فرمایا، شریعت کہہ دے، علم نے فرمایا، اللہ اسے خاص خاص ہوا
 ہے، تو کیا اس کا سنی یہ ہوگا کہ امام غزالی جتنا ہے؟

مکتبہ توحیدیت اس حد تک کہ اب بچے جو سن کر کہتا
 اس طرح بڑھیں کہ حق پہنچتا ہے کہ لوگوں سے کہنا پھرے کہ تم نام پڑھو
 میں تم سے ملے جنت کا خاص ہوں، تم سے ملے کائنات سے بچے ہیں، بچے
 کا ہمارا ہوں، اور مکتبہ انری جانتا ہے۔

اور اس کے کہ کوئی مسودہ کا یہ انوار کا اور حقیقت میں حقیقت کہتا
 چاہیہ، خداوند کس کو مال ہے، اور فی مسودہ انوار اور انوار کا کہتا
 اور انوار کہتا ہے، اور حقیقت میں، انوار ہے۔

لاینا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول، حق و سنی، شریعت کہہ دے، علم کے

فہم ہے اور جو علم پہاڑ کی اوری سے ایک لہر ہے۔
 اتحاد ہوں، حدیث۔

فریقہ مخالف کے فقیر اعظم نے اس حدیث سے یہی جواب دیا کہ
 اللہ تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کے کلمہ کی ہر لہر پر استدلال کیا ہے مگر
 مخالف نے فرمایا کہ۔

مذہبی رہا اور صلح کی حرکت میں تھی یہاں سے چکر لگا کر لگا لگا
 (چندوں پر کلمہ و علم پر کلمہ) خواہش یہاں سے میں جلدی کر رہا

فریقہ مخالف کے فقیر اعظم کا جواب ہے کہ جواب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اختیارات سے وسیع تھے کہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کی
 خواہشات پر راگ نہ میں آپ کی حمایت کیا کرتا تھا۔

جواب: فریقہ مخالف کے فقیر اعظم کی غیبی ہی مخلوق ہے کہ نفرت
 مخالف کے اس قول سے کہ جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ
 گل ثابت ہو سکتی ہے لیکن خود ہی سوال کیا تھا اور جواب حکم
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ علم کے ایک قول نہیں بلکہ کئی اقوال سے نکلا کہ
 ہونے کی اپنی ثابت نہیں ہوئی، حالانکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول
 برحق کا قول حق اور صحیح ہونے کے خلاف یہاں سے بھی کبھی نہیں ہوتا
 ہے بخلاف دوسروں کے کہ ان کے قول میں مبالغہ بھی ہو سکتا ہے۔

علاء الدین حضرت عائشہؓ کا قول اور تقریری حدیث کا مطلب ایسی جگہ
 بالکل صاف ہے کہ اشتہار نے جناب رسول و شریعت و فکر و علم
 کی کمزوری میں اور خواہشات و روی کی بیماری میں سے ایک بھڑک
 کو دروایع مطہرہؓ کے بارے میں اشتہار نے یہی چیز تامل و تامل
 میں کو آپؐ پسند فرماتے تھے یہی ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اشتہار
 آپؐ کی خواہشات کو بڑا اٹھاتا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث
 کی شروح میں اس کا منفراتے میں لکھ دیا۔

یہ حدیث، حدیث دیومعہ حدیث
 یعنی اشتہار آپؐ پر یہ لکھا کہ اگر آپؐ
 ملائکہ میں سے نہ ہوں گا تو میں
 کی لا اور ملنا حدیث حدیث۔
 (نور الدین طبرانی)
 اس حدیث میں مذکور ہے کہ اگر آپؐ
 آپؐ کی اختیار ہے۔

یعنی آپؐ کی اختیار ہے کہ میں بندہ ہوں اگر باری ہی ہوں کہ ہوں
 خودی اگر آپؐ باری ہو سب کو باری بناتے تھے مگر حضرت سرور کائناتؐ
 نے اپنی باری خودی حضرت عائشہؓ کو بہ کر دی تھی، یہ بات بھی ایسی
 طرح سمجھ لیجئے کہ اگرچہ حضرت رسول و شریعت و فکر و علم کے کئی ایک طلباء
 اشتہار نے نہ ہوئے تھے یہی مسئلہ آپؐ کی تعلیم کے بارے میں
 جب میں کو پسند آیا کہ بھانے بہت تقدس کے کبھی قبل مقرر

ہو جاتے، تو اشتیاقانہ سے دوسرے پاد کی ابتداء میں بھگت مل گیا
 کہ اسے بھی بھگت میں تبد کو پسند کرتے ہیں اس کی طرف منسوب ہیں۔
 اگر آپ بھگت میں ہوتے تو جب دعوہ فرمایا تھا، اسی وقت اپنی خانہ کی
 پرہیز گزرتے، لیکن چونکہ آپ بھگت میں نہ تھے اس لیے آپ بھگت
 خداوندی کی انتظار کی بات اس کے بارہو بناب سے مولیٰ بھگت کی
 علیٰ آہ و بھم کی ہر خواہش کی نہیں کی تھی چنانچہ ہم نے پہلے اس کی
 تفصیل عرض کر دی ہے کہ آپ بھگت کی خواہش کی بھگت کے
 مطالبات پر یہ خواہش کی کہ اگر اشتیاقانہ ان کو ظاہر فرماتے تو اس کے
 لیے کیا دشواری ہو لیکن اشتیاقانہ نے فرمایا کہ بعض بھگت کی بنا پر
 ابھائیں ہنگامہ، اگر آپ بھگت میں سرگت کرنا کہ اس میں پریشانی نہ ہو
 لا سکتے ہیں تو اسے آیت، اسی طرح آپ بھگت کی خواہش کی کہ سر سے بھگت
 کی مغفرت ہو جاتے لیکن مغفرت کو کیا ہوتی، اشتیاقانہ نے آپ
 کو دعا دی کہ متوجہ نہ رہا رہا۔

مواظف نور دہانت کی جہانت یا جہانت ملاحظہ ہو کہ وہ مسلم
 بھگت کی اس دعا میں سے متعلق کہتے ہوتے لگتے ہیں۔
 جہد کی غفرت میں اللہ کی نے بھگت کی گائی بھگت کی
 فخر چنانچہ بھگت کی۔

اشکرہ کی باتوں سے اس کے اتنی طرف سے، فقار کے کلمات ہی
 اشرف علی تکریم کا حکمرانی شان و اس کے پرچم کو جو ایک تار کا بھی ہلکا
 تھا، رہی۔ (غیب کا مانت) اس کی یہ حالت ہوئی ہے کہ دنیا کی
 آگ میں ڈوبے ہوئے کو نکالنے سے اٹکر کا خیال غلط رہا بل جہاں
 (بقلم: نور محمد ایف۔ ماسٹر)

جواب :- یہ فرق مذکور کی اشرف علیت و عزت ہے جو کوئی اگرچہ
 رسول، اشرف علی تکریم و حکمرانی، کائنات ہونے اور دنیا سے
 مستحق دنیا کو نکالنا آپ کے پس میں جتنا تھا آپ ہو طالب
 کو داخل ہی دنیا سے کیوں نکال چلتے اور اس کو چھ مذہب ہیں
 بھی کیوں چھوڑتے ہیں سے ہو طالب کا دعا کو کرتا ہے، اگر
 آپ کے اختیار اور تصرف میں جتنا تھا اس میں وہی کو جس نے زندگی
 آپ کی پر ہی ہستی اور نصرت کی، انہی مذہب میں ہی بھی نہ
 چھوڑتے اور اگر آپ تبارج فیہ صلی میں تبارک کائنات ہونے تو
 کے لیے دعا کے طور پر آپ کو کیوں منع کیا گیا تھا؟ کیا اشرف علی
 نے آپ کو دنیا میں ڈوبے ہوئے کو نکالنے کی اجازت و اختیار
 اور تصرف سے کر چھوڑا ہے؟ یا ہندی مانڈ کوئی کہ آپ نے مغرب
 میں نہیں کر سکتے؟ یا یہ اختیار آپ کے چھوڑ دیا گیا تھا؟ کہ اگر ایسا ہے،

مطلب حدیث کا بالکل واضح ہے کہ اشرق تعالیٰ کے اہل اور حکم
قانون کے تحت مشرک کی وفاق سے شرابی تو بھی نہیں ہو سکتی۔
ان شخص آپ کے سبب سے نیز ابو طالب کی آپ سے جھڑواؤ
خدمت کی وجہ سے تعزیف عذاب ضرور ہوتی دھنا پھاسی حدیث کی
اجتہاد میں ہے کہ ابو طالب آپ کے ساتھ شفقت اور ہمدردی کیا کرتا
تھا اور آپ کی طرف سے شفقت کرتا تھا اللہ
اور آپ کے فرمایا۔

لولا ان الناس في الدنيا لم يفسدوا لزم من دینا ابو طالب وادع کے لیے
من الناس لم يفسدوا (مطلب حدیث)

اور امام مسلم کے دلیل امام نووی نے ان احادیث پر یہ باب
قائم کیا ہے کہ۔

بما ثبت ان النبي صلى الله عليه وسلم آپ کی شفقت سے آپ کے سبب کہ اب
فی الدنيا الخلفاء عند رسول الله (مطلب حدیث)

کاش کہ لوگ اب دینا سے آپ کا عنوان ہی دیکھ لیتے تو ظلم و کفر
اور ظلم و کفر اور ظلم و کفر میں ہے کہ اب دینا سے اب دینا سے اب دینا
علیہ السلام و کم لے یہ دعا فرمائی کہ میری شفقت آپ میں ہو گا اور وہ
دکھ سکے اشرق تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول نہ فرمائی۔ نیز یہ

اسلامی دست لگنی جائیگی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عبد اللہ بن ابی بنکس انصاری کا جنازہ پڑھا اور اس کے حضور
 کی مغفرت دعا کی ہے آپ کو عاری سے منع کر دیا اس طرح کہ
 لپٹے اور بعض مصلیٰ کی ہمارے شہد حرام کر دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے
 آپ کی یہ خواہش بھی پوری نہ ہونے دی اور سورۃ تحریم کے نازل
 کئے بعد آپ پر قسم کا کفارہ لگا کر نے کے بعد شہداء کو جنازہ پڑھا۔
 اسی طرح آپ نے کفارہ قریش سکایا۔ پر اپنے غصے سے انہیں کوئی
 مجلس سے دامن مصیبت سے کٹر کر دیں اس بات پر صبر کرے کہ
 ان کو آپ یہاں سے اٹھا لیجئے تب ہم آپ کی تقریریں سنیں گے
 اٹھانے کی خواہش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ وحی خدا
 الیہ اس، آپ کی ہمت ہی خواہشات پادری نہ ہوئی مطلب یہ ہے
 کہ اگر حضرت جابر کے قول مذکور سے مراد یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کلی طور پر یعنی سو فیصدی جملہ خواہشات پادری کو ہی
 جاتی نہیں تو یہ قطعاً جملہ نکل مذکورہ اہل سچا اور اسی حق پر لڑتی خلاف
 کے دعویٰ کی بنیاد قائم نہ ہو گا اگر مراد یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی کٹر خواہشات پادری کی جاتی نہیں تو یہ مسلم ہے لیکن اس
 لڑتی خلاف کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ دعویٰ عام ہے اور

ذیل خاص ہے۔

اس کے علاوہ بات بھی غور و نظر ہے کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث مذکور سے ہر جہل انگریز بھی لیا جائے گا حضرت علیؓ اور عبد اللہؓ کی ہر خواہش کو اللہ تعالیٰ پورا فرماتا تھا، اس سے یہ کیسے ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کی ہر خواہش کو پورا کر سکتے تھے، اور اس وجہ سے آپؐ لکھا پل ہوئے یعنی جو چیز اس حدیث سے ثابت ہے وہ لائق مخالف کو تسلیم نہیں اور جو چیز اس حدیث سے ثابت نہیں، اس سے مخالف کو تسلیم کرنا پڑے گا، اس سے بالکل کٹاؤں کی وجہ سے بالکل ہے۔

قلوبہم کو ہم اس مسئلہ کا مہم دلا دیتا جا رہا ہے اور اس کے کہیں گناہ نہیں، اس لیے فقط نہیں یہ حدیثیں ذکر کی گئی ہیں کہ اس کو ختم کیا جا رہا ہے۔

حدیث اول: ایک واقعہ لائق مخالف یہ بھی کہتا ہے کہ جو کئی یہودی یہودی کا یہی کے ساتھ شریک نہ ہو تو یہودی نہیں کا متعلق نہیں ہوتا مگر حضرت علیؓ اور عبد اللہؓ کی حدیثیں ان کو جنگ بد میں، ان کا دھمکاؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ لکھا پل سکتے

جواب: یہ کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماہِ جنوریِ انصوف تھی۔ انہیں اس لیے آپؐ کو حضرت عثمانؓ کو پھر لیا کہ دیکھا تو یاد ہوا یہاں ہیں تمہارا ہونا ضروری ہے۔ پھر انہی تو اس میں کا انتقال ہوا اور حضرت عثمانؓ نے ان کی تمیز و تعلیم کا انتظام کیا۔ اب یہی علما نے مخالف اس کے قائل ہیں کہ اگر تمہیں لشکر کسی آدمی کو سنانوں کے کسی دوسرے کام پر لگا دے اور وہاں شریک ہوا دوسرے کے تو اس کو نصیحت کاملہ کا قاعدہ ملے گا۔ امام محمدؒ کی روایت اس میں حضرت عثمانؓ کی خصوصیت چنانچہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تخصیص فرمائی ہے۔ لہذا یہ مخالف کے قاعدہ کی تدبیر سے ہرگز لشکر لگنا ہی ہو جائے گا۔ (البیاضات)

حدیثِ دوم: ایک عاتقہ یہ کہ پیش کیا ہوا ہے کہ رسول اللہ کے لیے دعا ہے تمہارا اسلام ہے، اے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سادہ کے لیے دعائیہ قرار دیا تھا۔

جواب: عاتقہ ہی ہر مسئلہ میں ترجیح دہانی ہے۔ لہذا یہ حدیثیں جو باتیں یعنی حق و حقیقت انسانی و شریعتی کے ہیں۔ ان کے سامنے انہما جلہ کد بھی لگا دے گا۔ لہذا یہ حدیثیں مستحکم

قبول الحدیثہ لنفسہ و غیرہ کو یہ اہانت ہے کہ تم اپنے پیروں پر
 یہ طوطی لڑا کر رکھتے ہو اس کو یہ اہانت ہے۔

یعنی مقام کا اپنے لیے تعظیم اس وقت حرام ہے جب کہ امام
 غیر قدرت کی طرف سے اہانت نہ ہو اگر کسی شخص نے اہانت ہی کی ہے
 تو اس کے لیے ملامت ہے اور اس کے مغرت ملامت کو بھی بخانا کہ سزا
 لڑا تھا میری اہانت کے بغیر کہ نہ لیتا کہ یہ خیانت ہے (غرض ہر
 حد پیشہ سوم :- فرقی خلاف کا آخری عرب ایک صورت قدیم کی
 ہے جس کا معنی اور خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی کو اہانت ہو جائے
 اور اہانت کا اس کا ہے تو اس پر اس سے انتقام لے کر اس کا
 انتقام لینا ہے جس میں اس کا کسی پر ہونا نہیں ہے نہ انتقام
 اس میں اس کی آواز ہونا نہیں ہے نہ وہ دیکھتا ہے اور اس کی آواز
 ہونا نہیں ہے نہ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہونا نہیں ہے نہ وہ
 دیکھتا ہے۔

اس صورت کو بھی کہ فرقی خلاف کا اس کا ہے کہ جسے
 اس کا انتقام لینا ہے جس میں اس کا کسی پر ہونا نہیں ہے نہ انتقام
 اس میں اس کی آواز ہونا نہیں ہے نہ وہ دیکھتا ہے اور اس کی آواز
 ہونا نہیں ہے نہ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہونا نہیں ہے نہ وہ
 دیکھتا ہے۔

سے عبادت کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات ہندوں میں ملتی کہ ہوتی ہی تو
 کچھ ہندوؤں کا ہے وہ عقیدہ اس کا اس میں ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس پر کچھ
 یعنی اللہ تعالیٰ کو ہندو کے گندھری ہوتی ہے ان کی چلائے والا خود اللہ
 تعالیٰ ہوتا ہے اور چاہے اس اللہ تعالیٰ بشری شکل میں ہے جس کا کوئی مقبول
 بندہ پیدا ہی نہیں ہوا لہذا آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے منظر آ رہی ہیں
 کچھ دنیا میں ہوتا ہے وہ چاہے اس اللہ تعالیٰ بشری شکل میں ہے کہ تم کے اندر
 ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے لہذا آپ اللہ تعالیٰ کے ہندو کے ہندو
 جواب و سترگن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی کو کچھ کا نزل دیا ہے
 اس میں اس کا عقیدہ تھا کہ کچھ کائناتوں میں ہی کائنات کا حضرت مسیح
 علیہ السلام تعالیٰ اللہ ہو گئے ہیں اس میں اور اللہ تعالیٰ میں آمادہ کیا ہے
 اب جو چیز حضرت مسیح کو کہتی ہیں وہ گویا انسانی کا ہے اس میں دیگر جسمانی
 حضرت مسیح علیہ السلام کو لے سکتے تھے اور اسی وجہ سے چاہے اس
 اللہ تعالیٰ بشری شکل میں ہے کہ تم نے فرمایا کہ تم کچھ عہد رنگ کمال کر رہے ہو کہ
 طرح امر ہندو سے جا تا رہی تو خدا کا جندہ داس کا رسول میں ہوا کہ
 مسلمانوں پر انگریزوں نام کے ہندو نے شقہ تھا کائنات کی کائنات
 کہتے تھے جس میں کوئی چہرہ نہ تھے جس کا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 پر ہوا ہے کہ اس کے کائنات عقیدوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔

اسی طرح یہ عبادت سداۃ کثر بہت اور اعلیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 پر ہیں واضح ترین طریق پر پیش کی گئی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کی آمد کا عقیدہ رکھنا سراسر کفر ہے وہاں
 ائمہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا
 احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہوتا ہے اور یہی وہی نتیجہ
 اس کی ترویج ہے۔ لہذا اس کے خلاف عقیدہ رکھنا کس طرح اور کون
 اسلامی ہو سکتا ہے؟ غور و فکر، منہاج و منہاج۔

قرآن کریم کی کثرت و عظمت۔

لَقَدْ كُنَّا الْاِنْسَانِ عَلٰى اَفْوَاجٍ ۝ تَتَّبِعَنِ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ مَنْ شَاءَ فَلْيُتَّبِعْنِىْ اِنَّىْ اَعْلَمُ بِمَا يَخْفٰى ۝ وَمَنْ يُّشْرِكْ بىْ شَيْئًا فَاِنَّىْ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُ ۝

اب اس حدیث کو صحیح مطلب میں لیجئے، حضرت امام بیہقی نے
 کتاب الامامہ والقضاۃ میں اور حضرت شاہ عبداللہ
 صاحب کے تفسیر عریزی پارہ تبارک الذی سورۃ مزمل میں
 میں اور حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر معجم العالم پر مشتمل کتاب
 یعنی جب بندہ کثرت عبادت کی وجہ سے حق تعالیٰ کا مقبول
 ہوتا ہے، تو اس کے سب اعضاء کا حق تعالیٰ خود بخود قبول فرماتا ہے۔

اور اس کے ہاتھ پاؤں، کان آنکھ سب خدا کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں اس کی مرضی کے بغیر کچھ دیکھ نہ سکتے، سو یہ بڑا عقلی عبادت کی کثرت سے ہوتا ہے اس واسطے کہ لڑائی کے اوقات منقروں ان میں کثرت فکر نہیں ہے (مخلص)۔

تیسری کلام کو یاد ہو گا کہ ہم نے ایک سو گیارہ مرتبہ اس سے قبل نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے گا کہ اے میرے بندے جب میں (یعنی میرا ملاں بندہ) بیدار ہو گیا تھا تو نے میری نیامداری نہیں کی، کیا لڑتی حالت کے نزدیک خدا تعالیٰ بیدار ہو گا یا سب کچھ ہو سکتا ہے؟ (الغیلا باظہ)

بخلاف اس کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ خود شقیقہ وغیرہ بہت سے مرض لائق ہونے کے حال میں ہے کہ آپ کی ذاتِ اقدس میں دعا و مہربانی کا کتابک ہو جاتا تھا، مخلص بخامی پر مکتبہ اور اس شہیدِ درد شقیقہ طاری ہو جاتا تھا کہ آپ ایک ایک اور درد ورنے تک گھر سے نہیں نکل سکتے تھے، مخلص مستندہ پر مکتبہ قال لا انا کم والاعوان جیم، خاصا صاحب برہم ہی لکھتے ہیں کہ بخامی درد سر تو بہا تک مرضی کی کڑواہٹ علیہ السلام والسلام کو تھا کہ (مخلص) کہات حسب چہ لازم تھے ۲ صلیح مکتبی

کیا ممکن تھا کہ اس کی یہ شانیں ہوتی چھ کر اپنے نفس سے بھی بیداری نہ
 ذکر کے ؟ امام بخاری نے (بخاری مشکلا میں) باب عرض التین حتی
 افتد علیہ و سکر و فادہ کا ذکر کر کے یہ بات ثابت کی ہے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بیداری لاحق ہوتی اور اس سے
 آپ کی ذات قدس پر کوئی طعن اور عیب نہیں آ سکتا اور اس
 باب میں یہ حدیث بھی درج کی ہے کہ مرنی الموت کے ایک ہی
 آپ نے فرمایا اے عائشہ ابیہ کے مقام پر جو کتا اچھے کھڑا کیا
 تھا میں نے نہر ڈالی گئی تھی اس کی تکلیف بگے حسوس ہو رہی ہے
 میں جیسا حسوس کرتا ہوں کہ میری گب جان کٹ رہی ہے (الحمد
 بخاری مشکلا) اور وفات کے وقت جو شہادت آپ پر جاری ہوئی تھی
 کو دیکھ کر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ۔

خلا اکرہ مشقہ الموت کاند میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ
 ابدا بعد التین حتی افتد کسی کے چھ کوئی بھی موت کی آواز
 علیہ السلام (بخاری مشکلا) نہیں نہیں کرتی۔

وفات کے وقت آپ کے پاس ایک سونے کا ٹکڑا تھا جس میں
 پائی تھا آپ اس میں اتنے ہلکے ڈالے اور ترکہ کے اپنے چٹوڑی
 پہنتے پھر لے جاتے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّىْ مُسْلِمٌ اشرافِ کائنات کے عزیز کوئی سہو میں نہ
 سکتا (دعائی کا عقیدہ) رنگ بے گراں گراں نہیں ہے۔
 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ پر بات کے وقت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بڑا بھٹ کھینک کر لایا گیا اس کے بعد دوسری بھی
 کا انعام فرمایا اور چارواں بڑا بھٹ دیا لہذا بھٹ اس پر حضرت عائشہؓ
 لے کر آئی۔

لَوْ فَعَلَ عَمَلًا جَدِيدًا لَّجَدَّتْ کہ حضرت اگر یہ کائنات ہم سے کوئی کام
 عَلَي تَبَالُغِ التَّقْوَىٰ عَلَىٰ عَمَلِهِ تو آپ اس پر ضرور ناسی ہو سکتے تھے
 وَتَكُنْ اِنْ اَتَمَّ السَّالِحِينَ كَذِبًا فرما کر ایک دوسری بھی کھینک لیت
 جَلِيلًا لِّدَعْوَةِ رُسُلِهِ الْغَالِيَةِ اور دوسرا دیکھ جاتی ہے۔
 لیکن جو کچھ میرا درجہ جس سے اس بڑے کھینک کی نیابت ہو رہی ہے
 اور بشری تقاضا کے تحت اس کے اظہار سے کوئی پارہ نہیں۔
 الغرض آپ پر ہماری رفیقو کے عداوت طاری ہو گئے تھے آپ
 تقاضا کی ہو گئے تو ایسا ہو کر نہ رہتا جیسا کہ ظاہر ہے۔

باب ششم

فریضہ کا نصف بعض بزرگوں میں دین اور سونپنا ہے کہ ان کی پچھلی رو
گول ہوں جہاں میں بھی پیش کیا جائے وہ شفا بخش ہوگی اور ان
مذکورہ شہرانی سید علی ہاشمیؑ اور امام فاضلؑ کے کہ اس وقت کو خاص کر
اشراف علیہ السلام کہہ کر تم شہرہ میں آکر شفا بخش گوتی پہنچا ہے کہ جو
چاہے سو کرے لیکن اگر ان کو ہم اور ائمہ پیشہ حضرات کے خلاف ہے
انہیں ہمیں واجب ترک ہے تاکہ نہ مخالف صاحب برتری کی نہ
وہ حضرات میں قوافل کے داخل ہوں، سادگی، سادگی، سادگی
دخیرہ کے شراباً شروع ہونے پر بحث کرتے ہوئے بھاری شراب
جو مسکن کی ایک صورت تھی اس کے من کا ترجمہ ہوں کہ تھوڑی
کہ حضورؐ وینے کا اسم اشراف علیہ السلام کہہ کر تم شہرہ میں ضرور میری امت
میں وہ لوگ ہوتے ہیں جو حلال شہرہ کے حرموں کی شرکاء
یعنی نہ کاغذ لکھی کھولیں نہ شراب ہندو ہوں کہ جو شہرہ کے حرموں

پھر آگے لگتے ہیں بعض قبائل بدستور یا نیم قباشرہ بدستور
 یا جوئے صوفی بدستور کا عادی ہے، سماج سرگودھہ کے متوال
 بعض ضعیف، فقیر و غفلت والے یا مستطاب پیش کر سکتے ہیں، انہیں
 اپنی عقل نہیں یا قصد ہے عقل بچنے میں بکریاں کے کٹے ضعیف
 جنہیں کتا کے عقل، غم کے حضور مستطاب و اسباب فکر کے چھوڑ
 کہاں توں کہاں نکلا سچا اس کچھ کا تجرم کا وسیع ہر طرح سے واجب العمل
 اس کو ترجیح مگر ہوس رہتی کا علاج کس کے پاس ہے؟ آکاش گاہ
 کرتے اور گاہ ہا سکتا اور لاسکتے یہ ایشیائی اور ایشیائی سخت ہے کہ
 ہوس کے واسطے اور اقامت ہی نہیں اپنے سچے حوام کو حلال بنا لیں
 (۱) حکام شریعت و مسائل مسئلہ میں برائی نہیں ملے گی
 ہماری طرف سے جو خطاب خاصا صاحبہ اور ان کی تشریح کو
 ہر ایسے مفہام پر ہی جواب کافی ہے جہاں وہ انہیں تعلیم حاصل کر
 مسجد و مدرسہ اور مکات کے مقابلہ میں لکھتے اور کہانیاں اور ضعیف
 میوٹیں اور بعض بزرگوں کی عقل حیا و استہجالی کیا کرتے ہیں اور
 وہی تجرم کو چھوڑ کر صبح سکے جو روزہ روزہ سے دی کی عمارتیں
 داخل ہو کر اپنے داخل حقا خدا و بدعات کے جو ان اور حق جوئے
 اور اقامت لاسکتے کے لیے سچے جاگوش کیا کرتے ہیں انشاء اللہ

یہ بات ان کی نگاہ بندی کے لئے کافی ہے۔ کئی بکھرے
 المذخرات کے حقیقتاً۔

جس طرح مروج اور حکم احادیث کے مقابل میں ایسی باتیں
 نہیں تو یہ مسئلہ ان کی کرم کی صدا آیت اور احادیث متواتر
 ثابت ہے۔ اس کے مقابل میں طبرستان اور غیر متہد حضرات کی
 گول مول انہی کتب پر لکھتی ہیں؟ خصوصاً جب کہ نقطہ شام
 مختلف ہے اس سے اکثر تباہی کی ناست بھی مراد ہو سکتی ہے اور
 اس نقطہ سے کہ۔

والشام انہی من شام کوئی اصل ہے کہ احادیث
 المبررات ما شام سے جو باتیں نام کرے۔

صرف جناب رسول شریعت کے نام کی ناست گزرتی
 مراد یہاں کوئی چیز ہو سکتا ہے؟ بلکہ حق یہ ہے کہ شام کے نقطہ
 اکثر تباہی کی ناست مراد ہے۔ اور اگر شام کا نقطہ اس مقام
 پر کسی دوسرے مقام پر یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احادیث
 ہو اسے تو صرف تباہی کے طور پر نہ کہ حقیقتہً اور ذرا احادیث
 نہیں جتنی میں ہے۔

چنانچہ امام شریعتی کا یہ واقعہ اور اس میں شیخ اکبر کے

سے لکھتے ہیں۔

وہی ہے لہذا ان اشیاء کو
اللہ تعالیٰ ان میں سے
صلی اللہ علیہ وسلم کو
عن اللہ احکاماً علیاً
اللہ تعالیٰ لا ینطق فیما
علیٰ فیما ینطق فیما
مقاماً بہ فیما ینطق
وہی ہے لہذا ان اشیاء کو
اللہ تعالیٰ ان میں سے
صلی اللہ علیہ وسلم کو
عن اللہ احکاماً علیاً
اللہ تعالیٰ لا ینطق فیما
علیٰ فیما ینطق فیما
مقاماً بہ فیما ینطق
وہی ہے لہذا ان اشیاء کو
اللہ تعالیٰ ان میں سے
صلی اللہ علیہ وسلم کو
عن اللہ احکاماً علیاً
اللہ تعالیٰ لا ینطق فیما
علیٰ فیما ینطق فیما
مقاماً بہ فیما ینطق

اور حضرت شاہ عبدالعزیز کی عبارت فقہ میں گزری ہے کہ
شارع صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ الغرض اگر کسی بزرگ کا کوئی قول
کس جگہ ملے ہے تو اس کی عبارت میں دوسری جگہ اس کی تخصیص
میں غماز موجود ہے۔ اگر الغرض اس کی کوئی مناسب تائید آپ کو
نہیں مل سکتی، تو اگر آپ کو یہ امر یاد آئے کہ اجماع ائمہ کے تقابلاً
میں اس کی وہ استمود ہوگی جسے اس پر دین کی اور حضرت شاہ
کی عبارت استوار ہو سکتی ہے جبکہ غیر ماہرین

نہیں ہو سکتا اور قرآن کریم کے مقابلہ میں جبر و جبروت کو بھی چیل کرنا
خالصا صاحب بریلوی کے نزدیک محض ہرزہ بازی ہے تو نہ معلوم
جبر کا یہی ہی کی بجلی ہیں آج کی کئی کئی قرآن کریم اور احادیث کو
سہرا کرتی ہیں؟ (العیاذ باللہ)

ماسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مقام میں مسئلہ اولیادیتنا شیخ
عبدالقادر جیلانی (الشرعی سلاطین) کی ایک عبارت نقل کر دی ہے
میں انہوں نے اپنی کتاب فتوح الغیب مقالہ ملک میں مالک
کی انتہائی دلچسپی اور خلاص کے ساتھ نصیحت فرمائی ہے کہ۔

ما جعل الکتاب والشفقة	کتاب کے لئے کو اپنے ساتھ رکھا اور
بما علمک وانظر فھما اواھل	میں میں کو دیکھ رہا ہوں پر کل کو اور دونوں
بما اؤذ کما کما البخل والذل	کے اہل و عیال کے اور غراہی سے
والشھس مال فھما عیال واما	دھوکہ دیکر ان کی عیال سے لے لیا ہے
فھما اؤذ کما کما البخل والذل	کے اور چیزیں ہیں جو ان کے پاس رکھ
فھما اؤذ کما کما البخل والذل	اور میں چیز سے بچ کر کہ اس سے ہر
فھما اؤذ کما کما البخل والذل	کا ہر دہرہ اور کمال سے لے کر ہر
فھما اؤذ کما کما البخل والذل	اور ہر حالت میں عزت و شرف سے لے کر
فھما اؤذ کما کما البخل والذل	اور ہر حالت میں عزت و شرف سے لے کر

لا اظن انک حسیلاً و حلیلاً کما
 قال اللہ جل و علا فی حق
 قوم یصلوا من سوا السبیل
 فظلموا و یشتکون انکم لم تکنوا معنا
 کتبتہا علیہم و انما یؤثرون
 ذلک هو علی و جعل خیرہ مسل
 اللہ علیہ سلم و نزلہ من الباق
 و الذی و فقال انما یظلمون
 انکری و ان کثر الاء حق یثبونی
 انما یظلمونکم من حندی
 لا من کما و انفسہ و انفسہم
 قال یکن ان کتبتہم فوجہ و یثبونی
 فاکثر من ان یظلمکم اللہ فکثر
 لک طریقی الخیر انما یظلمونک
 علی سلم نزل و علا و الذی مسل
 اللہ علیہ و سلم قال انک کتاب
 شکی و انک کل ما لک فانت

فانت ذکرتہم ہی جزوہم و انک
 یظلمونک ہی جزوہم و انک
 کوئی یا علی و وہاں کثرت نہ تھی
 اس قوم کے ہمت میں نوازا چہ بڑا
 راستہ جسک لکے انہوں نے پہنچتے
 گزری ہم نے ان پر نہیں لکھی و نہ
 فرض کی تھی پھر انہوں نے اپنے ہی
 مسل مشورہ و حکم کی مثال بھی
 انہوں کا ہی دل پر ہرگز نہ لکھا
 چہ بڑا چہ کمالی نوازی ہے نہیں
 برکت نہ اس کے طاقی برکت ہی
 ان کی طرف ہی کہ ہاں چہ بڑا
 تیس ہوتے ہیں ان ہی طرف ہی
 میں کہ انہیں انفس کا دشمن نہ
 سوا ان کی بڑی کہ بڑا و انک
 اگر تم شر تباہی ہے جسک کہ
 میری ہی کہ انک شر تباہی تم

كتاب غرر القيان فتصل
به فلا تخبر عنهما
فتنهيك فيه ذلك هو لك
والله اعلم قال الله تعالى
ولا تستنجسوا أنفسكم
بما لا ينفعكم شيئا فسألته
عن سنجس في الله فأجابته
عن الكتاب والمسنون واليك
عن غيرهما وبهذا يتبين
الحمد أن حاكم الدولة
اليدوية والغورانية
وملكة ٦٣ مطيع الحسن
باعتها لم يسكن ولم يخلص
(١٣٤٥)

[illegible]

قلوبین کو رام! ہم نے انہیں اس قدر خفا کی گئی ہے جتنی
 کہ انہیں دیکھتے ہوئے بچے کا سب گریہ ہے وہ گری کہ اشتیاق میرا
 اور تجھ اپنی توحید کا خاتمہ ہے پرک سے اور دنیا کا بیز کا اشتیاق ہے
 سوال ہے کہ

میں نہ گرم کر رہا ہوں یہ

ظلم غور پر گنہ ہم کش

اشتیاق کہیں غن تکھنے کی درختی چلی گئے کی توفیق عطا فرمائے

آجی اوصی اللہ تعالیٰ علیٰ عیون خلقہ بہ عتقہ و عتق اللہ و

اصحابہ و جنہم العتقہ الی یوم القری۔ آمین۔

احقر الناس

ایم الزائد علیٰ سورۃ الخطیب جامع مسجد کلکتہ

۱۱

ص ۱۱۱ مدونہ تصویف العلام "گو جہانوں"

۱۱۱۱۱۱

۱۱۱۱۱۱